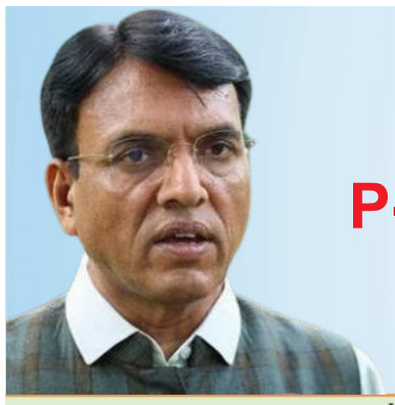

P-7

روزنامہ جنوبی سہارا بنگلورو

DAILY JUNUBI SAHAARA BENGALURU

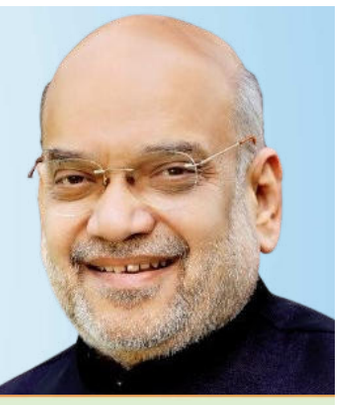

P-5

Monday 23 November 2026 | Pages - 8 | Rs. 5/- | Vol - 2 | Issue - 434 | RNI No.: KNURD/25/A2296 | dailyjunubisahaara@gmail.com | www.junubisahaara.com | سوموار، ۱۲ /جمادی الثانی1448

بی جے پی اور آر ایس ایس کو ہندوستانی روحانی روایات کی سمجھ نہیں

دونوں تنظیمیں غیر مہذب، لالچی، ذات پرست اور مردانہ بالادستی کی حامی ہیں: راہل



نئی دہلی:22نومبر(ایجنسی) کانگریس لیڈر راہل گاندھی نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) پر سخت تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا ہے کہ دونوں تنظیمیں غیر مہذب، لالچی، ذات پرست اور مردانہ بالادستی کی حامی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ انہیں ہندوستان کی روحانی اور مذہبی روایات کی بالکل سمجھ نہیں ہے۔ راہل گاندھی نے اتوار کو بھگوان شیو اور دیوی پاروتی کی مشترکہ شکل 'اردھنارایشور' کو ظاہر کرنے والے ایک مجسمے کی تصویر سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر شیئر کرتے ہوئے یہ باتیں کہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہندوستانی روحانی اور مذہبی روایات کو جتنا زیادہ گہرائی سے سمجھ رہے ہیں، یہ بات اتنی ہی واضح ہوتی جارہی ہے کہ بی جے پی اور آر ایس ایس ان روایات کی حقیقی روح سے ناواقف ہیں۔ لوک سبھا میں قائد حزب اختلاف راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں لکھا، ''میں ہندوستانی روحانی اور مذہبی روایات کو جتنا گہرائی سے سمجھ رہا ہوں، یہ بات اتنی ہی واضح ہوتی جارہی ہے کہ بی جے پی اور آر ایس ایس غیر مہذب، لالچی، ذات پرست اور مردانہ بالادستی کے حامی ہیں اور انہیں ہماری روحانی اور مذہبی روایات کی بالکل سمجھ نہیں ہے۔'' راہل گاندھی نے اس موقع پر ایلیفنٹا کی غاروں میں موجود ایک مجسمے کی تصویر بھی شیئر کی، جس میں بھگوان شیو اور دیوی پاروتی کو اردھنارایشور کی شکل میں دکھایا گیا ہے۔ ہندو مذہبی روایت میں اردھنارایشور ایک ایسی دیوی شکل ہے جس میں شیو اور پاروتی ایک ہی جسم کے دو حصوں، یعنی نصف مرد اور نصف عورت کی صورت میں جلوہ گر ہوتے ہیں۔ اس تصور میں مرد اور عورت کے درمیان یکسانیت، تکمیل اور باہمی رشتے کی اہمیت کو ظاہر کیا گیا ہے۔ اس شکل میں جسم کا ایک حصہ بھگوان شیو اور دوسرا حصہ دیوی پاروتی کی نمائندگی کرتا ہے۔ یہ تصور اس بات کی علامت سمجھا جاتا ہے کہ مرد اور عورت ایک دوسرے سے الگ نہیں بلکہ ایک دوسرے کی تکمیل کرتے ہیں۔ راہل گاندھی نے اپنی پوسٹ میں اس سے پہلے بھی بی جے پی اور آر ایس ایس پر تنقید کرتے ہوئے کہا تھا کہ ایک سچے ہندو کی حیثیت سے یہ ان کا فرض ہے کہ وہ ان لوگوں کو اس جال سے آزاد کرائیں، تاکہ وہ بھی اپنی زندگی میں محبت، اپنائیت اور باہمی تعلق کی خوب صورتی اور مسرت کا تجربہ کر سکیں۔ انہوں نے اپنی بات کا اختتام سنسکرت کے معروف جملے ''ستیمیو جیتے'' کے ساتھ کیا۔ اس کا مفہوم ہے کہ سچائی ہی جیتتی ہے اور شیو ہی خوب صورتی ہے۔ راہل گاندھی کے اس بیان کو بی جے پی اور آر ایس ایس کی نظریاتی سوچ پر ان کی تازہ تنقید کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے قریب واقع مسجد کو ہٹانے کا حکم

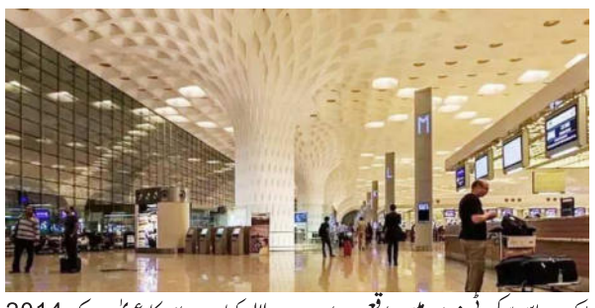

ممبئی : 22نومبر (ایجنسی) ممبئی میٹروپولیٹن ریجن ڈیولپمنٹ اتھارٹی (ایم ایم آر ڈی اے) نے ممبئی انٹرنیشنل ایئرپورٹ کے ٹرمینل-2 کے قریب واقع ایک مسجد کو غیر قانونی قرار دیتے ہوئے اسے فوری طور پر ہٹانے کی ہدایت دی ہے۔ اس سلسلے میں مسجد کے دروازہ پر نوٹس بھی چسپاں کر دیا گیا ہے۔ دراصل بی جے پی لیڈر کریٹ سومیا طویل عرصے سے اس مسجد کی مخالفت کر رہے ہیں۔ ان کا الزام ہے کہ تقریباً 5 ہزار مربع فٹ سرکاری زمین پر بغیر اجازت مسجد تعمیر کی گئی ہے۔ کیرٹ سومیا کا دعویٰ ہے کہ یہ مسجد ایک حساس سیکورٹی زون میں واقع ہے اور سیکورٹی کے لیے خطرہ ہے۔ انہوں نے مسجد ہٹانے کے ساتھ اس کی تعمیر کے ذمہ دار افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرنے کا بھی مطالبہ کیا ہے۔ ان کا دعویٰ ہے کہ 2014 سے قبل یہاں کچھ بھی نہیں تھا اور بعد میں ٹین شیڈ کا ڈھانچہ کھڑا کر کے زمین پر قبضہ کر لیا گیا۔ مسجد انتظامیہ کا کہنا ہے کہ تعمیراتی کام

تمل ناڈو حکومت نے 1.15 لاکھ کروڑ کے 112 سرمایہ کاری معاہدوں پر کیے دستخط



چنئی :22نومبر (ایجنسی) تمل ناڈو حکومت نے 10 مئی سے 21 نومبر کے درمیان 23 شعبوں میں 114811.91 کروڑ روپے کے 112 سرمایہ کاری معاہدوں پر دستخط کیے ہیں۔ مجوزہ منصوبوں سے 132771 ملازمتیں ملنے کی امید ہے۔ حکومت کی جانب سے دی گئی معلومات کے مطابق 112 منصوبوں میں سے 83 منصوبے کم از کم زمین کی دستیابی یقینی ہونے کے مرحلے تک پہنچ چکے ہیں۔ وزیر اعلیٰ سی جوزف وجے کی حکومت کے ابتدائی 195 دنوں کی کارکردگی کا جائزہ لیتے ہوئے حکومت نے ایک بیان میں کہا کہ مجوزہ سرمایہ کاری میں آٹو موبائل مینوفیکچرنگ اور الیکٹرانکس کا حصہ تقریباً 30 فیصد ہے۔ آٹو موبائل مینوفیکچرنگ کے شعبے میں 17073 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا وعدہ کیا گیا ہے، جبکہ الیکٹرانکس شعبے میں 16832 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کی تجویز ہے۔ سرمایہ کاروں نے ٹیکسٹائل صنعت کے لیے بھی 7871 کروڑ روپے کی سرمایہ کاری کا وعدہ کیا ہے۔

انڈونیشیا: کینڈی فیکٹری میں بھیانک آتشزدگی، انسانی باقیات سے بھرے 24 تھیلے برآمد، 29 کارکن لاپتہ



انڈونیشیا: 22نومبر (ایجنسی) انڈونیشیا کے مغربی صوبے بنٹن میں کینڈی بنانے والی ایک فیکٹری میں بھیانک آتشزدگی کے بعد امدادی کارکنوں نے انسانی باقیات سے بھرے 24 تھیلے برآمد کیے ہیں۔ اتوار کو بھی جائے حادثہ پر تلاش اور امدادی کارروائیاں جاری رہیں۔ تاہم ہلاک ہونے والوں اور لاپتہ کارکنوں کی حتمی تعداد کے بارے میں اب بھی غیر یقینی صورت حال برقرار ہے۔ مقامی میڈیا کے مطابق آگ ہفتے کی شام تقریباً 4 بج کر 30 منٹ پر (مقامی وقت) صوبہ بنٹن کے سرانگ ریجنسی کے چیکانڈے ضلع میں واقع پنچاتاما انڈسٹریل اسٹیٹ میں قائم پی ٹی فونوسا اگنگ مولیا کی فیکٹری کی دفتری عمارت اور گودام میں لگی۔ انگریزی زبان کے مقامی اخبار جکارتہ گلوب کے مطابق آگ نے دیکھتے ہی دیکھتے عمارت کے بڑے حصے کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ فائر فائٹرز نے آگ پر قابو پانے کے لیے کئی گھنٹوں تک جدوجہد کی اور مرکزی آگ لگنے کے تقریباً 14 گھنٹے بعد اس پر قابو پایا جاسکا۔ تاہم اتوار کو بھی عمارت میں موجود ملبے کو ٹھنڈا کرنے اور سلگتے ہوئے حصوں پر پانی ڈالنے کا کام جاری رہا۔ لاپتہ درجنوں کارکنوں کی تلاش کا عمل رات کے وقت روک دیا گیا تھا، جسے پیر کی صبح دوبارہ شروع کیا جانا ہے۔ فیکٹری انتظامیہ کی جانب سے جاری بیان میں بتایا گیا کہ حادثے کے وقت موجود 65 کارکنوں میں سے 24 اپنے گھروں کو واپس پہنچ چکے ہیں، جب کہ چار کارکنوں کو طبی امداد فراہم کی جارہی ہے۔

وزیر اعلیٰ ریونت ریڈی کی کاویہ مارن کی شادی کی تقریب میں شرکت



حیدرآباد، 22 نومبر (ہ س)۔ تلنگانہ کے وزیر اعلیٰ اے ریونت ریڈی نے چنئی میں سن گروپ کی کاویہ مارن اور معروف موسیقار انیرودھ روی چندر کی شادی کی استقبالیہ تقریب میں شرکت کی اور نو بیاہتا جوڑے کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے اپنی نیک تمناؤں اور دعاؤں سے نوازا۔ وزیر اعلیٰ نے جوڑے کو ازدواجی زندگی کی نئی شروعات پر مبارکباد دی اور ان کے خوشحال مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا۔ کاویہ مارن سن گروپ سے وابستہ ہیں اور انڈین پریمیئر لیگ (آئی پی ایل) کی مشہور ٹیم سن رائزرز حیدرآباد کی اہم شخصیت کے طور پر جانی جاتی ہیں، جبکہ انیرودھ روی چندر جنوبی ہند کے معروف موسیقار ہیں۔ اس استقبالیہ تقریب میں کاروبار، فلم، موسیقی، کھیل اور سیاسی شعبوں سے تعلق رکھنے والی اہم شخصیات کی شرکت متوقع تھی۔

ہندوستان میں 32 فرضی یونیورسٹیاں، یو جی سی نے محتاط رہنے کی ہدایت دی

نئی دہلی :22نومبر (ایجنسی) اعلیٰ تعلیم کی تیاری کرنے والے طلباء کو احتیاط سے قدم اٹھانے کی ضرورت ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ ہندوستان میں اعلیٰ تعلیم کا دائرہ وسیع ہونے کے ساتھ ساتھ ایسے اداروں کے حوالے سے بھی تشویش بڑھ گئی ہے، جنہیں تسلیم شدہ ڈگریاں دینے کا قانونی اختیار حاصل نہیں ہے۔ یونیورسٹی گرانٹس کمیشن (یو جی سی) نے 17 نومبر کو جاری ایک عوامی ایڈوائزری میں طلباء اور والدین سے کہا ہے کہ داخلہ لینے یا کسی بھی طرح کی تعلیمی یا مالی وابستگی سے قبل یونیورسٹیوں کی منظوری اور قانونی حیثیت کی تصدیق کرلیں۔ فروری 2026 میں اپ ڈیٹ کی گئی یو جی سی کی تازہ ترین فہرست میں 12 ریاستوں اور مرکز کے زیر انتظام علاقوں کے 32 اداروں کو فرضی یونیورسٹیوں کے طور پر نشان زد کیا گیا ہے۔ مارچ 2023 کی فہرست میں شامل 20 اداروں سے موازنہ کرنے پر پتہ چلتا ہے کہ پہلے نشان زد کیے گئے 18 ادارے تازہ ترین فہرست میں بھی شامل ہیں۔ اس کا مطلب ہے کہ 2023 میں نشان زد کیے گئے 90 فیصد ادارے اب بھی ریگولیٹر کی فہرست میں موجود ہیں۔ دہلی میں ایسے اداروں کی تعداد سب سے زیادہ 12 ہے، جو 2023 میں 8 تھی۔ گزشتہ فہرست میں نشان زد کیے گئے تمام 8 ادارے نئی فہرست میں بھی شامل ہیں، جبکہ 4 نئے اداروں کو اس میں شامل کیا گیا ہے۔ اتر پردیش کے بھی 4 ادارے اس فہرست میں شامل ہیں۔ یہ ایڈوائزری سپریم کورٹ کے 9 اکتوبر 2026 کے حکم کے بعد جاری کی گئی ہے۔







کوئل ساگر سے کوڑنگل کو پانی منتقل کرنے کی کوشش کسانوں کے مفادات کیخلاف: ایس راجندر ریڈی

نارائن پیٹ و دیور کدر کے 50 ہزار ایکڑ اراضی کے کسانوں کے ساتھ ناانصافی پر بڑے پیمانے پر تحریک چلانے کا انتباہ

نارائن پیٹ 22 /نومبر (محمد ارشد فیصل) سابق رکن اسمبلی ایس۔ راجندر ریڈی نے الزام عائد کیا کہ کانگریس حکومت انتخابی وعدوں کے برعکس کام کر رہی ہے اور نارائن پیٹ اسمبلی حلقہ کو دانستہ طور پر نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ کوئل ساگر پراجکٹ سے کوڑنگل کو پانی منتقل کرنے کی مجوزہ کارروائی فوری طور پر روکی جائے، کیونکہ اس سے نارائن پیٹ اور دیور کدر حلقوں کے کسانوں اور عوام کے مفادات متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ ضلع مستقر نارائن پیٹ میں واقع سابق رکن اسمبلی کے کیمپ آفس میں منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ایس۔ راجندر ریڈی نے کہا کہ انتخابی مہم کے دوران چیف منسٹر ریونت ریڈی نے کوڑنگل اور نارائن پیٹ کو اپنی دو آنکھیں قرار دیا تھا، لیکن اقتدار میں آنے کے بعد نارائن پیٹ کے ساتھ امتیازی رویہ اختیار کیا جا رہا ہے۔ ان کے مطابق پالامور و رنگا ریڈی لفٹ اریگیشن اسکیم، جس کے ذریعے 32.1 لاکھ ایکڑ اراضی کو آبپاشی کی سہولت فراہم کی جا سکتی ہے، کو نظر انداز کیا جا رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ نارائن پیٹ کے عوام کو اعتماد میں لیے بغیر کوئل ساگر پراجکٹ سے کوڑنگل کو پانی منتقل کرنے کے لیے ٹنڈرس طلب کیے گئے ہیں۔ ان کا دعویٰ تھا کہ 1.2 ٹی ایم سی گنجائش رکھنے والے کوئل ساگر پراجکٹ کو دو موٹروں کے ذریعے مسلسل 24 گھنٹے چلانے کے باوجود مکمل طور پر بھرنے میں تقریباً دو ماہ دس دن لگ سکتے ہیں۔ انہوں نے الزام لگایا کہ فصلوں کی بوائی کے 42 دن بعد کسانوں کے احتجاج پر موٹرس شروع کی گئیں، جبکہ مکتیال کے کسانوں کے دھرنے کے بعد دوسری موٹر شروع کی گئی، لیکن ایک ہفتے کے اندر ہی اسے بند کر دیا گیا۔ سابق رکن اسمبلی نے کہا کہ بی آر ایس دور حکومت میں دو فصلوں کے لیے آبپاشی کا پانی فراہم کیا گیا اور تقریباً 12 ہزار ایکڑ سے بڑھا کر 50 ہزار ایکڑ اراضی تک کاشت کو وسعت دی گئی۔ ان کے مطابق کوئل ساگر پر کوئیکنڈہ، مڈور، ہنواڑہ، کوتہ پلی اور گنڈوِل منڈلوں کے عوام پینے کے پانی کے لیے بھی انحصار کرتے ہیں۔ ایسے میں اس پراجکٹ سے پانی دوسرے علاقے منتقل کرنے کی کوشش ان منڈلوں کے کسانوں اور عوام کے لیے نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کوڑنگل کو آبپاشی اور پینے کے پانی کی فراہمی کا نام لے کر دراصل لگان چیرلہ انڈسٹریل پارک اور حکیم پیٹ ایجوکیشن ہب کے لیے پانی منتقل کرنے کی منصوبہ بندی کی جا رہی ہے۔ ان کے مطابق روزانہ 40 ایم ایل ڈی پانی کوڑنگل منتقل کرنے کی تجویز ہے۔



انہوں نے نارائن پیٹ کی رکن اسمبلی پرنیکا ریڈی اور دیور کدر کے رکن اسمبلی مدھوسدن ریڈی سے سوال کیا کہ آیا انہیں اس منصوبے کا علم تھا؟ اگر علم تھا تو انہوں نے اس کی مخالفت کیوں نہیں کی، اور اگر لاعلم تھے تو اب کسانوں کے تحفظ کے لیے کیا اقدامات کریں گے؟ ایس۔ راجندر ریڈی نے مزید کہا کہ نارائن پیٹ۔کوڑنگل لفٹ اریگیشن اسکیم کی لاگت 1400 کروڑ روپے سے بڑھا کر 6 ہزار کروڑ روپے تک پہنچنے کا دعویٰ کیا جا رہا ہے، جبکہ منصوبے کے کام ابھی مکمل طور پر شروع بھی نہیں ہوئے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ کوڑنگل کو پانی فراہم کرنے پر انہیں کوئی اعتراض نہیں، تاہم 7 ٹی ایم سی کے دستیاب خالص آبی ذخائر کے بجائے محض 2 ٹی ایم سی گنجائش رکھنے والے کوئل ساگر پراجکٹ سے پانی منتقل کرنا کسی بھی طرح مناسب نہیں ہے۔ انہوں نے کہا کہ بی آر ایس حکومت کے دور میں کوئل ساگر مین کنالوں کی سیمنٹ لائننگ کے کام انجام دیے گئے۔ اور اوپّگا چیرو و پر 17 چیک ڈیم تعمیر کیے گئے تھے۔ ریت کی نکاسی کے مسئلے پر بھی انہوں نے کانگریس قائدین کے بیانات کو مضحکہ خیز قرار دیا۔ سابق رکن اسمبلی نے مطالبہ کیا کہ کوڑنگل کو پینے کا پانی نارائن پیٹ۔کوڑنگل لفٹ اریگیشن اسکیم کے ذریعہ فراہم کیا جائے، نہ کہ کوئل ساگر سے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ کوئل ساگر کا پانی منتقل کر کے کسانوں کے معاشی مفادات کو نقصان نہ پہنچایا جائے۔ اگر تین دن کے اندر حکومت اس کارروائی کو روکنے کا اعلان نہیں کرتی تو بی آر ایس کسانوں کی جانب سے احتجاجی تحریک شروع کرے گی۔ انہوں نے کہا کہ ضرورت پڑنے پر تمام سیاسی جماعتوں کو متحد کرتے ہوئے تلنگانہ تحریک کی طرز پر بڑے پیمانے پر احتجاج منظم کیا جائے گا۔ کسانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے بی آر ایس کسی بھی حد تک جانے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے کانگریس کے منتخب نمائندوں سے اپیل کی کہ وہ چیف منسٹر کو قائل کرتے ہوئے کوئل ساگر سے پانی منتقل کرنے کے منصوبے کو فوری طور پر رکوانے کے اقدامات کریں۔ اس موقع پر پارٹی کے دیگر قائدین بھی موجود تھے۔

کاماریڈی میں تلنگانہ سطح کے کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد

ورنگل ٹیم فاتح قرار، منچریال ٹیم نے رنر اپ کا مقام حاصل کیا، کامیاب ٹیموں میں انعامات کی تقسیم

کاماریڈی: 22 رنومبر (سید کوثر علی /جنوبی سہارا) کاماریڈی ضلع مرکز کے اندرا گاندھی اسٹیڈیم میں میڈیکل ریپریزنٹیٹیو اسوسی ایشن کے زیر اہتمام تلنگانہ اسٹیٹ لیول کرکٹ ٹورنامنٹ کا شاندار انعقاد عمل میں آیا۔ اس ریاستی سطح کے ٹورنامنٹ میں مختلف ٹیموں نے حصہ لیتے ہوئے اپنی کھیل کی صلاحیتوں کا مظاہرہ کیا۔ ٹورنامنٹ کے اختتام پر ورنگل کی ٹیم نے بہترین مظاہرہ کرتے ہوئے فاتح ہونے کا اعزاز حاصل کیا، جبکہ منچریال کی ٹیم رنر اپ رہی۔ اس موقع پر کاماریڈی میونسپل وائس چیئر پرسن محترمہ کاسرلہ گوداوری سوامی کے ہاتھوں کامیاب ٹیموں کے کھلاڑیوں میں انعامات اور ٹرافیاں تقسیم کی گئیں۔ اس پروگرام میں میونسپل وائس چیئر پرسن کاسرلہ گوداوری سوامی کے علاوہ دیوری نریش، آر۔ سری کانت، میڈیکل ریپریزنٹیٹیو اسوسی ایشن کے اراکین اور دیگر افراد نے شرکت کی۔

سدا پور ڈمپنگ یارڈ منسوخ کرنے کے مطالبے پر 50 روز سے مسلسل بھوک ہڑتال

حکومت فوری ردعمل ظاہر کرتے ہوئے جی او 641 منسوخ کرے



رنگا ریڈی 22 نومبر (اسٹاف رپورٹر): رنگا ریڈی ضلع شادنگر حلقے کے کتور منڈل میں موجودہ نندی گاؤں منڈل کے سدّا پور گاؤں میں ایکو ٹاؤن کے نام پر ڈمپنگ یارڈ قائم کرنے کے لیے حکومت کی جانب سے جاری کردہ جی او 641 کو منسوخ کرنے کے مطالبے پر جاری عوامی احتجاج 50 ویں دن میں داخل ہو گیا ہے۔ مختلف عوامی تنظیموں کے زیر اہتمام قائم کردہ سدّا پور ڈمپنگ یارڈ مخالف جوائنٹ ایکشن کمیٹی کی جانب سے 'سیو سدّا پور' کے نعرے کے ساتھ غیر معینہ مدت کی باری باری بھوک ہڑتال جاری ہے۔ 50 ویں روز کی بھوک ہڑتال میں کونائے پلی گاؤں کے عوام اور ایل ایچ پی ایس شادر نگر ڈویژن کے قائدین نے حصہ لیا۔ اس موقع پر لمباڑی حقوق جدوجہد کمیٹی کے ریاستی صدر رمڈاوت رامبل نائک نے مہمان خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرتے ہوئے احتجاج کی تائید کی۔ اس موقع پر رامبل نائک نے کہا کہ گزشتہ 50 دنوں سے مختلف دیہات کے عوام سیاسی وابستگیوں سے بالاتر ہو کر پُرامن طریقے سے باری باری بھوک ہڑتال کر رہے ہیں، اس کے باوجود حکومت کی جانب سے کوئی ردعمل ظاہر نہ کرنا افسوسناک ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ کیا حکومت کو عوام کا احتجاج دکھائی نہیں دے رہا ہے؟ انہوں نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ ڈمپنگ یارڈ قائم نہیں ہوگا اور اسے قائم ہونے نہیں دیں گے، اس طرح کے مقامی حکمراں جماعت کے قائدین اور ریاستی وزیر کے بیانات عوام میں الجھن پیدا کر رہے ہیں۔ انہوں نے واضح کیا کہ محض سیاسی بیانات سے مسئلہ حل نہیں ہوگا، اگر حکومت کو واقعی عوام کی فکر ہے تو فوری طور پر جی او 641 منسوخ کر کے عملی طور پر ثابت کرے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر حکومت عوامی احتجاج کو نظر انداز کرتے ہوئے اپنی ہٹ دھرمی جاری رکھتی ہے تو آنے والے دنوں میں تحریک کو مزید شدت دی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ ڈمپنگ یارڈ کی منسوخی تک عوام کے حق میں جدوجہد جاری رہے گی۔ اس پروگرام میں کونائے پلی کے سرپنچ کمار، کوتہ پیٹ کے سابق سنگل ونڈو کو آپشن ممبر جمال خان، لمباڑی حقوق جدوجہد کمیٹی شادر نگر ڈویژن کے قائدین لکشمن نائک، موہن نائک، سنتوش نائک، چرن نائک، ناگیش نائک سمیت دیگر افراد نے شرکت کی۔

محبوب نگر کو صاف ستھرا، آلودگی سے پاک شہر بنانے کی سمت میئر گملا ممتا کا اہم اقدام

29.2 لاکھ کیو بک میٹر پرانے کچرے کی سائنٹفک بائیو مائننگ کے ذریعہ صفائی، 13 ایکڑ اراضی عوامی استعمال کے لیے بحال ہوگی ڈپٹی میئر سریندر ریڈی



محبوب نگر: 22 رنومبر (عبدالاحد صدیقی) شہر محبوب نگر کو صاف ستھرا، خوبصورت اور ماحول دوست بنانے کے مقصد سے محبوب نگر میونسپل کارپوریشن کی جانب سے سائنٹفک بائیو مائننگ کے ذریعہ برسوں سے جمع پرانے کچرے کی نکاسی اور اراضی کی بحالی کے لیے بڑے پیمانے پر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ اسی سلسلے میں کوئل کنڈہ ایکس روڈ پر واقع ڈمپنگ یارڈ میں منعقدہ شعور بیداری پروگرام میں میئر گملا ممتا سرینواس مدیراج نے شرکت کرتے ہوئے اس منصوبے کی اہمیت پر روشنی ڈالی۔ اس موقع پر ڈپٹی میئر سریندر ریڈی بھی موجود تھے۔ اس منصوبے کے تحت ڈمپنگ یارڈ میں برسوں سے جمع تقریباً 638,29,2 کیو بک میٹر کچرے کو جدید سائنسی ٹیکنالوجی کے ذریعہ صاف کیا جائے گا۔ روزانہ ایک ہزار ٹن کچرے کی پروسیسنگ کے ذریعہ اس مقام کو آلودگی سے پاک بنانے کا نشانہ مقرر کیا گیا ہے۔ اس عمل کے نتیجے میں تقریباً 13 ایکڑ قیمتی اراضی دوبارہ حاصل کرتے ہوئے اسے عوامی ضروریات کے لیے استعمال میں لایا جا سکے گا۔ میونسپل کارپوریشن کی جانب سے شروع کیے گئے اس اہم منصوبے کا مقصد نہ صرف شہر میں کچرے کے دیرینہ مسئلے کا مستقل حل تلاش کرنا ہے بلکہ ماحولیات کے تحفظ اور شہریوں کو صاف ستھرا ماحول فراہم کرنا بھی ہے۔ پروگرام میں عوامی نمائندوں اور متعلقہ افراد کو سائنٹفک بائیو مائننگ کے طریقۂ کار، پرانے کچرے کی سائنسی انداز میں نکاسی اور زمین کی دوبارہ بحالی کے فوائد سے واقف کروایا گیا۔ میونسپل کارپوریشن کے 60 ڈویژنز کے کارپوریٹرس، کانگریس کے سینئر قائدین اور میونسپل عہدیداروں نے بھی شرکت کی۔

کئی برسوں کا انتظار ختم، وینکیر الہ بریج کا افتتاح

3 کروڑ 50 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر شدہ پل عوام کیلئے کھول دیا گیا

جلد ہی مزید ایک کروڑ روپے سے اپروچ سی سی روڈ تعمیر کی جائے گی: رکن اسمبلی ویرلا پلی شنکر



رنگا ریڈی: 22 رنومبر (محمد معزالدین) رنگا ریڈی ضلع شادنگر اسمبلی حلقہ کے موضع وینکیر الہ کے قریب آر اینڈ بی نان پلان فنڈز کے تحت 3 کروڑ 50 لاکھ روپے کی لاگت سے تعمیر کردہ نئے بریج کا آج شادنگر کے رکن اسمبلی اور سرکاری کارپوریشنوں کی کمیٹی کے چیئرمین ویرلا پلی شنکر نے افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے بتایا کہ مزید ایک کروڑ روپے کے فنڈز سے پل کے دونوں جانب اپروچ سی سی روڈ کی تعمیر کے کام بھی جلد شروع کیے جائیں گے۔ اس موقع پر رکن اسمبلی نے کہا کہ سابق حکومت کے دور میں انتخابی فائدہ حاصل کرنے اور عوام کو گمراہ کر کے ووٹ حاصل کرنے کی غرض سے، پل کی تعمیر کے لیے ضروری فنڈز منظور ہونے سے پہلے ہی اچھی حالت میں موجود پرانے پل کو منہدم کرنا انتہائی افسوسناک تھا۔ اس غیر دانشمندانہ فیصلے کے باعث وینکیر الہ کے علاوہ کوندرگ سے محبوب نگر کے درمیان آمدورفت میں عوام کو شدید مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ سابق حکمرانوں کی لاپروائی اور دوراندیشی سے عاری فیصلوں کے نتیجے میں بارش کے موسم میں آمدورفت مکمل طور پر متاثر ہو جاتی تھی۔ پل دستیاب نہ ہونے کے باعث ندی میں عارضی طور پر پائپ ڈال کر لوگوں کو گزرنا پڑتا تھا، جس کے دوران کئی حادثات پیش آئے اور عوام کی جانوں کو خطرہ لاحق ہوا۔ انہوں نے کہا کہ عوام کی مشکلات کو مدنظر رکھتے ہوئے کانگریس حکومت نے خصوصی دلچسپی لیتے ہوئے 3 کروڑ 50 لاکھ روپے کی لاگت سے نئے پل کی تعمیر مکمل کی اور آج اسے عوام کے لیے کھول دیا گیا ہے۔ مزید ایک کروڑ روپے سے اپروچ سی سی روڈ کی تعمیر بھی جلد مکمل کر کے عوام کو مکمل سہولت فراہم کی جائے گی۔ انہوں نے واضح کیا کہ کانگریس حکومت دیہی علاقوں کی ترقی اور عوام کی آمدورفت کو آسان بنانے کو ترجیح دے رہی ہے۔ واضح رہے کہ ماضی میں ندی پار کرتے ہوئے پانی کے تیز بہاؤ میں بہہ جانے سے وشواناتھ پور کے جہانگیر کی موت واقع ہو گئی تھی۔ اس واقعہ سے رکن اسمبلی شنکر کافی متاثر ہوئے تھے اور اس کے بعد انہوں نے پل کی تعمیر کے لیے بھرپور کوششیں کیں، جس کے نتیجے میں آج یہ کام مکمل ہوا۔ پل کی افتتاحی تقریب پر مقامی عوام نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے رکن اسمبلی سے خصوصی تشکر ادا کیا۔ اس پروگرام میں مارکیٹ کمیٹی کی چیئر پرسن سلوچنا کرشنا ریڈی، پی اے سی ایس چیئر پرسن انیتا جتیندر ریڈی، سابق پی اے سی ایس چیئر مین دامودر ریڈی، منڈل کانگریس صدر پروشوتم ریڈی، سینئر قائدین ملیش گوڑ، کے۔ کے۔ کرشنا گوڑ، وجرآنا، سرپنچ چندنا گوورد ھن گوڑ، وکرم ریڈی، یادتا، یادیا، شیکھر ریڈی، انجیا، جنگما، سری کانت، نریندر کے علاوہ عوامی نمائندے، کانگریس قائدین، عہدیداروں اور مقامی افراد نے شرکت کی۔

پولیو سے پاک معاشرے کی تشکیل حکومت کا ہدف، پانچ سال سے کم عمر کے تمام بچوں کو پولیو کے قطرے پلانا لازمی ہے: رکن اسمبلی ویرلا پلی شنکر

شادنگر آر ٹی سی بس اسٹیشن پر بچوں کو پولیو کے قطرے پلا کر مہم کا افتتاح

شادنگر 22 نومبر (محمد معزالدین) رنگا ریڈی ضلع شادنگر کے رکن اسمبلی اور ریاستی سرکاری کارپوریشنوں کے چیئر مین ویرلا پلی شنکر نے کہا کہ پولیو جیسی مہلک بیماری کا مکمل خاتمہ کرتے ہوئے آنے والی نسلوں کو صحت مند مستقبل فراہم کرنا حکومت کا اہم مقصد ہے۔ اتوار کے روز شادنگر آر ٹی سی بس اسٹیشن پر منعقدہ خصوصی پلس پولیو مہم میں شرکت کرتے ہوئے انہوں نے بچوں کو خود پولیو کے قطرے پلا کر مہم کا افتتاح کیا۔ اس موقع پر انہوں نے کہا کہ پولیو سے پاک



معاشرے کی تشکیل حکومت کے ساتھ ساتھ ہر شہری کی ذمہ داری ہے۔ والدین سے اپیل کی کہ پانچ سال سے کم عمر کے تمام بچوں کو لازمی طور پر پولیو کے قطرے پلوائیں۔ انہوں نے کہا کہ پولیو بچوں کی زندگیوں کو متاثر کرنے والی خطرناک بیماری ہے، اس لیے اس سے بچاؤ کے لیے بروقت احتیاط انتہائی ضروری ہے۔ حکومت کی جانب سے چلائی جانے والی پلس پولیو مہم سے عوام بھرپور استفادہ کریں اور کوئی بھی بچہ پولیو کے قطرے پینے سے محروم نہ رہے۔ بچوں کی صحت مند نشوونما کے لیے ابتدائی عمر ہی سے صحت کے مناسب اقدامات کرنے اور پولیو کے قطرے پلانے میں کسی قسم کی لاپروائی نہ برتنے کی اپیل کی۔ انہوں نے والدین سے صحت کے عملے کے ساتھ تعاون کرنے کی بھی خواہش کی۔ اس پروگرام میں میونسپل چیئر مین اگنور بسویشور، سابق زیڈ پی ٹی سی وینکٹ رام ریڈی، ٹاؤن صدر نلمونی سری دھر مدیراج، ڈپٹی ڈی ایم ایچ او وجے لکشمی، ہیلتھ ایجوکیٹر سرینواس، کونسلر سی پینٹیا، کلیانکر دلیپ، شیوا ایس پی، میونسپل کوآپشن ممبر سید قدیر، بجیون، چندولال، مبارک علی خان، ابراہیم، کتی چندر شیکھر اپّا، ناگامنی، مدھوول یادیو، تنگڈاپلی شنکر، گوڈی پلی بیراپا، منگا اشوک، روی تیجا، جئے پرکاش، ایس سی سیل حلقہ کنوینر جنگاری روی، ویلیجر لاگرام پنچایت سرپنچ بابو نائک، کرونا کر، نہرو نائک، جنگیا، رمیش اور آشا کارکنوں سمیت دیگر افراد موجود تھے۔

ایگری گولڈ اسکیم کے متاثرین کیلئے تصدیقی مرکز کا قیام

25 رنومبر سے تصدیقی عمل کا آغاز، ضلع کے متاثرین کو استفادہ کرنے ایس پی کی اپیل

بھینسہ: 22 رنومبر (جاوید ساحل رجنوبی سہارا) مختلف اضلاع بشمول نرمل ضلع میں ایگری گولڈ اسکیم کے تحت جو بھی متاثر ہوئے ہیں ان کیلئے حکومت کی جانب سے سی آئی ڈی کی نگرانی میں اصل ایگری گولڈ بانڈس اور نقد رسیدوں کی جانچ اور تصدیق کا عمل شروع ہونے والا ہے۔ یہ بات ضلع ایس پی نرمل ڈاکٹر جی جانکی شرمیلا آئی پی ایس نے اپنے ایک صحافتی بیان میں جاری کیا۔ انہوں نے بتایا کہ یگری گولڈ اسکیم کے متاثرین کیلئے یہ ایک اہم اقدام ہے۔ متاثرین کی تصدیق کی جائیگی۔ اور یہ تصدیقی عمل اس ماہ کی 25 رتاریخ سے مچریال ضلع ناسپور پولیس اسٹیشن مرکز پر شروع کیا جائیگا۔ انہوں نے اسکیم کے تمام متاثرین سے اپیل کی کہ وہ ناسپور پولیس اسٹیشن میں قائم تصدیقی مرکز پر آکر اپنی اپنی تصدیق کروالیں۔ انہوں نے بتایا کہ اپنے اپنے متعلقہ منڈلوں کیلئے مختص کردہ تاریخ پر ہی اس مرکز سے رجوع ہو کر اور اپنی تفصیلات جمع کروائیں۔ انہوں نے کہا کہ وائی کرشنا ریڈی آئی او پی ایس سی ایس آفیسر جن کا فون نمبر 98853 52522 رسے جانکاری حاصل کی جاسکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ تصدیق کیلئے اپنے دستاویزات جن میں اصل ایگری گولڈ بانڈ اور نقد رسید، بانڈ کی کلر فوٹو کاپی جس پر بانڈ ہولڈر کے دستخط ہوں، آدھار کارڈ، پیان کارڈ، بینک پاس بک، حال ہی کی پاسپورٹ سائز فوٹو، جمع کنندہ کا موبائل نمبر جو بینک اکاونٹ سے منسلک ہوں، ایجنٹ کا نام اور موبائل نمبر اگر معلوم ہوں تو ساتھ لائیں۔ اور اگر جمع کنندہ کا انتقال ہو چکا ہے تو نامزدنومنی یا قانونی ورثہ کا ڈیتھ سرٹیفکیٹ، آدھار کارڈ، پین کارڈ، بینک اکاونٹ کی تفصیلات، خاندان کے افراد کی تصدیق سے متعلق دستاویزات اور دیگر مطلوبہ کاغذات جمع کروانے ہوں گے۔ انہوں نے اہم ہدایتیں جاری کرتے ہوئے بتایا کہ تصدیق کا عمل اصل بانڈ دکھانا ضروری ہے اسے حکام کے حوالے کرنے کی



ضرورت نہیں ہے۔ - بانڈ کی رنگین فوٹو کاپی پر جمع کنندہ (رقم جمع کروانے والے) نامزد شخص، یا قانونی وارث کے دستخط ہونا لازمی ہے، اور اسے جمع کروانا ہوگا۔ بینک اکاونٹ ہولڈر کا نام، اکاونٹ نمبر، اور IFSC کوڈ واضح طور پر نظر آنا چاہیے۔ موبائل نمبر فراہم کرنا لازمی ہے یہ نمبر جمع کنندہ کا یا ان کے کسی خاندانی رکن کا ہو سکتا ہے۔ جمع کرائے گئے دستاویزات کے بدلے ایک رسید جاری کی جائے گی۔ براہ کرم تصدیقی مرکز پر صرف اپنے متعلقہ منڈلوں کیلئے مقرر کردہ شیڈول کے مطابق ہی رجوع ہوں۔ انہوں نے بتایا کہ تصدیق کا عمل کام کے دنوں میں صبح دس بجے سے شام پانچ بجے تک جاری رہیگا۔ جبکہ ضلع کے منڈلوں کے متاثرین کیلئے منڈل وائز شیڈول جاری کیا گیا ہے جس میں 27/02/2027 کو خانہ پور 27 رافراد 01/03/2027 رخانہ پور 222 رلوکیشورم منڈل کے 28 رافراد کیلئے مختص کیا گیا۔ اس کے علاوہ 02-03-2027 رکو لوکیشورم 217 رمدہول منڈل کے 33 رافراد کیلئے 03-03-2027 رمدہول منڈل کے 212 راور نرسا پور جی کے 38 رافراد، 04-03-2027 رنرسا پور جی 207 رافراد اور نزل رولر 43 رافراد کیلئے 05-03-2027 رنزل رولر 202 راور تانور منڈل کے 48 رافراد اور 08-03-2027 رکو تانور منڈل کے 198 رافراد کیلئے شیڈول مختص کیا گیا ہے۔ جس پر ہی تصدیقی مرکز سے رجوع ہونا ضروری ہے۔ ضلع ایس پی نرمل جانکی شرمیلا نے ایگری گولڈ اسکیم سے متاثرہ افراد کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے اپنے متعلقہ منڈلوں کے شیڈول کے مطابق ہی ضلع مچریال ناسپور پولیس اسٹیشن میں قائم تصدیقی مرکز پر ہی رجوع ہوں۔ ۔ ڈسٹرکٹ ایس پی ڈاکٹر جی جانکی شرمیلا (آئی پی ایس (نے ایگری گولڈ (AgriGold) کے متاثرین پر زور دیا ہے کہ وہ اس موقع سے بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنے بانڈز کی تصدیق نیز اپنی تفصیلات کے اندراج کا عمل مکمل کریں۔

بھینسہ میں پیش آئے خاتون کے قتل میں شوہر گرفتار

نظر انداز کر دینے پر بیوی کا قتل، اے ایس پی بھینسہ کی پریس کانفرنس

بھینسہ۔ 22 رنومبر (جاوید ساحل اسٹاف رپورٹر رجنوبی سہارا) بھینسہ شہر میں کل پیش آئے ایک قتل کی معاملہ میں بھینسہ پولیس نے فوری کارروائی کرتے ہوئے قاتل شوہر کو گرفتار کر لیا۔ اور



اس کے قبضہ سے چاقو، موبائل بھی برآمد کر لیا۔ اس ضمن ایڈیشنل ایس پی بھینسہ سائی کرن نے ایک ہنگامی پریس کانفرنس میں قتل کی وجوہات کا خلاصہ کرتے ہوئے بتایا کہ جمعہ شب شہر میں ایک خاتون کے قتل کے معاملہ ملزم گرفتار کر لیا گیا۔ انہوں نے بتایا کہ مہاراشٹرا کے ناندیڑ ضلع کے بھوکر تعلقہ ہڈلی گاؤں کا متوطن جئے بھیم عرف محمد شاہد 34 رسالہ کو کئی عرصہ میں قیام پذیر تھا۔ اور یہی اس نے ورشا عرف فاطمہ کے ساتھ شادی کر لی تھی۔ لیکن کچھ دنوں سے ان کے درمیان اکثر جھگڑے ہو رہے تھے۔ اسی تناظر میں محمد شاہد کو اپنی بیوی پر شک ہونے لگا تھا۔ کیونکہ وہ اس سے ٹھیک طرح بات نہیں کرتی۔ اور ناہی اس کے فون کا جواب دیتی تھی۔ جس کی وجہ سے یہ کافی برہمی حالت میں تھا۔ جبکہ جمعہ شب ملزم شاہد چائے پینے کی غرض سے آر ٹی یو چیک پوسٹ کی جانب جا رہا تھا۔ اس نے دیکھا کہ اس کی بیوی سڑک پر سے گذر رہی تھی۔ جبکہ اس نے اس کو دیکھا تو بات کرنے کی کوشش کی اور بیوی اس کی بات کا جواب دیئے بغیر چلے گئی۔ جس پر یہ مزید برہم ہو گیا۔ اور سیدھا ایک چائنا بازار جا کر پچاس روپیوں میں ایک چاقو خریدا اور ریلائنس پمپ کے قریب ایک فنکشن ہال موجود اس کی بیوی بات کرنے کے بہانے پر بلایا اور اس پر ایک کے بعد دیگر چاقو سے وار کر دیا۔ اور یہاں سے فرار ہو گیا۔ جبکہ مقامی افراد نے ورشا کو سرکاری دواخانے منتقل کیا۔ جہاں خون سے زیادہ بہہ جانے کی وجہ سے اس کی موت ہو گئی تھی۔ جبکہ ملزم یہاں سے فرار ہو کر قریبی کھیت میں رات گذاری اور صبح وہ کرایہ کے مکان پر آیا۔ اور اپنے گاؤں کو جانے کی تیاری کر رہا تھا۔ پکڑ لیا گیا۔ اے ایس پی نے بتایا کہ پولیس واقعہ بعد تیکنکی طور پر پوری طرح متحرک ہو چکی تھی۔ اور اسی تیکنکی سہولت کے زریعہ ملزم کے ٹھکانے کی نشا ہندہی کی اور اس کو گرفتار کر لیا۔ اور اس کے قبضہ سے قتل میں استعمال ہونے والا چاقو، ،موبائل فون اور اس نے پہنے ہوئے خون آلودہ کپڑے قبضہ میں لے لیا گیا۔ اور اس کے خلاف مختلف مقدمات درج کرتے ہوئے عدالتی تحویل میں دیدیا۔ اے ایس پی سائی کرن نے اس معاملہ کو اندرون 24 رگھنٹے قاتل کا سراغ لگانے پر ٹیم میں موجود سرکل انسپکٹر پروین کمار، محمد زبیر احمد، سپریا کے علاوہ دیگر ایس آئیز انٹیلیجنس آفیسرس کی ستائش کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی۔ اس پریس کانفرنس میں ملزم محمد شاہد کو پیش کیا گیا اور اس پریس کانفرنس میں مذکورہ تمام آفیسرس بھی موجود تھے۔

ضرورت مند دلہن کیلئے ٹی پی سی سی جنرل سکریٹری گڈم چندر شیکھر ریڈی کی جانب سے شادی کا منگل سوتر اور میٹی پیش، دلہن کے والد کے انتقال اور خاندان کی مالی پریشانیوں پر فوری امداد، نوبیاہتا جوڑے کو مبارکباد و دعائیں



کاماریڈی، 22 نومبر (سید کوثر علی کی رپورٹ) کاماریڈی اسمبلی حلقہ کے پالونچہ منڈل کے موضع بھوانی پیٹ سے تعلق رکھنے والی پاؤنی دیورانی کی شادی کے موقع پر ٹی پی سی سی ریاستی جنرل سکریٹری گڈم چندر شیکھر ریڈی نے انسانی ہمدردی کا مظاہرہ کرتے ہوئے شادی کے لیے منگل سوتر (پُستے) اور میٹی (بچھوے) پیش کیے۔ تفصیلات کے مطابق بھوانی پیٹ کے مانڈاپورم نرسیا کی دختر پاؤنی دیورانی کے والد بال راج کا انتقال ہو چکا ہے۔ خاندان کے افراد کو مالی دشواریوں کا سامنا تھا۔ ایسے میں اہل خانہ نے گڈم چندر شیکھر ریڈی سے شادی کے اخراجات کے سلسلے میں مدد کی اپیل کی۔ جس پر انہوں نے فوری ردعمل ظاہر کرتے ہوئے دلہن کے گھر پہنچ کر اپنے ہاتھوں سے شادی کے لیے منگل سوتر اور میٹی حوالے کیے۔ بعد ازاں انہوں نے نوبیاہتا جوڑے کو مبارکباد پیش کرتے ہوئے دعا کی کہ ان کی ازدواجی زندگی خوشیوں، محبت اور مسرتوں سے بھرپور رہے۔ اس موقع پر ڈی سی سی جنرل سکریٹری جولور وسدھاکر، ڈی سی سی نائب صدر پمپری لکشمن، نائب سرپنچ رمیش، فرید پیٹ کے سرپنچ نرسمہا ریڈی، سیوادل اسمبلی حلقہ کے صدر مہر بابا گوڑ، سابق کونسلرس پمپری سرینواس، جمیل، چاٹلہ ونشی، سیوادل یوتھ صدر نرسلا مہیش، بنڈاری شری کانت، عابد، منّو، سید احمد، پندو شری کانت، راہول اور دیگر موجود تھے۔

اہل مستحق بنکروں کو پنشن فراہم کی جائے...

رکن اسمبلی سنجے کمار ترقی اور فلاح و بہبود کے نام پر دوہرا ڈرامہ کر رہے ہیں، عوام اس حقیقت کو سمجھ رہے ہیں: سابق صدر نشین بلدیہ و بی جے پی قائد بوگا شراونی کی پریس کانفرنس



جگتیال 22 رنومبر (شیخ جمیل احمد) جگتیال شہر کے مقامی مل نیلائم میں بی جے پی کی ریاستی رہنما ڈاکٹر بوگا شراونی نے پریس کانفرنس منعقد کی۔ اس موقع پر انہوں نے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ رکن اسمبلی سنجے کمار کی جانب سے ترقی اور فلاح و بہبود کے متعلق کیے جانے والے دعوے زمینی سطح پر عملی شکل اختیار نہیں کر رہے ہیں۔ انہوں نے تنقید کرتے ہوئے کہا کہ سنجے کمار کے دوہرے رویے اور دکھاوے کی سیاست کو عوام بخوبی سمجھ رہے ہیں۔ انہوں نے سوال کیا کہ ضلع میں تقریباً 500,2 سے 000,3 بنکروں نے پنشن کے لیے درخواستیں دی ہیں، لیکن صرف 19 افراد کو ہی ہینڈلوم پنشن منظور کروانا آخر کس قسم کی فلاح و بہبود ہے؟ انہوں نے کہا کہ ایک بُنکر دن رات سخت محنت کرنے کے باوجود اپنے خاندان کی دو وقت کی روٹی کا انتظام مشکل سے کر پاتا ہے۔ ایسے غریب محنت کشوں کی مدد کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے۔ اسی طرح تاڑی نکالنے والے گیت مزدوروں کو بھی پنشن منظور نہیں کی گئی ہے۔ انہوں نے افسوس ظاہر کرتے

حیدرآباد میں کانگریس کی پولیٹیکل افیئرز کمیٹی کا اجلاس، ریاستی مشیر محمد علی شبیر کی شرکت



کامارپڈی:22 نومبر (سید کوثر علی/جنوبی سہار) حیدرآباد میں چیف منسٹر اے ریونت ریڈی اور تلنگانہ پردیش کانگریس کمیٹی (TPCC) کے صدر مہیش کمار گوڑ کی صدارت میں منعقدہ کانگریس پارٹی کی پولیٹیکل افیئرز کمیٹی (PAC) کے اجلاس میں ریاستی حکومت کے مشیر محمد علی شبیر نے شرکت کی۔ اس موقع پر محمد علی شبیر نے کانگریس پارٹی کے نئے انچارج بی ایم سندیپ سے ملاقات کرتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی۔ اس اجلاس میں پولیٹیکل افیئرز کمیٹی (PAC) کے ارکان کے علاوہ ریاستی وزراء نے بھی شرکت کی۔ اجلاس میں پارٹی کے اہم امور پر تبادلہ خیال کیا گیا۔

علم اسلام کی حیات دین کا ستون انوار العلوم ملبورن آسٹریلیا کا مفتی خلیل احمد نے آن لائن افتتاح کیا

ملبورن آسٹریلیا 22 نومبر (بذریعہ ای میل) انوار العلوم آسٹریلیا کا مولانا مفتی خلیل احمد امیر جامعہ نظامیہ نے مدینہ منورہ سے بذریعہ آن لائن افتتاح انجام دیا۔ امیر جامعہ نظامیہ مفتی خلیل احمد جوان دنوں بغرض ادائیگی عمرہ و زیارت مدینہ منورہ کے ضمن میں حجاز مقدس کے سفر پر ہیں، مدینہ منورہ سے انہوں نے اپنے خطاب میں کہا کہ عبادات، نماز، روزہ، زکوٰۃ اور معاشرت کا تعلق علم سے ہے۔ اگر علم دین ہے تو سب صحیح ہے، ورنہ سارے معاملات میں بگاڑ پیدا ہوتا ہے، مجھے بہت خوشی ہورہی ہے کہ انوار العلوم کے نام سے آسٹریلیا جیسے ملک میں دینی ادارہ قائم کیا جارہا ہے، جس سے نسلوں کی حفاظت ہوگی اور ان تک دین پہنچے گا اور اس کی ابتدا تعلیم قرآن سے، امتحان قرآت سیدنا امام عاصم کوفی اور دیگر بنیادی اسلامی تعلیمات سے ہورہی ہے۔ امیر جامعہ نظامیہ نے اپنی جانب سے اس ضمن میں ممکنہ تعاون کی پیشکش کی۔ مفتی خلیل احمد نے کہا کہ آسٹریلیا میں دینی ادارہ کو آگے بڑھانے کی مکمل کوششیں کی جائیں گی۔

مینارٹی انٹلکچول فورم ورنگل کی جانب سے خواتین میں سلائی مشین اور اسنادات کی تقسیم

رکن اسمبلی راجندر ریڈی، رکن پارلیمان ڈاکٹر کڈیم کاویا، ڈاکٹر انیس احمد صدیقی کا خطاب



ورنگل: 22 نومبر (محمد عبدالعلیم) خواتین کو معاشی طور پر مضبوط اور خود کفیل بنانا موجودہ دور کی اہم ضرورت ہے۔ خواتین اگر تعلیم کے ساتھ ساتھ ہنر بھی حاصل کریں تو وہ نہ صرف اپنی زندگی بہتر بنا سکتی ہیں بلکہ اپنے خاندان کی معاشی حالت کو مستحکم بنانے میں بھی اہم کردار ادا کرسکتی ہیں۔ رکن اسمبلی ورنگل ویسٹ نائنی راجندر ریڈی نے مینارٹی انٹلکچول فورم ورنگل کے زیر اہتمام مسلم کمیونٹی سنٹر ملنگ روڈ ورنگل میں منعقدہ مفت ٹیلرنگ میں تربیت مکمل کرنے والی خواتین ولڑکیوں میں اسنادات اور سلائی مشینوں کی تقسیم پروگرام میں بہ حیثیت مہمان خصوصی مخاطب کیا۔ ڈاکٹر انیس احمد صدیقی صدر مینارٹی انٹلکچول فورم ورنگل نے پروگرام کی صدارت کی۔ پروگرام کا آغاز مولانا صفی الرحمن کی قرآت کلام پاک معہ ترجمہ کے ساتھ ہوا۔ محترمہ پروین بانو نے حمد باری تعالی ونعت پاک پیش کی۔ جناب محمد معشوق ربانی نے پروگرام کی نظامت کی۔ اس موقع پر ایم ایل اے راجندر ریڈی نے مینارٹی انٹلکچول فورم ورنگل کی فلاحی خدمات کو سراہتے ہوئے صدر ڈاکٹر انیس احمد صدیقی اور دیگر ذمہ داران کی ستائش جو خواتین کو مفت ٹیلرنگ کی تربیت فراہم کرتے ہوئے انہیں خود کفیل بنانے کے اقدامات کررہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس تنظیم کی فلاحی خدمات کی مزید ترقی کے لئے ریاستی حکومت کو توجہ دلانے کی کوشش کریں گے۔ مہمان خصوصی رکن پارلیمان ورنگل ڈاکٹر کڈیم کاویا نے کہا کہ مفت ٹیلرنگ سنٹر کا قیام ایک قابلِ ستائش قدم ہے جہاں خواتین کو سلائی کی تربیت مفت فراہم کی جارہی ہے۔ آج کے دور میں خواتین کو خود مختار بنانے کے لیے انہیں مختلف فنی مہارتوں سے آراستہ کرنا ضروری ہے۔ سلائی ایک ایسا ہنر ہے جس کے ذریعے خواتین گھر بیٹھے بھی روزگار حاصل کرسکتی ہیں اور اپنی محنت وصلاحیتوں کے ذریعہ آمدنی کا ذریعہ پیدا کرسکتی ہیں۔ اس سے خواتین کو دوسروں پر انحصار کرنے کے بجائے اپنے پیروں پر کھڑے ہونے کا حوصلہ ملتا ہے۔ مفت ٹیلرنگ سنٹر میں تربیت حاصل کرنے والی خواتین سلائی کے مختلف طریقے سیکھ کر مستقبل میں اپنا چھوٹا کاروبار شروع کرسکتی ہیں۔ وہ گھر پر ہی سلائی سنٹر قائم کرکے کپڑوں کی سلائی، ڈیزائننگ اور دیگر متعلقہ کاموں کے ذریعے باعزت روزگار حاصل کرسکتی ہیں۔ ڈاکٹر انیس احمد صدیقی صدر مینارٹی انٹلکچول فورم ورنگل نے خطبہ استقبالیہ پیش کرتے ہوئے کہا کہ مینارٹی انٹلکچول فورم کے ذریعہ کئی ایک فلاحی خدمات انجام دیئے جارہے ہیں جن میں دو بدو پروگرام کے ذریعہ رشتوں کو طئے کرنا، ایم بی بی ایس، بی ڈی ایس طلباء کی رہنمائی، مفت ٹیلرنگ تربیت کی فراہمی، غریب طلباء میں مالی امداد اور دیگر کئی پروگرام شامل ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عنقریب مولا علی علاقہ ورنگل میں مفت ٹیلرنگ کی دوسری شاخ جناب سلیم خسرو کی نگرانی میں قائم کی جارہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مفت ٹیلرنگ سنٹر کی یہ دسویں بیاچ ہے۔ جملہ اب تک 1100 لڑکیاں ٹیلرنگ کی تکمیل کی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ ہر پانچ ماہ میں ٹیلرنگ کی تکمیل کی خواتین کا امتحان لیا جاتا ہے اور ان میں اول، دوم اور درجہ حاصل کرنے والوں کو مفت سلائی مشین فراہم کی جاتی ہے۔ آخر میں مہانان خصوصی کے ہاتھوں سلائی مشینیں اور اسنادات تقسیم کئے گئے۔ اس پروگرام میں سکریٹری محمد عبدالکلیم، مسعود مرزا محشر، خیر الناصرین، سلیم خسرو، ایم اے نعیم، محمد امجد علی، محترمہ نازنین، تسلیم، قمر النساء، نجمہ سلطانہ، پروین بانو، نور جہاں، شہناز، آسیہ، احمدی بیگم، ریحانہ، شبینہ کے علاوہ خواتین کی کثیر تعداد موجود تھی۔

شانتی نگر وارڈ نمبر 33 میں چے یوتھا پنشن کے منظوری مکتوبات تقسیم

مستحقین میں خوشی کی لہر، کونسلر این آر آئی محبوب کی کوششوں سے غریب اور مستحق افراد کو پنشن کی منظوری

آتما کمیٹی چیئرمین گما ستوش راؤ اور دیگر قائدین کی شرکت



عادل آباد، 22/ نومبر (خضر یافعی/جنوبی سہارا) تلنگانہ کی کانگریس حکومت کی جانب سے مستحق غریب خاندانوں کو سماجی ومعاشی تحفظ فراہم کرنے کے مقصد سے چے یوتھا پنشن اسکیم کے تحت نئے پنشن کی منظوری کے مکتوبات تقسیم کرنے کا سلسلہ جاری ہے۔ اسی سلسلے میں آج عادل آباد شہر کے شانتی نگر، وارڈ نمبر 33 میں نو منظور شدہ پنشن استفادہ کنندگان میں منظوری کے مکتوبات تقسیم کرنے کے لیے ایک خصوصی پروگرام منعقد کیا گیا۔ کمیٹی ہال شانتی نگر میں منعقدہ اس پروگرام کی نگرانی وارڈ نمبر 33 کے کانگریس پارٹی کونسلر این آر آئی محبوب نے کی۔ پروگرام میں مہمان خصوصی کی حیثیت سے آتما کمیٹی کے چیئرمین گما ستوش راؤ اور وارڈ نمبر 32 کے نمائندہ کونسلر پرویز نے شرکت کی اور مستحقین میں چے یوتھا پنشن کے منظوری مکتوبات تقسیم کیے۔ اس موقع پر مقررین نے کہا کہ پنشن غریب، معمر افراد، بیوہ خواتین اور معذورین کے لیے معاشی سہارا ہے۔ حکومت کی جانب سے نئے مستحقین کی نشاندہی کرتے ہوئے انہیں پنشن کے دائرے میں شامل کرنا قابل ذکر اقدام ہے۔ پروگرام کے انعقاد میں کونسلر این آر آئی محبوب کی خصوصی دلچسپی اور کوششوں کو سراہا گیا۔ مقامی سطح پر مستحق اور غریب افراد کی نشاندہی کرتے ہوئے انہیں پنشن کی سہولت فراہم کرنے کے لیے ان کی جانب سے کی گئی کوششوں کا بھی ذکر کیا گیا۔ اس موقع پر ضلع کانگریس جنرل سکریٹری راجا لنگو، وارڈ نمبر 33 کانگریس صدر سید شوکت علی، وارڈ کے سینئر کانگریس قائد پٹیل صاحب، اللہ بخش صاحب، بلقیس آپا اور دیگر مقامی قائدین و کارکنان موجود تھے۔ پنشن کی منظوری کے مکتوبات حاصل کرنے والے مستحقین نے خوشی کا اظہار کرتے ہوئے حکومت اور مقامی عوامی نمائندوں سے اظہار تشکر کیا۔ اس پروگرام کے ذریعے وارڈ نمبر 33 کے مستحق خاندانوں تک فلاحی اسکیم کے ثمرات پہنچانے کی کوشش کی گئی۔

دو کانگریسی ارکان اسمبلی کیخلاف کارروائی کا امکان، ملوروی کا اعلان

کومٹ ریڈی راج گوپال ریڈی اور انیرودھ ریڈی کیخلاف آج تادیبی کارروائی متوقع، اچم پیٹ میں پریس کانفرنس سے خطاب

محبوبنگر، 22/نومبر: تلنگانہ کانگریس ڈسپلنری کمیٹی کے صدر اور ناگرکرنول کے رکن پارلیمنٹ ملوروی نے اشارہ دیا ہے کہ کانگریس پارٹی کے دو ارکانِ اسمبلی کومٹ ریڈی راج گوپال ریڈی اور جڑچرلہ رکن اسمبلی انیرودھ ریڈی کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے۔ اچم پیٹ ٹاؤن میں رکن اسمبلی وشی کرشنا کے ہمراہ منعقدہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے ملوروی نے یہ بات کہی۔



اس موقع پر میڈیا کے نمائندوں نے پارٹی ڈسپلن اور بعض قائدین کے طرزِ عمل سے متعلق سوالات کئے۔ صحافیوں کے سوالات کا جواب دیتے ہوئے ملوروی نے واضح کیا کہ پارٹی کے نظم وضبط کی خلاف ورزی کرنے والے متعلقہ قائدین کے خلاف کارروائی کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کومٹ ریڈی راج گوپال ریڈی اور انیرودھ ریڈی کے معاملے میں بھی پارٹی کی جانب سے تادیبی اقدامات کئے جانے کا امکان ہے۔ ملوروی کے اس بیان کے بعد تلنگانہ کانگریس کے سیاسی حلقوں میں دونوں ارکانِ اسمبلی کے خلاف ممکنہ کارروائی کو لے کر بحث شروع ہوگئی ہے۔

حیدرآباد کی جانب سے ٹی جی ایم ایس سی اینڈ سی سی کریم نگر کیلئے جاری کردہ اسٹڈی میٹیریل

کریم نگر میں طلبہ کے درمیان مفت اسٹڈی میٹیریل کی تقسیم



کریم نگر: 22 نومبر (نثار احمد پروانہ) ڈائریکٹر، ٹی جی ایم ایس سی اینڈ سی سی (TGMSC & CCC)، حیدرآباد کی جانب سے ٹی جی ایم ایس سی اینڈ سی سی کریم نگر کے لیے جاری کردہ اسٹڈی میٹیریل 86 اقلیتی امیدواروں میں تقسیم کیا گیا، جو سب انسپکٹ (SI) اور پولیس کانسٹیبل (PC) بھرتی امتحانات کے ساتھ ساتھ آئندہ گروپ II، I اور IV کے مسابقتی امتحانات کی تیاری کررہے ہیں۔ سب انسپکٹر کا امتحان 29 نومبر 2026 کو اور پولیس کانسٹیبل بھرتی امتحان 20 دسمبر 2026 کو منعقد ہونا طے پایا ہے۔ یہ مفید اسٹڈی میٹیریل اور کتب فراہم کرنے پر حکومت سے اظہارِ تشکر کیا۔ یہ میٹیریل ڈاکٹر ڈی سرینواس ریڈی صاحب، ایڈیشنل کلکٹر (ریونیو)، کریم نگر اور جناب محمد جلال الدین اکبر صاحب، ڈسٹرکٹ مائنارٹیز ویلفیئر آفیسر، کریم نگر کے ہاتھوں تقسیم کیا گیا۔ اس موقع پر مائنارٹیز اسٹڈی سرکل اینڈ سی سی کریم نگر کے ڈسٹرکٹ کوآرڈینیٹر جناب ایم اے عاطف رؤف صاحب، گریڈ II اردو آفیسر جناب محمد عقیل احمد صاحب اور دیگر معززین نے بھی اسٹڈی میٹیریل کی تقسیم کے اس پروگرام میں شرکت کی۔ اس اقدام کا مقصد طلبہ کی تعلیمی معاونت کرنا اور امتحانات کی بہتر تیاری میں ان کی مدد کرنا ہے۔

غریبوں اور مستحق طلبہ کی مدد کرنا قابل تحسین عمل

جھاری (بی) طلبہ میں پرجاٹرسٹ کی جانب کتابوں کی تقسیم



مدہول: 22 نومبر (محمد حیدر/جنوبی سہارا) بھوسلے موہن راؤ پاٹل پرجاٹرسٹ کے زیر اہتمام حلقہ مدہول کے تانور منڈل کے جھاری (بی) گاؤں میں واقع ضلع پریشد ہائی اسکول کے دس ویں جماعت میں زیر تعلیم طلبہ کے لیے کتابوں کی تقسیم کا ایک شاندار پروگرام منعقد کیا گیا۔ اس تقریب میں پرجاٹرسٹ کے چیئرمین بھوسلے موہن راؤ پاٹل نے شرکت کی اور طلبہ میں آل ان ون (All-in-One) مطالعاتی کتابیں تقسیم کیں۔ پرجاٹرسٹ کی طرف سے طلبہ کی تعلیمی ترقی میں تعاون اور ان کی حوصلہ افزائی کے لیے یہ اقدام اٹھایا گیا تاکہ غریب اور مستحق طلبہ بغیر کسی رکاوٹ کے اپنے سالانہ امتحانات کی بہتر تیاری کرسکیں۔ انہوں نے کہا کہ دسویں جماعت تعلیمی نظام کا ایک انتہائی اہم مرحلہ ہے جو طالب علم کے مستقبل کے تعلیمی اور پیشہ ورانہ راستے کا تعین کرتا ہے اس موقع پر اساتذہ، طلبہ اور گاؤں کے معززین نے ٹرسٹ کی اس تعلیمی خدمت کو سراہا اور چیئرمین کا شکریہ ادا کیا۔ موہن راؤ پٹیل نے طلبہ سے نیک خواہش کا اظہار کیا اور تمام طلباء کو تلقین کی کہ وہ ان کتابوں سے بھرپور استفادہ کریں اور دسویں جماعت کے امتحانات میں شاندار کامیابی حاصل کریں اور اعلیٰ تعلیم کے زینے طے کرتے ہوئے زندگی میں اعلیٰ مقام حاصل کریں۔





سدی پیٹ: 22 نومبر (محمد جانی/جنوبی سہارا) نوجوانوں اور طلبہ میں جدید ٹیکنالوجی سے متعلق شعور بیدار کرنے کے مقصد سے سدی پیٹ میں مفت اے آئی (مصنوعی ذہانت) کورس کے سلسلے میں ایک خصوصی شعور بیداری پروگرام منعقد کیا گیا۔ مدینہ فنکشن ہال سدی پیٹ میں آج دوپہر 2 بجے منعقدہ اس پروگرام میں اے آئی، چیٹ جی پی ٹی، کلاڈ، کینوا اور دیگر جدید کمپیوٹر کورسز کی اہمیت وافادیت سے واقف کروایا گیا۔ منتظمین نے بتایا کہ مستقبل قریب میں تنظیم المساجد (رجسٹرڈ نمبر 414/2010) کے تعاون سے ان کورسز میں مفت تربیت فراہم کی جائے گی۔ اس موقع پر مہمانِ خصوصی کی حیثیت سے شرکت کرتے ہوئے تنظیم المساجد کے صدر الحاج اعجاز حفیظ نے کہا کہ موجودہ مسابقتی دور میں نوجوانوں کے لیے جدید کمپیوٹر ٹیکنالوجی کا علم بے حد ضروری ہے۔ انہوں نے کہا کہ مصنوعی ذہانت (اے آئی) جیسی جدید تکنیکی مہارتیں مستقبل میں روزگار کے بہتر مواقع فراہم کرنے میں اہم کردار ادا کریں گی۔ انہوں نے نوجوانوں اور طلبہ و طالبات سے اپیل کی کہ وہ اس مفت تربیتی سہولت سے بھرپور استفادہ کریں اور جدید ٹیکنالوجی کی مہارتیں حاصل کرتے ہوئے اپنے مستقبل کو روشن بنائیں۔ اس پروگرام میں تنظیم المساجد کے سکریٹری عبید الرحمٰن، کورس ٹرینر روبینہ ساجد کے علاوہ دیگر افراد نے شرکت کی۔

باسر دریائے گوداوری میں چھلانگ لگا کر خاتون کی اقدام خودکشی



مدہول: 22 نومبر (محمد حیدر/جنوبی سہارا) باسر ماہی گیروں کی بروقت چوکسی اور بہادری کی وجہ سے آج ایک قیمتی انسانی جان بچ گئی۔ تعلقہ مدہول کے باسر منڈل میں نظام آباد سے تعلق رکھنے والی ایک خاتون نے پریشانیوں کے سبب دریائے گوداوری چھلانگ لگا کر اقدام خودکشی کی کوشش کی لیکن ماہی گیروں کی بروقت پہل نے پانی میں ڈوبتی ہوئی خاتون کی جان لی واضح رہے کہ باسر کے مقام پر مقامی ماہی گیر اور تیراک ماضی میں بھی کئی بار اپنی جان کی پرواہ کیے بغیر ڈوبنے والے افراد اور مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کرتے ہیں جو معاشرے کے لیے ایک بہترین مثال ہے۔ ماہی گیروں نے باسر پولیس کو مذکورہ واقع کی فوری طور پر اطلاع دی اور ان کے تعاون سے خاتون کو بحفاظت تھانے منتقل کیا گیا۔ بعد ازاں پولیس نے خاتون کی کونسلنگ کی اور انہیں ان کے اہل خانہ کے حوالے کردیا۔ اس موقع پر باسر کے سرپنچ تیگلہ وینکٹیش گوڑ اور سرکل انسپکٹر باسر دیپک نے بروقت کارروائی کرنے اور خاتون کی جان بچانے پر ماہی گیروں کو مبارکباد پیش کی۔

تلنگانہ مہیلا کانگریس کی ریاستی جنرل سکریٹری مقرر ہونے پر گڈم اندو پریا کی پی سی سی صدر مہیش کمار گوڑ سے ملاقات

خواتین کے مسائل کے حل اور پارٹی کے استحکام کیلئے بھرپور جدوجہد کرنے کا عزم



کامارپڈی، 22 نومبر: (سید کوثر علی کی رپورٹ) تلنگانہ ریاستی مہیلا کانگریس کی جنرل سکریٹری مقرر ہونے کے بعد سابق صدر نشین بلدیہ کامارپڈی گڈم اندو پریا نے پی سی سی صدر بوتا مہیش کمار گوڑ سے خیر سگالی ملاقات کی۔ اس موقع پر گڈم اندو پریا نے انہیں ریاستی مہیلا کانگریس کی جنرل سکریٹری کی اہم ذمہ داری سونپنے پر پارٹی قیادت سے اظہار تشکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ پارٹی قیادت نے ان پر جو اعتماد ظاہر کیا ہے، وہ اس پر پورا اترنے کی ہر ممکن کوشش کریں گی اور مہیلا کانگریس کو مزید مستحکم بنانے کے لیے مسلسل جدوجہد کریں گی۔ انہوں نے مزید کہا کہ ریاست میں کانگریس پارٹی کے نظریات کو عوام تک پہنچانے کے ساتھ ساتھ خواتین کو درپیش مسائل کے حل، خواتین کو بااختیار بنانے اور پارٹی کی ترقی کے لیے پوری لگن اور ذمہ داری کے ساتھ خدمات انجام دیں گی۔ اس موقع پر ٹی پی سی سی ایس سی سیل کی سکریٹری پیڈ گو ممتا کے علاوہ نیتا، گیتا، پروالیکا، ونیشا، ممتا اور جیوتی بھی موجود تھیں۔



مریال گوڑہ: 22 نومبر (بورہان) بی۔ لکشما ریڈی ایم ایل اے، بی۔ چندر شیکھر کلیکٹر تلنگنڈہ نے کہا کہ ہر ایک بی پی ایل طبقہ کے غربا اندرما کوٹمبا جیوتی بھیما اسکیم کے تحت اپنا نام درج کروانے کا مشورہ دیا۔ مریال گوڑہ ٹاؤن بنگاری محلہ میں اسکیم کے تحت نام درج کرانے کی مہم میں شریک ہوکر کہا کے عوام زیادہ سے زیادہ سے اسکیم میں شریک ہوکر استفادہ کرنے کا مشورہ دیا۔ خاندان کوئی بھی ارکان حادثہ کا شکار ہونے پر انسورنس رقم ملیگی۔ پروگرام میں بلدیہ چیرمین سودھا بالا کرشنا، وائس چیرمین شریشا نوین، کمیشنر شریجا ریڈی دیگر موجود تھے۔

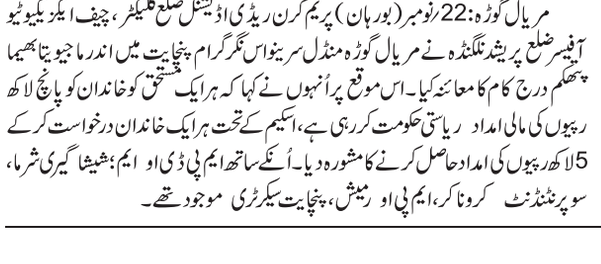

مریال گوڑہ: 22 نومبر (بورہان) پریم کرن ریڈی اڈیشنل ضلع کلیکٹر، چیف ایکزیکیوٹیو آفیسر ضلع پریشد تلنگنڈہ نے مریال گوڑہ منڈل سرینواس نگر گرام پنچایت میں اندرما جیوتی بھیما پتھلم درج کام کا معائنہ کیا۔ اس موقع پر اُنہوں نے کہا کہ ہر ایک مستحق کو خاندان کو پانچ لاکھ روپیوں کی مالی امداد ریاستی حکومت کررہی ہے، اسکیم کے تحت ہر ایک خاندان درخواست کرکے 5 لاکھ روپیوں کی امداد حاصل کرنے کا مشورہ دیا۔ اُنکے ساتھ ایم پی ڈی او ایم؛ شیشا گیری شرما، سوپرنٹنڈنٹ کرونا کر، ایم پی او رمیش، پنچایت سیکرٹری موجود تھے۔

کولمبیا یونیورسٹی میں راہل گاندھی سے جن گن کی بات چیت

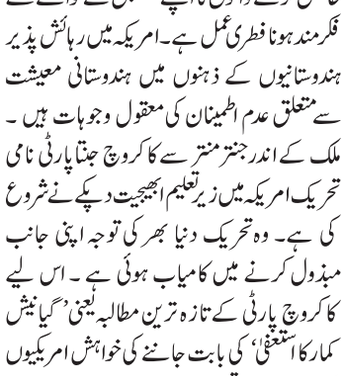

ڈاکٹر سلیم خان

امریکہ میں رہنے والے ہندوستانی وزیر اعظم نریندر مودی سے اس بابت استفسار نہیں کر سکتے کیونکہ موصوف تو صرف اپنے من کی بات سنانے میں یقین رکھتے ہیں۔ انہیں کسی اور کے دل میں پیدا ہونے والے خدشات سے میں کوئی مطلب نہیں ہے۔ ایسے میں جب حزب اختلاف کے رہنما راہل گاندھی امریکہ جاتے ہیں تو وہاں رہنے والے ہندوستانی ان سے ملنے کے لیے شوق سے آتے ہیں اور اپنے قلب و ذہن میں جنم لینے والے سوالات کا جواب معلوم کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اب اگر ملک سلگتے ہوئے موضوعات پر راہل گاندھی سے استفسار کیا جائے تو وہ کیا کریں؟ جھوٹ موٹ تسلی دینے کی خاطر 'سب چنگا سی' کہہ کر بیوقوف بنائیں؟ اور اگر حقیقت بیان کردیں تو کیا وہ قابلِ گردن زدنی ٹھہرتے ہیں؟ راہل گاندھی کی حقیقت بیانی پر آسمان سر پر اٹھانے والوں کو یاد رکھنا چاہیے کہ انٹرنیٹ نے پوری دنیا کو ایک عالمی گاوں میں تبدیل کردیا ہے۔ راہل گاندھی اپنے دفتر میں بیٹھ کر جو کچھ بھی کہتے ہیں وہ اگلے ہی لمحہ امریکہ میں سنا جاتا ہے۔ ایسے میں کیا یہ ممکن ہے کہ نریندر مودی یا راہل گاندھی دہلی کے اندر تو کچھ اور بولیں اور امریکہ میں جا کر اس کے خلاف موقف اختیار کریں؟ ملک کے ان زعفرانی قوم پرستوں کے اندر اتنی بھی عقل نہیں ہے کہ آج کل مصنوعی ذہانت نے حقائق کی تصدیق کو نہایت سہل بنادیا ہے۔ یعنی اگر کوئی سوال کرے کہ ہندوستان میں بیروزگاری کی شرح کیا ہے تو اس کا جو جواب دیا جائے گا اس کی تردید یا تصدیق اگلے ہی لمحہ ہوجائے گی۔ ایسے میں جو شخص ڈھٹائی کے ساتھ جھوٹ بولنے کا عادی نہ ہو اس کے لیے سچ بولنے کے سوا کوئی چارۂ کار ہی نہیں ہے۔ اس لیے جب قائد حزب اختلاف راہل گاندھی یہ دعویٰ کرتے ہیں کہ مودی حکومت کا اقتصادی ماڈل ناکام ہوچکا ہے اور ملک سنگین اقتصادی بحران کی جانب بڑھ رہا ہے تو اس میں برا ماننے کی کوئی بات نہیں ہے۔ وہ بیان اگر نظر انداز کردیا جاتا تو شاید ہندوستان میں لوگ اس سے واقف نہ ہوتے لیکن اب تو بی جے پی والوں نے مخالفت کرکے اسے مشہور کردیا۔ راہل گاندھی سے جب پوچھا گیا ہندوستان کے مسائل کیا ہیں تو وہ کیا جواب دیتے ؟ انہوں نے بتایا بے روزگاری، نظام تعلیم کی خامیاں، مینوفیکچرنگ کے شعبے کی کمزوری اور چھوٹے و درمیانہ درجے کے کاروباری اداروں کی مشکلات ملک کے بڑے مسائل ہیں۔ ایک زمانے تک زعفرانی اندھے بھگت اس سے صرفِ نظر کرتے ہوئے کہتے تھے کہ ہندو راشٹر کی خاطر پانچ سو روپیہ لیٹر پٹرول بھی خریدیں گے لیکن اب ان کا دماغ بھی ٹھکانے آرہا ہے۔ بیروزگاری کی ماراب ہر کس و ناکس محسوس کرنے لگا ہے۔ روزگار کا مسئلہ اگر سنگین نہ ہوتا تو ہزاروں نوجوان چھاتروں کی گونج نامی پروگرام یا کاکروچ پارٹی کے بلانے پر سڑکوں پر نہیں آتے۔ اس لیے راہل گاندھی کا یہ کہنا مبنی برحقیقت ہے کہ روزگار کے خاطر خواہ مواقع پیدا نہیں ہورہے ہیں اور اقتصادی و سیاسی طاقت چند بڑے گروپوں کے ہاتھوں میں مرتکز ہوتی جارہی ہے۔ معروف صحافی لیڈیا پولگرین کے ساتھ گفتگو میں انہوں نے 'میک اِن انڈیا' اور 'اسٹارٹ اَپ انڈیا' جیسی اسکیموں کی افادیت پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ یہ اقدامات مینوفیکچرنگ کے شعبے کو مطلوبہ مضبوطی فراہم کرنے اور روزگار کے مواقع پیدا کرنے میں ناکام رہے ہیں نیز خدمات کا شعبہ اکیلے ہندوستان جیسے بڑی آبادی والے ملک میں روزگار کی ضرورت پوری نہیں کرسکتا۔ مینوفیکچرنگ کو اقتصادی ترقی کی اصل بنیاد بنانا ہوگا۔ یہاں مسئلہ کی نشاندہی کے ساتھ اس کا حل بھی سجھایا گیا ہے۔ حکومت حزب اختلاف کے رہنما سے اور کس بات کی توقع کرتی ہے؟ وزیر اعظم نریندر مودی تو سپنوں کے سوداگر ہیں ۔ وہ خود مونگیری لال کے سپنے دیکھتے اور دوسروں کو بھی دکھاتے ہیں اس لیے انہوں نے راہل گاندھی کے اس بیان پر سخت ردِعمل ظاہر کرتے ہوئے فیڈریشن آف انڈین چیمبرز آف کامرس اینڈ انڈسٹری کے صد سالہ جشن سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا کہ گزشتہ 12-13 برس میں تقریباً 50 کروڑ ہندوستانی غربت کی لکیر سے اوپر آچکے ہیں، جو ملک کی مستحکم اور جامع اقتصادی پیش رفت کی ٹھوس دلیل ہے حالانکہ سچائی یہ ہے کہ مہنگائی کے سبب غربت کی لکیر نیچے آچکی ہے۔ ملک میں اگر خوشحالی اتنے زور وشور سے آرہی ہے تو اسّی کروڑ لوگوں کو دو وقت کی روٹی کے لیے سرکاری اناج کے محتاج کیوں ہیں؟ ہزاروں کی تعداد میں کسان خودکشی پر کیوں مجبور ہوتے ہیں؟ وزیر اعظم مودی کا یہ دعویٰ درست ہوسکتا ہے کہ اس وقت ہندوستان دنیا کی تیز ترین ترقی کرنے والی بڑی معیشت کے طور پر برقرار ہے اور رواں مالی سال کے لیے شرحِ نمو تقریباً 7 فیصد رہنے کا اندازہ ہے لیکن اس کا فائدہ عام لوگوں کو مل رہا ہے یا اڈانی، امبانی جیسے مٹھی بھر سرمایہ داروں کی تجوری میں جمع ہوجاتا ہے؟

مودی نے یاد دلایا کہ 1970 کی دہائی میں کانگریس نے "غریبی ہٹاؤ" کا نعرہ دیا تھا مگر اس وقت پالیسی سقم اور سیاسی عزم کی کمی کے باعث مطلوبہ نتائج حاصل نہ ہوسکے لیکن انہوں نے تو ملک کی معیشت درست کرنے کے لیے صرف پانچ سال مانگے تھے جو بارہ سال میں بدل گئے پھر بھی وہ خواب شرمندۂ تعبیر کیوں نہیں ہوا؟ وہ اب ترقی یافتہ ہندوستان کے لیے 2047 کا خواب کیوں بیچ رہے ہیں؟ مودی نے دعویٰ کیا کہ حکومت کی پالیسیوں کا محور روزگار کی افزائش ہے۔ موصوف نے ہر سال دو کروڑ ملازمتوں کا وعدہ کیا تھا۔ وہ اگر پورا ہوجاتا تو ملک میں بیروزگاری شرح پچھلے چالیس سالوں میں سب سے زیادہ نہ ہوتی۔ ، بنیادی ڈھانچے میں سرمایہ کاری، چھوٹے کاروباروں کی تقویت، ڈیجیٹل ادائیگیوں کی توسیع، اور فلاحی اسکیموں کی براہِ راست فراہمی کے دعوے کاغذ اور تقاریر میں تو خوب دکھائی دیتے ہیں مگر حقیقت میں نظر نہیں آتے ۔ وزیر اعظم ایک زمانے میں ڈالر کے مقابلے روپیہ کی قیمت کے گرنے کو قومی وقار کا گرنا بتاتے تھے لیکن اب تو وہ اسے بھول ہی گئے ہیں۔

وزیر اعظم نریندر مودی نے صنعتکاروں سے کہا کہ سرمایہ کاری، جدت اور برآمدات میں اضافہ کریں تاکہ روزگار کے مواقع تیزی سے پیدا ہوں اور معیشت کی رفتار مزید تیز ہو لیکن ان کی سنتا کون ہے؟ سبھی چین سے مال برآمد کرکے منافع کماتے ہیں اور اس میں سے بی جے پی کو سیاسی چندہ دے کر اپنی چمڑی بچا لیتے ہیں ۔ وہ سرمایہ داروں کے ٹیکس کی شرح کم کرتے چلے جاتے ہیں۔ انکم ٹیکس کی حد بھی بڑھائے جاتے ہیں نیز صنعتکاروں سے روزگار بڑھانے یا تنخواہیں بڑھانے کا تقاضا کرکے تالیاں تو بجوالیتے ہیں مگر اس پر عمل درآمد نہیں کرواپاتے کیونکہ سرمایہ دار بھی واقف ہیں غریبوں کی بات ہاتھی کے دانت ہیں اور کھانے کے دانت تو اقتدار اور اس کے لیے ملنے والا الکٹورل بانڈ ہے۔ راہل گاندھی زراعت اور چھوٹے و درمیانہ درجے کے کاروباری اداروں کو ہندوستانی معیشت کی ریڑھ کی ہڈی قرار دیتے ہیں ۔ اس لیے انہیں تشویش ہے کہ نجی سرمایہ کاری میں خاطر خواہ توسیع کیوں نہیں ہورہی ہے۔ انہیں اس بات سے پریشانی ہے کہ کاروبار کے مواقع چند بڑے صنعتی گروپوں تک کیوں محدود ہوتے چلے جارہے ہیں؟ وہ بجا طور پر پوچھتے ہیں کہ ملک میں صرف اڈانی اور امبانی کے کاروبار ہی کیوں ترقی کررہے ہیں؟ یہ صرف ایک فرد کا نہیں بلکہ اس ملک کی نئی نسل کا سوال ہے۔ آئے دن گوتم اڈانی پر بدعنوانی کے الزامات لگتے ہیں۔ ابھی حال میں مہاراشٹر سرکار نے اڈانی کا ایک ٹھیکہ منسوخ کیا مگر اس کے خلاف کوئی کارروائی نہیں ہوئی۔

''یہ وقت ہے ایک ہونے کا، مسلک کے نام پر لڑنے کا نہیں''



قیصر محمود عراقی

آج ایمان کے دعویدار فرقہ فرقہ اور مسلک مسلک ہوکر ایک دوسرے کے خون کے پیاسے بن گئے ہیں۔ ہمارے ملک میں آئے دن مسلکی تنازع کسی نہ کسی صورت میں سامنے آرہے ہیں، جس وجہ کر مسلمان بھائی بھائی کا دشمن ہوگیا ہے۔ عقیدہ اور مسلک کے نام پر ایک بھائی دوسرے بھائی کو قتل کر رہا ہے۔ گزشتہ کئی دنوں سے سوشل میڈیا پر ایک خبر بڑی زور وشور سے چلائی جارہی ہے جو کشن گنج کے ایک گاؤں کی ہے، جہاں ایک مسلکی مولوی نے مسلک کے نام پر ایسی بات کہہ دی کہ نکاح ہوتے ہوتے نہیں ہوسکا۔ اتنی بڑی بھول ایک مسلکی مولوی نے کیسے کردی جبکہ مسلکی مولوی جس گاؤں کی مسجد کے امام ہیں وہ دو چار دن سے تو نہیں ہیں یقیناً سال دو سال سے ہونگے تو ان دو سالوں کے درمیان انہیں پتہ نہیں تھا کہ فلاں گاؤں کے لوگ دیوبندی مسلک سے ہیں پھر کیوں وہ نکاح پڑھانے کے لئے گئے اور ایک فتنہ مسلک کے نام پر کھڑی کردیا۔ اس معاملے میں بھلے ہی لڑکی والوں کی، لڑکے والوں کی، دونوں طرف کے لوگوں کی بھول اور خطا ہوگی لیکن پہلی بھول یا غلطی اس مسلکی مولوی کی ہے نہ وہ مسلکی فتنہ اٹھاتے اور نہ یہ سب کچھ ہوتا اور اب ایسا ہوگیا ہے کہ کچھ نوجوان داڑھی ٹوپی والے مسلکی مولوی مناظرہ کے لئے چیلنج کرنے لگے ہیں۔ حالانکہ چیلنج وہ لوگ کرتے ہیں جن کے اندر کچھ نہیں ہوتا، وہ مناظرہ قرآن و حدیث سے نہیں کرینگے بلکہ اپنے اپنے مسلکی کتابوں سے کرینگے جو فتنہ کو بڑھاوا دینے کیلئے لکھی گئی ہے۔

بہر حال دینِ اسلام اللہ تعالیٰ کا پسندیدہ دین ہے اور اس دین کو حضرت محمد ﷺ لے کر آئے۔ اب جس دین کو اللہ نے پسند فرمایا اور جس دین کو ہمارے نبی پاک ﷺ لے کر آئے، اسے دنیا کی کوئی طاقت چاہ کر بھی مٹا نہیں سکتی۔ ہاں یہ ضرور ہے کہ اسلام کو بدنام کرسکتی ہے، اور آج اسلام کو بدنام کیا جارہا ہے، مگر جتنا بدنام غیر مسلموں نے اسلام کو نہیں کیا اس سے کہیں زیادہ ہمارے مسلکی مولویوں نے اسلام کو بدنام کر رکھا ہے۔ اپنے اپنے مسلک کے تئیں وفادار یہ مسلکی مولوی اپنے مفاد کی خاطر دینِ اسلام کی شبیہ کو اس قدر بگاڑ رہے ہیں کہ اب غیر قوم بھی اسلام کے خلاف ہوگئے ہیں۔

جب تک یہ مسلکی علماء مدرسہ میں زیرِ تعلیم رہتے ہیں تب تک انہیں مسلک سے کوئی سروکار نہیں رہتا، کیونکہ چندہ لانے والے کہاں سے چندہ لاتے ہیں وہ خود انہیں پتہ نہیں ہوتا کہ دینے والا کس مسلک اور کس عقیدہ سے تعلق رکھتا تھا۔ اور جب یہ لوگ مدرسہ سے فارغ ہوجاتے ہیں تو ان پر مسلکی جنون سوار ہوجاتا ہے اور پھر اپنے اپنے مسلک کے تئیں پر چار شروع کردیتے ہیں۔ آج جتنا مسلک کا پرچار ہورہا ہے اتنا اسلام کا پرچار نہیں ہورہا ہے، قرآن و حدیث کی باتیں نہیں بتائی جارہی ہیں بلکہ اپنے اپنے بزرگوں کی لکھی ہوئی مسلکی کتابوں کے ذریعہ دین کو بدنام کیا جارہا ہے، امت کو ورغلایا جارہا ہے اور امت بھی اتنی احمق کہ کبھی وہ قرآن وحدیث کھول کر نہیں دیکھتی، بس جو مسلکی مولویوں نے کہہ دیا وہی سچ مان لیا۔

ان مسلکی مولویوں نے امت کے درمیان ہر چیز کو بانٹ دیا ہے۔ انہوں نے مسلک کے نام پر نماز تک بانٹ دیا ہے: کوئی ہاتھ ناف پر باندھتا ہے، کوئی ناف کے نیچے باندھتا ہے، کوئی سینے پر باندھتا ہے اور کوئی ہاتھ چھوڑ کر نماز پڑھتا ہے۔ اسی طرح روزہ کو بانٹ رکھا ہے۔ وہ اس طرح کہ اگر ایک علاقے میں تین مسلک کے تین مسجد ہیں، تو جس مسجد کی اذان ہوگئی اس مسجد کے مصلی اس اذان پر روزہ کھولیں گے، دوسرے لوگ نہیں کھولیں گے۔ حج کرنے جائیں گے تو وہاں نماز ادا نہیں کریں گے کعبے کے امام کے پیچھے، کیونکہ کعبے کا امام کسی اور مسلک کا ہے۔ اسی طرح اگر کوئی ٹخنہ سے اوپر لباس پہنتا ہے تو اس کا مسلک الگ ہے اور کوئی ٹخنہ سے نیچے پہنتا ہے تو اس کا مسلک الگ ہے۔ اب تو مسلکی ٹوپی بھی ایجاد ہوگئی ہے: جو ٹوپی اونچی والی پہنتا ہے اس کا مسلک الگ ہے اور جو ٹوپی سٹا کر پہنتا ہے اس کا مسلک الگ ہے۔ اسی طرح چاند کو بھی ان مولویوں نے مسلک کے نام پر بانٹ دیا ہے۔ آپ کو یاد ہوگا کئی سال پہلے رمضان کا جب چاند نظر آیا تو ہر مساجد سے یہ اعلان ہوگیا کہ آج چاند ہوگیا ہے، آپ لوگ سحری کھا سکتے ہیں۔ لیکن ٹھیک ڈھائی سے تین بجے کے درمیان پھر ایک مسلک کے مسجد سے اعلان ہوتا ہے کہ کوئی بھی روزہ نہ رکھے، کیونکہ جس چاند کی تصدیق جس مسلک کے لوگوں نے اعلان کیا ہے وہ کسی اور مسلک کا ہے، ہمارے مسلک کی طرف سے ابھی چاند کی کوئی تصدیق نہیں ہوئی ہے، اس لیے آپ لوگ روزہ یعنی سحری نہ کھائیں، بلکہ اگر جو لوگ کھا لیے ہیں وہ روزے کی نیت نہ کریں۔ یعنی اس طرح سے ان لوگوں نے چاند کو بھی مسلکی بنادیا۔

بہر حال، لیکن ایک چیز پر آج تک مسلکی خول نہیں چڑھا، مسلکی غلاف نہیں لگا، مسلکی زنگ اس شے سے پاک ہے، اور وہ ہے پیسہ۔ جی ہاں، پیسہ پر کسی بھی مسلکی مولویوں کو اختلاف نہیں ہے، چاہے وہ جو دے دے یا جہاں سے ملے۔ قارئینِ حضرات! آپ نے دیکھا ہوگا کہ جب کوئی مسجد زیرِ تعمیر ہوتی ہے تو اس کے امام صاحب چندہ کا اعلان کرتے ہیں کہ مسجد زیرِ تعمیر ہے، آپ حضرات اس کی تعمیر میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔ آپ نے کبھی یہ نہیں سنا ہوگا کہ یہ مسجد فلاں مسلک کی ہے اس لیے اس میں چندہ بھی فلاں مسلک والے ہی دیں۔ اسی طرح باہر سے جو لوگ چندہ مانگنے آتے ہیں مسجد اور مدرسہ کے لیے، تو وہ بھی مسجد اور مدرسہ کے لیے چندے کا گہار لگاتے ہیں کہ حضرات! یہ فلاں علاقے میں ایک مسجد یا مدرسہ زیرِ تعمیر ہے، اس میں آپ دامے درمے چندہ دیں۔ وہ چندہ مانگنے والا کبھی بھی یہ نہیں کہتا کہ یہ فلاں مسلک کی مسجد ہے اور مدرسہ ہے جو زیرِ تعمیر ہورہی ہے، اس لیے اس میں صرف فلاں مسلک کے لوگ ہی چندہ دیں۔ کہنے کا حاصل یہ ہے کہ پیسے کے لیے ان کی مسلکی اختلافات دھری کی دھری رہ جاتی ہیں، یہاں یہ بھول جاتے ہیں کہ کون کس مسلک کا ہے، بس پیسہ چاہیے۔ موجودہ دور کے یہ مسلکی علماء ہی دراصل میں علمائے سو ہیں۔ یہ اپنے آپ کو عالمِ دین سمجھتے ہیں، مگر یہ عالمِ دین نہیں بلکہ عالمِ دِن ہیں۔ جی ہاں، یہ عالمِ دِن ہیں! صبح سو کر اٹھتے ہی دِن میں پہلے اپنی موبائل کھول کر دیکھتے ہیں یا پھر اپنی ڈائری میں دیکھتے ہیں کہ کہاں سے بلاوا آیا ہے جلسہ کے لیے، کون کتنا نذرانہ دے گا، کہاں سے بریانی یا پلاؤ گوشت ملے گا کھانے کے لیے، بس اسی میں ان کا دن گزر جاتا ہے۔ پھر رات میں ایک گھنٹہ میں ایک دوسرے مسلک کے خلاف تقریر کرتے ہیں یا پھر اپنے بزرگوں کے جھوٹے قصے اور کہانیاں بیان کرتے ہیں، پھر اپنا طے شدہ نذرانہ اور کچھ بخشش لے کر راستہ ناپ لیتے ہیں۔ انہیں دین سے مطلب نہیں، انہیں دِن سے مطلب ہوتی ہے کہ ہر دن میں اچھی سے اچھی مسلکی تقریر کر کے پیسہ کماؤں اور امت کو بے وقوف بناؤں، تاکہ میری مسلکی تقریر پر لوگ نعرہ ایسا لگائیں کہ ہر طرف میرے نام کا ڈنکا بجے، میرے نام کے آگے پیچھے بڑے بڑے القاب لگیں، زیادہ سے زیادہ لوگ مجھے سننے کے لیے جلسہ میں مدعو کریں اور اس طرح میری روزی روٹی رات دن چلتی رہے، بھلے ہی دین مٹتی ہے تو مٹ جائے۔

یہ مسلکی مولوی اتنے سیانے ہوتے ہیں کہ آپ کو بتادوں اور آپ میری اس بات پر غور کریں گے تو آپ بھی میری باتوں سے اتفاق کریں گے، وہ یہ کہ یہ مسلکی مولوی کسی جلسہ میں، کانفرنس میں، اجتماع میں، عیدگاہ میں نمازِ عیدین پڑھاتے ہوئے یا پھر جمعہ کے دن مسجد میں نماز پڑھانے کے بعد جب دعا کرتے ہیں تو دعا میں یہ کہتے ہیں کہ : "اے اللہ! آج پوری دنیا میں مسلمانوں کے اوپر ستم ڈھایا جارہا ہے، تو ہر مسلمان کو ان کے ظلم وستم سے حفاظت فرما"۔ اسی طرح کی بہت سی دعائیں پوری دنیا کے مسلمانوں کے لیے مانگی جاتی ہیں۔ کبھی بھی کوئی مسلکی مولوی ان جگہوں پر یہ دعا نہیں کرتا کہ ہم فلاں مسلک والے ہیں اس لیے میرے اللہ تو ہمارے ہی مسلک والوں کی حفاظت فرما، باقی مسلک والوں سے ہمیں کوئی غرض نہیں۔ ایسا کبھی نہیں کہتے، لیکن جونہی یہ جلسہ، کانفرنس، اجتماع کے اسٹیج سے اترتے ہیں یا پھر عیدگاہ سے باہر آتے ہیں اور اپنے اپنے مسجدوں سے باہر نکلتے ہیں تو پھر وہی مسلکی باتیں، پھر وہی مشرک اور کافر کے فتوے۔

آخر کب ختم ہوں گے یہ مسلکی جھگڑے اور فتوے؟ شاید کبھی نہیں، جب تک امت قرآن و حدیث کو پڑھے گی نہیں، سمجھے گی نہیں، تب تک شاید ممکن نہیں۔ میری امت کے جوانو! آج اگر آپ کو دینِ اسلام کو بدنام ہونے سے بچانا ہے تو ان مسلکی مولویوں سے دوری اختیار کریں اور جہاں جہاں اور جس جس مساجد میں ایسے مسلکی علماء ہیں انہیں باہر کا راستہ دکھائیں، تبھی اسلام بدنام ہونے سے بچ پائے گا ورنہ نہیں۔ کیونکہ ان لوگوں نے اسلام کو ایک کھلونا سمجھ لیا ہے اور مسلکی ڈگڈگی بجا کر اس سے کھیلتے رہتے ہیں اور امت کو بھی اس کھیل کی طرف راغب کرتے ہیں اور کھیلنے پر آمادہ کرتے ہیں۔ ہر مذہب انسانوں سے پیار کرنے کا درس دیتا ہے، پھر ہم کیوں مسلکی اختلافات کے چکر میں اپنے ہی کلمہ گو بھائی سے سلام کلام بند کریں، شادی بیاہ کو ترک کریں؟ ہندوستان میں اسلام کو آئے ہوئے ہزار سال سے بھی زائد ہوئے، اس دوران نہ جانے کتنی شادیاں ہوئیں لیکن کبھی مسلک نہیں دیکھا گیا، آج نیا نیا مولوی فتویٰ صادر کرتا ہے کہ فلاں مسلک کی لڑکی کی فلاں مسلک کے لڑکا سے نکاح جائز نہیں۔ جو لوگ محبت کرکے شادی کرتے ہیں وہ کون سا مسلک دیکھتے ہیں؟ ذرا یہ پوچھیں تو ان مسلکی مولویوں سے! جب تک آپ بے وقوف بنے رہیں گے یہ مسلکی مولوی آپ کو بے وقوف بناتے رہیں گے۔

یہ کوئی ضروری نہیں ہے کہ جنازہ کی نماز اور شادی میں نکاح مولوی ہی پڑھائے گا۔ باپ کا جنازہ بیٹا پڑھا سکتا ہے اگر وہ پڑھانا جانتا ہے، اسی طرح بیٹے کا نکاح بیٹے کا باپ پڑھا سکتا ہے اگر وہ پڑھانا جانتا ہے۔ لہٰذا آپ لوگ قرآن کو پڑھیں، ضرورت کے تحت انہیں یاد کریں تاکہ جہاں ضرورت پڑے وہاں آپ کو کسی مولوی کی ضرورت نہ پڑے۔ مولوی صرف مسجد میں فرض نمازوں کے لیے ہے۔ ارے بھائی! جب آپ سنت، نفل، وتر اور تہجد کی نماز خود پڑھ سکتے ہیں تو پھر میت کی نماز اور نکاح کا خطبہ کیوں نہیں پڑھ سکتے؟ جب تک آپ یہ قدم نہیں اٹھائیں گے اسی طرح سے یہ مسلکی مولوی آپ کو بے وقوف بناتے رہیں گے۔ شادی میں کتنی ہی حرام اور ناجائز رسومات ہوتے ہیں وہ ان کی نظر میں حرام نہیں، لیکن بات جب مسلک کی ہو تو نکاح حرام ہوجاتا ہے۔

آج ہندوستان کے حالات پر نظر ڈالیں اور پھر اپنے آپ کو دیکھیں کہ آج ہم کس خوف اور دہشت میں جی رہے ہیں۔ آج ہماری مسجدیں ڈھائی جارہی ہیں، مدارس منہدم کیے جارہے ہیں، اور یہ مذہب کے نام پر ہورہا ہے، مسلک کے نام پر نہیں۔ دشمن ہمیں مسلک دیکھ کر نہیں مار رہے ہیں بلکہ مسلمان دیکھ کر مار رہے ہیں۔ یہ وقت ہے ایک ہونے کا، یہ وقت ہے کہ ہم سب بحیثیتِ مسلمان ایک ہوجائیں اور ان مسلکی مولویوں سے دوری اختیار کریں جو چاہتے ہیں کہ مسلمان، مسلمان کی گردنیں کاٹیں۔

میرے عزیزو! آپس میں لڑ کر اسلام کو بدنام مت کرو۔ ہندوستان کی آزادی میں ہر عقائد کے لوگ تھے، انہوں نے اپنی جانیں اس ملک کے لیے قربان کی ہیں، ان لوگوں کی قربانیوں کو ضائع مت ہونے دو اور سب ایک ہوجاؤ، اور آج کے ان مسلکی مولویوں سے اپنے اسلام کو بچاؤ۔ دیکھو یہ وقت ایک ہونے کا ہے، ایسا نہ ہو کہ ان مسلکی مولویوں کے چکر میں دیر ہوجائے۔

بلقیس بانو اور انصاف کی ٹمٹماتی روشنی!

سپریم کورٹ کے ضابطوں کے مطابق سزا کے خلاف اپیل میں کسی بنچ کے سامنے مقدمہ فہرست بند ہونے سے پہلے ہی 'خود سپردگی کا سرٹیفکیٹ' جمع کرانا لازمی ہے۔ اگر مجرم نے خود سپردگی نہیں کی ہے تو اسے اس کی ٹھوس وجہ بتانی ہوتی ہے اور باقاعدہ چھوٹ طلب کرنی پڑتی ہے، جو سنگین جرائم کے معاملات میں آسانی سے نہیں ملتی۔ فوجداری اپیلوں کو عدالت کی جانب سے سماعت کے لیے قبول کیے جانے کے بعد بھی ان پر فیصلہ آنے میں طویل وقت لگ جاتا ہے۔ مجرم جیل میں چند سال کی سزا کاٹنے کے بعد سزا پر روک لگوانے کے لیے واپس آتا ہے۔ وہ فریاد کرتا ہے کہ اس کی اپیل زیرِ التوا ہے اور وہ جیل میں 3-2 سال گزار چکا ہے۔ عدالتیں اکثر براہ راست کہہ سکتی ہیں کہ 'ایک سال بعد دوبارہ آنا'۔ یہاں ایک عجیب تضاد نظر آتا ہے۔ عدالت نے اپیل میں اتنا دم پایا کہ اسے غور وخوض کے لیے قبول کرلیا، لیکن وہ یہ بھی جانتی ہے کہ مقدمات کے بھاری بیک لاگ کو دیکھتے ہوئے اگر اپیل زیرِ التوا رہنے کے دوران مجرم کو ابتداہی میں رہا کردیا گیا تو آخر کار قصوروار ثابت ہونے پر شاید اسے انصاف کے کٹہرے میں لانا ممکن نہ ہو۔ اسی لیے عدالتوں نے سزا دینے کا ایک غیر رسمی اور صوابدیدی طریقہ اختیار کرلیا ہے۔ یہ ایسے عدالتی نظام کا ایک سمجھوتہ ہے جو مقدمات کے فوری فیصلے کی ضمانت نہیں دے سکتا۔ یہاں انتظار کو ہی سزا بنادیا جاتا ہے۔ عدالت کی جانب سے رہا کیے جانے سے پہلے جیل میں کتنا وقت گزارنا کافی سمجھا جائے اور کن زمروں کے جرائم میں یہ اصول نافذ ہو، اس کا فیصلہ مختلف جج اپنے اپنے صوابدیدی اختیار سے کرتے ہیں۔ بلقیس بانو کے معاملے میں قصوروار قرار دیے گئے حملہ آوروں نے 17 سال کی سزا کاٹی تھی اور عام طور پر اسے رہائی کے لیے کافی وقت سمجھا جاسکتا ہے۔ خواہ اس بات کا پورا امکان برقرار رہے کہ رہا کیے گئے مجرموں کی زندگی میں ان کی اپیل پر فیصلہ ہی نہ ہوپائے۔ لیکن کیا عدالت نے اس معاملے میں 'سزا کی کافی مدت' کا تعین کرتے وقت جرم کی سنگین نوعیت کو بھی پیش نظر رکھا؟ عدالتیں بعض معاملات میں جیل میں گزارے گئے برسوں کے مقابلے میں جرم کی نوعیت کو ضرور ترجیح دیتی ہیں۔ مثال کے طور پر، خصوصی دہشت گردی قوانین کے تحت عمر قید کی سزا کاٹ رہے ایسے کئی افراد ہیں۔ ان میں سے بعض کو انتہائی معمولی کردار ادا کرنے پر قصوروار ٹھہرایا گیا تھا، جیسے وہ نوعمر لڑکا جو ایک ٹرک پر کلینر کا کام کرتا تھا، جس سے غیر قانونی ہتھیار برآمد ہوئے تھے۔ اب وہ ادھیڑ عمر ہو چکا ہے اور جیل میں تقریباً 24 سال کی سزا کاٹ چکا ہے۔ ایسے لوگ بھی ہیں جنہوں نے جیل میں 20 سے 32 سال گزارے ہیں اور ان کے پاس سپریم کورٹ میں اپنی سزا کے خلاف اپیل کرنے کے وسائل تک نہیں ہیں۔ جب وہ اپنی سزا کاٹ رہے ہوتے ہیں، اس وقت بھی سزا میں تخفیف (ریمیژن) یا پیرول کے لیے ان کی درخواستیں باقاعدگی سے مسترد کردی جاتی ہیں۔ سزا پر نظر ثانی کرنے والے بورڈ تخفیف کی درخواستوں کو میکانکی انداز میں مسترد کردیتے ہیں، لیکن دہشت گردی مخالف قوانین سے متعلق معاملات میں عدالتیں جرم کی نوعیت یا پہلے ہی کاٹی جاچکی سزا کے برسوں کی پروا کیے بغیر مداخلت نہ کرنے کو ہی ترجیح دیتی ہیں۔ عمر خالد اور شرجیل امام 6 سال سے زیادہ عرصہ جیل میں گزار چکے ہیں اور عدالتوں نے استغاثہ کے غیر ثابت شدہ الزامات کو بھی قبول کیا ہے، لیکن ان کی ضمانت کی درخواستیں مسلسل عدالتوں میں ایک سخت دیوار سے ٹکرا کر واپس آرہی ہیں۔ چارج شیٹ میں یو اے پی اے جیسے سخت دہشت گردی مخالف قانون کو شامل کیا جانا عدالتوں کو یہ ممنانا دائرہ اختیار دے دیتا ہے۔ عدالتیں اکثر ریاست اور استغاثہ کو جرم کی سنگینی طے کرنے یا اسی بنیاد پر جیل سے رہائی دینے یا درخواست مسترد کرنے کے لیے خصوصی قوانین کا ممنانا استعمال کرنے کی پوری چھوٹ دے دیتی ہیں۔ بلقیس کے معاملے کو ایک الگ تھلگ مجرمانہ واقعہ کے طور پر پیش کیا گیا ہے، جو اپنی انتہائی سفاکیت کے اعتبار سے غیر معمولی تو ہے ہی، لیکن یہ صرف اتنا ہی نہیں تھا۔ ہتھیاروں سے لیس مردوں سے بھری 2 جیپوں نے بھاگ رہے مسلمانوں کے ایک گروہ کو گھیر لیا، جس میں 5 ماہ کی حاملہ بلقیس بانو، ان کی چچازاد بہن (جس نے 2 دن قبل ہی بچے کو جنم دیا تھا)، چھوٹے بچے اور دیگر بزرگ مرد وخواتین شامل تھے۔ بلقیس اور حال ہی میں ماں بننے والی ان کی بہن کے ساتھ اجتماعی عصمت دری کی گئی۔ نوزائیدہ بچے کو مار ڈالا گیا اور بلقیس کی 3 سالہ بیٹی کا بھی قتل کردیا گیا۔ اس بچی کو ماں کی گود سے زبردستی چھینا گیا اور اس کا سر پتھر پر دے مارا گیا۔ بلقیس کی بہنوں، چچازاد بہنوں اور ان کی ماں کو ان کی آنکھوں کے سامنے قتل کردیا گیا۔ وہ خود بے ہوش ہوگئیں اور شاید انہیں مردہ سمجھ کر چھوڑ دیا گیا۔ یہ لوگ مسلمانوں کے خلاف پرتشدد جنون برپا کیے ہوئے تھے، کیونکہ ان کا ماننا تھا کہ گودھرا میں ہندو یاتریوں کو لے جارہی سابرمتی ایکسپریس ٹرین میں آگ فرقہ وارانہ ارادے سے لگائی گئی تھی۔ 'بدلہ' لینے نکلی بھیڑ نے ہر اس مسلمان کو نشانہ بنایا جو اس کے ہاتھ لگا اور لوٹ مار، عصمت دری اور قتل وغارت گری کا ایسا سلسلہ شروع کیا جو گجرات میں 3 دنوں تک بلا روک ٹوک جاری رہا۔ بلقیس اور ان کے خاندان پر حملہ صرف اس لیے کیا گیا تھا کہ وہ مسلمان تھے۔ بلقیس کے جسم کو فرقہ وارانہ انتقام لینے اور ہندو یاتریوں کی موت کا بدلہ چکانے کے لیے استعمال کیا گیا۔ یہ بھیانک جرم کوئی اکیلا واقعہ نہیں تھا، بلکہ مسلمانوں کو نشانہ بنا کر چلائی گئی ایک منظم نفرت انگیز مہم کا حصہ تھا۔ یہ 2002 کے گجرات فسادات کی ایک بڑی سازش کا حصہ تھا۔ وہ تشدد سیاسی محرکات کے تحت کیا گیا تھا اور اس میں بے خوفی سے کھلی چھوٹ ملنے کا احساس بھی شامل تھا۔ ریاستی انتظامیہ، پولیس اور دیگر افسران اس میں پوری طرح ملوث تھے۔ بلقیس نے عدالت میں بیان دیا ہے کہ حملہ آوروں کے نام بتانے کے باوجود پولیس نے 'نامعلوم افراد' کے خلاف ایف آئی آر درج کی۔ تفتیش کو جان بوجھ کر غلط سمت میں موڑا گیا اور سراغ نہ ملنے کا بہانہ بنا کر معاملہ بند کرنے کی کوشش کی گئی، حتیٰ کہ سپریم کورٹ نے مداخلت کر کے معاملہ سی بی آئی کے حوالے کردیا۔ گواہوں اور خود بلقی

اروناچل پردیش دیہی خوشحالی کے نئے دور کی طرف بڑھ رہا ہے: امت شاہ



ایٹانگر، 22 نومبر (ہ س)۔ مرکزی وزیر داخلہ اور امدادِ باہمی کے وزیر امت شاہ نے کہا ہے کہ اروناچل پردیش دیہی خوشحالی کے ایک نئے دور کی طرف بڑھ رہا ہے۔ امدادِ باہمی کے شعبے کو مضبوط بنانے سے ریاست کے کسانوں، نوجوانوں اور خواتین کے لیے روزگار اور آمدنی کے نئے مواقع پیدا ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ کوآپریٹیو ادارے دیہی معیشت کو مضبوط بنانے اور گاؤں کی سطح پر خود انحصاری بڑھانے میں اہم کردار ادا کر سکتے ہیں۔

امت شاہ اتوار کو ایٹانگر کے دورجی کھانڈو کنونشن ہال میں منعقدہ 'کوآپریٹیو تقریب' سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے اروناچل پردیش کے لیے 'کوآپریٹیو ویژن ڈاکیومنٹ 2047' جاری کیا اور ریاست میں 5610 کروڑ روپے کے مختلف ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کیا۔ ان منصوبوں کو دیہی علاقوں، تعلیم، بجلی، سڑکوں اور سرحدی علاقوں کی ترقی کے لیے اہم قدم قرار دیا جا رہا ہے۔ امت شاہ نے کہا کہ امدادِ باہمی کے اداروں کے ذریعے دیہی علاقوں میں موجود وسائل کا بہتر استعمال کیا جا سکتا ہے۔ اس سے کسانوں کو اپنی فصلوں اور پیداوار کی بہتر قیمت ملے گی، نوجوانوں کو اپنا روزگار شروع کرنے کے مواقع حاصل ہوں گے اور خواتین بھی معاشی سرگرمیوں میں حصہ لے سکیں گی۔ انہوں نے کہا کہ کوآپریٹیو اداروں کے دائرے کو بڑھانے سے گاؤں میں روزگار اور کاروبار کے مواقع پیدا ہوں گے اور ترقی کا فائدہ سماج کے آخری شخص تک پہنچ سکے گا۔ تقریب کے دوران امت شاہ نے ریاست میں 5610 کروڑ روپے کے ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کیا۔ ان میں 'مشن شکشت اروناچل، مرحلہ دوم'، بجلی کے شعبے کی ترقی، دیہی سڑکوں کی بہتری اور سرحدی علاقوں کی ترقی سے متعلق منصوبے شامل ہیں۔ اس کے علاوہ ریاست کے 11 سرحدی اضلاع میں 'وائبرنٹ ویلیج پروگرام' کے تحت 199 منصوبے بھی شروع کیے گئے۔ ان کا مقصد سرحدی گاؤں میں بنیادی سہولتیں بڑھانا اور وہاں رہنے والے لوگوں کے معیارِ زندگی کو بہتر بنانا ہے۔ دیہی سڑکوں اور بجلی کی سہولتوں میں بہتری سے دور دراز علاقوں کو بھی ترقی کے مرکزی دھارے سے جوڑنے میں مدد ملے گی۔ 'مشن شکشت اروناچل، مرحلہ دوم' کے ذریعے ریاست میں تعلیمی نظام کو مضبوط بنانے کی کوشش کی جائے گی۔ وہیں بجلی سے متعلق منصوبوں کے ذریعے توانائی کی سہولتوں کو بڑھانے اور دیہی علاقوں کے بنیادی ڈھانچے کو بہتر بنانے کی امید ہے۔ تقریب میں امت شاہ نے بہتر کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی چار کوآپریٹیو کمیٹیوں کو ایوارڈ دے کر اعزاز سے نوازا۔ ان میں نامسائی ڈیری کوآپریٹیو سوسائٹی، لوئر سوبنسری فش فارمرز کوآپریٹیو سوسائٹی، کیملی لیمپس ہینڈلوم، ٹیکسٹائل اینڈ ویورس کوآپریٹیو سوسائٹی اور توانگ کی زانگ لیمپس شامل ہیں۔ یہ کمیٹیاں دودھ کی پیداوار، مچھلی پروری، ہتھ کرگھا اور کپڑا سازی کے شعبوں میں کام کرتی ہیں۔ ان کے ذریعے مقامی لوگوں کو روزگار فراہم کرنے اور دیہی کاروبار کو فروغ دینے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اروناچل پردیش میں دودھ اور مچھلی کی پیداوار سے وابستہ کوآپریٹو ادارے کسانوں اور چھوٹے کاروباریوں کے لیے اہم ہیں۔ اسی طرح ہتھ کرگھا اور بنکروں کی کمیٹیاں مقامی فن، روایتی ہنر اور دستکاری کو بازار تک پہنچانے میں مدد کرتی ہیں۔ ان کوششوں سے دیہی لوگوں کی آمدنی بڑھانے اور مقامی مصنوعات کو نئی پہچان دلانے کے امکانات پیدا ہوں گے۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ گزشتہ جمعہ کو اروناچل پردیش کے دارالحکومت ایٹانگر پہنچے تھے۔ ان کا یہ دورہ تین روزہ تھا۔ 21 نومبر کو انہوں نے ریاست میں جاری ترقیاتی منصوبوں اور سکیورٹی سے متعلق معاملات کا جائزہ لیا تھا۔ اس کے بعد اتوار کو کوآپریٹیو تقریب میں شرکت کر کے ترقیاتی منصوبوں کا آغاز کیا اور امدادِ باہمی کے شعبے کے مستقبل کا منصوبہ پیش کیا۔ اس موقع پر اروناچل پردیش کے وزیر اعلیٰ پیما کھانڈو، مرکزی وزیر کرن رجیجو، نائب وزیر اعلیٰ چونامین، رکن پارلیمنٹ تاپیر گاؤ، تائی تاگاک سمیت ریاستی کابینہ کے ارکان، اراکین اسمبلی، اعلیٰ سرکاری افسران اور دیگر اہم شخصیات موجود تھیں۔ امت شاہ کے اس دورے کو اروناچل پردیش کی ترقی، دیہی معیشت کو مضبوط بنانے اور سرحدی علاقوں کو بہتر سہولتیں فراہم کرنے کے لحاظ سے اہم قرار دیا جا رہا ہے۔ 'کوآپریٹیو ویژن ڈاکیومنٹ 2047' کے ذریعے ریاست میں امدادِ باہمی کے اداروں کو مستقبل کی ضرورتوں کے مطابق ترقی دینے اور کسانوں، خواتین اور نوجوانوں کی شراکت بڑھانے کا ہدف مقرر کیا گیا ہے۔

جیت ہو یا ہار، بی جے پی دونوں کا یکساں جائزہ لیتی ہے: گجیند رسنگھ شیخاوت



جے پور، 22 نومبر (ہ س)۔ مرکزی وزیر ثقافت و سیاحت گجیند رسنگھ شیخاوت نے کہا ہے کہ راجستھان میں ڈبل انجن حکومت ہونے کے باوجود پنچایتی انتخابات میں بی جے پی کو امید کے مطابق کامیابی نہیں ملی۔ یہ پارٹی کے لیے اپنی کارکردگی کا جائزہ لینے کا موقع ہے۔ پارٹی اس بات پر غور کرے گی کہ حکومت کی اسکیموں اور ترقیاتی کاموں کا فائدہ عوام تک پہنچانے اور حکومت کی کارکردگی لوگوں کے سامنے رکھنے میں کہاں کمی رہ گئی۔ جائزے کے بعد ضروری اصلاحات بھی کی جائیں گی۔ اتوار کو جے پور میں بی جے پی کے ریاستی دفتر میں میڈیا سے بات کرتے ہوئے شیخاوت نے کہا کہ بی جے پی ایسی پارٹی ہے جو جیت اور ہار دونوں صورتوں میں یکساں سنجیدگی اور احترام کے ساتھ انتخابی نتائج کا جائزہ لیتی ہے۔ یہ جائزہ گاؤں اور زمینی سطح سے لے کر ضلع اور انتخابی حلقوں تک کیا جائے گا۔ اس کے بعد جے پور میں بھی اس پر تفصیلی غور ہوگا۔ مرکزی وزیر نے کہا کہ بی جے پی کے کارکن اور رہنما انتخابی نتائج سے مایوس ہونے والے نہیں ہیں۔

سماجوادی پارٹی کی حکومت بنی تو یش بھارتی اعزاز دوبارہ شروع ہوگا، انعامی رقم ایک لاکھ روپے ہوگی: اکھلیش یادو



لکھنؤ، 22 نومبر (ہ س)۔ سماجوادی پارٹی کے قومی صدر اور اتر پردیش کے سابق وزیر اعلیٰ اکھلیش یادو نے اعلان کیا ہے کہ 2027 میں ریاست میں سماجوادی پارٹی کی حکومت بننے پر 'یش بھارتی اعزاز' دوبارہ شروع کیا جائے گا۔ اس اعزاز کے تحت دی جانے والی انعامی رقم بھی 50 ہزار سے بڑھا کر ایک لاکھ روپے کر دی جائے گی۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے ڈاکٹروں کے لیے 'ایک بانڈ، ایک تنخواہ' کا نظام نافذ کرنے کا بھی وعدہ کیا۔ اکھلیش یادو اتوار کو سماجوادی پارٹی کے بانی اور سابق وزیر اعلیٰ ملائم سنگھ یادو کی سالگرہ کے موقع پر پارٹی دفتر میں منعقدہ تقریب کے بعد صحافیوں سے بات کر رہے تھے۔

انہوں نے کہا کہ ان کی حکومت کے دوران یش بھارتی اعزاز کے تحت 50 ہزار روپے دیے جاتے تھے۔ دوبارہ اقتدار میں آنے پر اس رقم کو بڑھا کر ایک لاکھ روپے کر دیا جائے گا۔ سماجوادی پارٹی آج ایک بار پھر اپنے ان وعدوں کو دہرا رہی ہے۔

اکھلیش یادو نے کہا کہ جس طرح مرکزی حکومت 'ایک ملک، ایک انتخاب' کی بات کرتی ہے، اسی طرح سماجوادی پارٹی ڈاکٹروں کے لیے 'ایک بانڈ، ایک تنخواہ' کا نظام نافذ کرے گی۔ انہوں نے میڈیکل کے طلبہ کو یقین دلایا کہ 2027 میں حکومت بننے پر اس نظام کو نافذ کرنے کے لیے ضروری اقدامات کیے جائیں گے۔

اکھلیش نے کہا کہ صلاحیتوں کو پہچاننا اور ان کی حوصلہ افزائی کرنا نیتا جی ملائم سنگھ یادو کی خاص خوبی تھی۔ وہ کسی بھی شعبے میں اچھا کام کرنے والے لوگوں کو اعزاز دینے میں ہمیشہ آگے رہتے تھے۔

اکھلیش یادو نے بتایا کہ ملائم سنگھ یادو کی سالگرہ کے موقع پر ضرورت مند طلبہ میں لیپ ٹاپ تقسیم کیے جا رہے ہیں۔ نیتا جی ہمیشہ بچوں کی تعلیم اور ان کی حوصلہ افزائی پر زور دیتے تھے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ پارٹی اب ناراض لوگوں کو منانے کی کوشش کر رہی ہے۔

اس موقع پر سماجوادی پارٹی کے قومی جنرل سکریٹری شیو پال سنگھ یادو نے کہا کہ نیتا جی کی سالگرہ پر مختلف اسکولوں کے ضرورت مند بچوں کو لیپ ٹاپ دیے گئے ہیں۔ انہوں نے تعلیم، صحت اور سڑکوں کے شعبے میں نمایاں کام کیا تھا۔ بچوں کی تعلیم ان کے لیے خاص اہمیت رکھتی تھی۔ وہ ہمیشہ کہتے تھے کہ غریب اور بے سہارا لوگوں کو کبھی نہیں بھولنا چاہیے۔ شیو پال یادو نے کہا کہ ملائم سنگھ یادو کے نہ رہنے سے آج بھی ان کی کمی محسوس ہوتی ہے۔ اگر وہ ہمارے درمیان ہوتے تو تنظیم مزید مضبوط ہوتی۔ انہوں نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ نیتا جی کے خوابوں کو پورا کرنے کا عزم کریں۔ 2027 میں اتر پردیش میں سماجوادی پارٹی کی حکومت بنانا ہی انہیں سچی خراجِ عقیدت ہوگی۔ تقریب میں اکھلیش یادو کے ساتھ ان کی اہلیہ اور رکن پارلیمنٹ ڈمپل یادو، بیٹی ادیتی یادو اور پارٹی کے دیگر رہنما بھی موجود تھے۔

آگرہ میں آکاش آنند کا خطاب، کہا: مخالفین کے سام، دام، ڈنڈ، بھید کے جال میں نہیں پھنسنا ہے

آگرہ، 22 نومبر (ہ س)۔ بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کے قومی کوآرڈینیٹر آکاش آنند نے اتوار کو ضلع کے اعتماد پور میں واقع ماڈل اسکول گراؤنڈ میں ایک عوامی جلسے سے خطاب کیا۔ انہوں نے پارٹی کی پالیسیوں، اصولوں، نظریات اور آئندہ کی حکمت عملی پر روشنی ڈالتے ہوئے انتخابی مہم کا باضابطہ آغاز کیا۔ اس دوران آکاش آنند نے بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی)، سماجوادی پارٹی (ایس پی) اور کانگریس کو تنقید کا نشانہ بنایا۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں مخالفین کی سام، دام، ڈنڈ، بھید کی سیاست کے جال میں نہیں پھنسنا ہے۔

اپنے خطاب میں آکاش آنند نے کہا کہ بی جے پی حکومت میں پٹرول سمیت دیگر اشیا کی قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے۔ حکومت بننے سے پہلے مہنگائی کم کرنے کا وعدہ کیا گیا تھا، لیکن ایسا نہیں ہوا۔ انہوں نے کہا کہ عوام مہنگائی کی مار جھیل رہے ہیں اور اس کی ذمہ دار بی جے پی حکومت ہے۔

آکاش آنند نے کہا کہ سماجوادی پارٹی اور کانگریس کے رہنما آئین کی کتاب لے کر گھومتے ہیں، لیکن انہوں نے آئین کا حوالہ دے کر صرف لوگوں کے ووٹ حاصل کیے۔ بی ڈی اے کا نعرہ دے کر ووٹ تو لیے، لیکن کیا کچھ نہیں۔ راہل گاندھی ہر جگہ بابا صاحب امبیڈکر کا نام لیتے ہیں، لیکن کانگریس نے انہیں بھارت رتن نہیں دیا۔ انہوں نے الزام لگایا کہ کانگریس نے اقلیتوں کے ووٹ بھی صرف اپنے سیاسی مفاد کے لیے حاصل کیے۔ آکاش آنند نے کہا کہ ہمیں مخالفین کی سام، دام، ڈنڈ، بھید کی چالوں میں نہیں الجھنا ہے۔

آکاش آنند نے جلسے میں سوال اٹھایا کہ کیا گزشتہ دس برسوں میں ریاست میں نئے اسکول کھولے گئے؟ انہوں نے دعویٰ کیا کہ نئے اسکول کھولنے کے بجائے 25 ہزار سے زیادہ اسکول بند کر دیے گئے ہیں۔ حکومت کہتی ہے کہ اسکول بند نہیں کیے گئے، بلکہ انہیں دوسرے اسکولوں میں ضم کیا گیا ہے۔ لیکن اس گاؤں کی بچی سے پوچھ کر دیکھیے، جس کا اسکول اب تین کلومیٹر دور ہو گیا ہے۔ اس کے لیے اسکول کا ضم ہونا اور بند ہونا ایک ہی بات ہے۔

انہوں نے کہا کہ اسکول بند کرنے کی وجہ پوچھنے پر حکومت اساتذہ کی کمی کا حوالہ دیتی ہے، جبکہ ریاست میں ایک لاکھ 40 ہزار سے زیادہ اساتذہ کی آسامیاں خالی پڑی ہیں۔ آکاش آنند نے سوال کیا کہ یہ کیسا نظام ہے کہ حکومت نے بھرتیاں نہیں کیں، اساتذہ دستیاب نہیں ہوئے اور پھر اساتذہ کی کمی کا حوالہ دے کر اسکول ہی بند کر دیے گئے۔ یہ تو ایسی بات ہوئی کہ گھر میں کھانا اس لیے نہیں بنا کہ چولہا نہیں جلایا گیا، اور چولہا اس لیے نہیں جلایا گیا کہ کھانا بنانا ہی نہیں تھا۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ پڑھا لکھا نوجوان سوال کرتا ہے اور اپنے ریزرویشن کا حساب مانگتا ہے۔ تھانے میں ایف آئی آر درج کرانے جاؤ تو پولیس کے پاس قلم نہیں ملتا، لیکن کیمرہ ہمیشہ تیار رہتا ہے۔ ملزم پکڑا جاتا ہے تو اسے کیمرے کے سامنے لنگڑاتے ہوئے چلتے دکھایا جاتا ہے۔ انہوں نے طنز کرتے ہوئے کہا کہ یہ حکومت چلا رہے ہیں یا کسی سیریل کی شوٹنگ کر رہے ہیں؟ آکاش آنند نے دعویٰ کیا کہ قتل کے معاملات میں اتر پردیش ملک میں پہلے نمبر پر ہے اور خواتین کے خلاف جرائم میں بھی ریاست سرفہرست ہے۔ ہر سال تین ہزار سے زیادہ قتل ہوتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے اشتہارات میں کبھی جھوٹ نہیں بولا، بس یہ بتانا بھول گئی کہ اتر پردیش کس معاملے میں پہلے نمبر پر ہے۔ ان اعداد و شمار کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے، کیونکہ ہر اعداد و شمار کے پیچھے کسی کی بہن، بیٹی، ماں، شوہر یا دوست کی کہانی چھپی ہوتی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ حکومت کے پاس اپنی جھوٹی تعریف کے تشہیری مہم پر خرچ کرنے کے لیے سات ہزار کروڑ روپے ہیں، لیکن ریاست میں خالی پڑی 13 لاکھ سے زیادہ سرکاری آسامیوں کو پر کرنے کے لیے رقم نہیں ہے۔ گزشتہ دس برسوں میں دس سے زیادہ بھرتی امتحانات کے پرچے لیک ہوئے ہیں۔ نوجوان پورا سال پڑھائی کرتے ہیں اور امتحان کے لیے فارم بھرتے ہیں، لیکن امتحانی مرکز تک پہنچنے سے پہلے ہی پرچہ بازار میں پہنچ جاتا ہے۔ آکاش آنند نے کارکنوں سے اپیل کی کہ وہ 6 دسمبر کو لکھنو ضرور پہنچیں۔ پروگرام کے دوران انہوں نے اسمبلی حلقہ نمبر 86، اعتماد پور سے سرویش بگھیل کو پارٹی کا امیدوار بھی قرار دیا۔ سرویش بگھیل 2019 میں بی ایس پی میں شامل ہوئے تھے اور اس وقت پارٹی کارکن کی حیثیت سے سرگرم ہیں۔

کانگریس کا راجستھان میں فلم رامائن کو ٹیکس فری کرنے کا مطالبہ



جے پور، 22 نومبر (ہ س)۔ راجستھان کے سابق وزیر اور کانگریس رہنما پرتاپ سنگھ کھاچریواس نے وزیر اعظم نریندر مودی سے رامائن فلم کو پورے ملک میں اور وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما سے راجستھان میں ٹیکس فری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بھگوان شری رام ملک کے لوگوں کے لیے احترام، عقیدت اور اچھے سنسکار کی علامت ہیں۔ رامائن جیسے عظیم موضوع پر بنائی گئی فلم ہر شہری تک پہنچنی چاہیے۔ اس کے لیے حکومت کو فلم ٹیکس فری کرنے کے ساتھ اسکول کے بچوں کو مفت دکھانے کا انتظام بھی کرنا چاہیے، تاکہ نئی نسل بھگوان شری رام کی زندگی، ان کے اصولوں، قربانی اور اچھے اخلاق سے سبق حاصل کر سکے۔ کھاچریواس نے الزام لگایا کہ بی جے پی انتخابات اور ووٹ کی سیاست کے دوران بھگوان شری رام کا نام لے کر عوام کے جذبات سے جڑنے کی کوشش کرتی ہے، لیکن جب ان کے اصولوں کو لوگوں تک پہنچانے کا موقع آتا ہے تو پیچھے ہٹ جاتی ہے۔ انہوں نے سوال کیا کہ اگر وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما کنگنا رناوت کی فلم کو ٹیکس فری کر سکتے ہیں اور لڑائی جھگڑے والی فلموں کو بھی ٹیکس سے چھوٹ دے سکتے ہیں، تو رامائن جیسی فلم کو ٹیکس فری کیوں نہیں کیا جا رہا؟ یہ بی جے پی کی دوہری سیاست اور دوہرے کردار کو ظاہر کرتا ہے۔ کھاچریواس نے کہا کہ رامائن صرف ایک فلم نہیں، بلکہ ہندوستانی ثقافت، اچھے اخلاق، قربانی، سچائی اور اصولوں کی علامت ہے۔ بھگوان شری رام کروڑوں لوگوں کی عقیدت کا مرکز ہیں اور ان کی زندگی کے سبق ہر گھر، خاندان اور بچے تک پہنچنے چاہئیں۔ انہوں نے وزیر اعظم مودی سے پورے ملک میں رامائن فلم کو ٹیکس فری کرنے اور وزیر اعلیٰ بھجن لال شرما سے راجستھان میں فوری طور پر اسے ٹیکس سے چھوٹ دینے کا مطالبہ کیا۔

بی جے پی رہنما پرلے پال کی فیس بک پوسٹ سے پارٹی میں ہلچل



مدنی پور، 22 نومبر (ہ س)۔ مغربی بنگال بی جے پی میں رہنماؤں کے بیانات کو لے کر جاری تنازعہ کے درمیان تملوک تنظیمی ضلع کے نائب صدر پرلے پال کی ایک اور فیس بک پوسٹ موضوعِ بحث بن گئی ہے۔ ان کی پوسٹ کے باعث پارٹی کے اندر ایک بار پھر سیاسی ہلچل تیز ہو گئی ہے۔ تاہم، پرلے پال نے واضح کیا ہے کہ ان کی پوسٹ کے پیچھے کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے۔

ہفتہ کے روز پرلے پال نے فیس بک پر کسی کا نام لیے بغیر لکھا، ''مخالفت کرنے سے ڈرتے ہو؟ میں تو نہیں ڈرتا۔ کیونکہ زیادہ سے زیادہ نقصان ہوگا تو موت ہوگی، جس سے میں نہیں ڈرتا۔'' ان کے اس تبصرے کو بی جے پی کی اعلیٰ قیادت کی حالیہ تنبیہات سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔ دراصل، حال ہی میں بی جے پی کے ریاستی صدر شمک بھٹاچاریہ نے پارٹی رہنماؤں کے عوامی بیانات کے حوالے سے رہنما خطوط جاری کیے تھے۔ اس کے اگلے ہی دن پرلے پال نے فیس بک پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ بی جے پی رہنماؤں کے بیانات کو لے کر جاری تنازعہ کے درمیان تملوک تنظیمی ضلع کے نائب صدر پرلے پال کی ایک اور فیس بک پوسٹ موضوعِ بحث بن گئی ہے۔ ان کی پوسٹ کے باعث پارٹی کے اندر ایک بار پھر سیاسی ہلچل تیز ہو گئی ہے۔ تاہم، پرلے پال نے واضح کیا ہے کہ ان کی پوسٹ کے پیچھے کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے۔

ہفتہ کے روز پرلے پال نے فیس بک پر کسی کا نام لیے بغیر لکھا، ''مخالفت کرنے سے ڈرتے ہو؟ میں تو نہیں ڈرتا۔ کیونکہ زیادہ سے زیادہ نقصان ہوگا تو موت ہوگی، جس سے میں نہیں ڈرتا۔'' ان کے اس تبصرے کو بی جے پی کی اعلیٰ قیادت کی حالیہ تنبیہات سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔ دراصل، حال ہی میں بی جے پی کے ریاستی صدر شمک بھٹاچاریہ نے پارٹی رہنماؤں کے عوامی بیانات کے حوالے سے رہنما خطوط جاری کیے تھے۔ اس کے اگلے ہی دن پرلے پال نے فیس بک پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا کہ بی جے پی رہنماؤں کے بیانات کو لے کر جاری تنازعہ کے درمیان تملوک تنظیمی ضلع کے نائب صدر پرلے پال کی ایک اور فیس بک پوسٹ موضوعِ بحث بن گئی ہے۔ ان کی پوسٹ کے باعث پارٹی کے اندر ایک بار پھر سیاسی ہلچل تیز ہو گئی ہے۔ تاہم، پرلے پال نے واضح کیا ہے کہ ان کی پوسٹ کے پیچھے کوئی سیاسی مقصد نہیں ہے۔

ہفتہ کے روز پرلے پال نے فیس بک پر کسی کا نام لیے بغیر لکھا، ''مخالفت کرنے سے ڈرتے ہو؟ میں تو نہیں ڈرتا۔ کیونکہ زیادہ سے زیادہ نقصان ہوگا تو موت ہوگی، جس سے میں نہیں ڈرتا۔'' ان کے اس تبصرے کو بی جے پی کی اعلیٰ قیادت کی حالیہ تنبیہات سے جوڑ کر دیکھا جا رہا ہے۔ دراصل، حال ہی میں بی جے پی کے ریاستی صدر شمک بھٹاچاریہ نے پارٹی رہنماؤں کے عوامی بیانات کے حوالے سے رہنما خطوط جاری کیے تھے۔ اس کے اگلے ہی دن پرلے پال نے فیس بک پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا

کر بولنا سکھایا ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ ان کی فیس بک پوسٹ کے پیچھے کوئی سیاسی وجہ نہیں ہے اور وہ معمول کے مطابق اپنے جذبات کا اظہار کرتے ہیں۔ قابل ذکر ہے کہ سال 2021 کے اسمبلی انتخابات سے قبل پرلے پال اور اس وقت کی وزیر اعلیٰ ممتا بنرجی کے درمیان مبینہ گفتگو کا ایک آڈیو سوشل میڈیا پر وائرل ہوا تھا۔ اس وقت ندی گرام سے بی جے پی کے امیدوار شوبھیندو ادھیکاری تھے۔ وائرل آڈیو کی صداقت کی آزادانہ طور پر تصدیق نہیں ہو سکی تھی۔ تاہم، اس واقعے کے بعد پرلے پال مشرقی مدنی پور کی سیاست میں موضوعِ بحث بن گئے تھے۔ ہفتہ کی دیر شام اس پورے معاملے پر بی جے پی کے ریاستی چیف ترجمان دیوجیت سرکار نے کہا کہ پارٹی کی اعلیٰ قیادت اس معاملے کو دیکھ رہی ہے۔ وہیں، تملوک تنظیمی ضلع کے بی جے پی جنرل سکریٹری میگھناد پال نے کہا کہ پرلے پال فیس بک پر اس طرح کی باتیں کیوں لکھ رہے ہیں، یہ کہنا مشکل ہے۔

تھا کہ پارٹی کے اندر ہی خصوصی گہری نظر ثانی (ایس آئی آر) کی ضرورت ہے۔ انہوں نے ریاستی صدر سے مخاطب ہوتے ہوئے یہ بھی کہا تھا کہ افسوس کی بات ہے کہ ان کی بات کوئی نہیں سن رہا ہے۔ اپنی پوسٹ کے بارے میں انہوں نے کہا تھا کہ وہ 60 سال کی عمر لے کر آئے ہیں، 600 سال کی نہیں۔ اس لیے جب تک زندہ رہیں گے، سر اٹھا کر رہیں گے اور اپنی بات کہتے رہیں گے۔ وریندر شاسمل کی سرزمین مدنی پور نے انہیں سر اٹھا

کوٹا میں سڑک حادثے میں مہاراشٹر سے تعلق رکھنے والے ایک خاندان کے نو افراد ہلاک



کوٹا (راجستھان)، 22 نومبر (ہ س) رات تقریباً ایک بجے کوٹا-ادے پور قومی شاہراہ پر شمبھو پورہ گاؤں کے قریب ایک سڑک حادثے میں مہاراشٹر سے تعلق رکھنے والے ایک خاندان کے نو افراد اپنی جان سے ہاتھ دھو بیٹھے۔ حادثے میں متعدد افراد زخمی بھی ہوئے ہیں۔ یہ واقعہ نٹنا پولیس اسٹیشن کے علاقے میں پیش آیا۔ اطلاع ملتے ہی پولیس اور سیکیورٹی فورسز موقع پر پہنچ گئیں۔ سٹی ایس پی تیجسوی گوتم نے ریسکیو آپریشن کی نگرانی کی۔ پولیس کے مطابق لینڈ کروزر مہاراشٹر کے دھولے ضلع سے ایک ہی خاندان کے 16 افراد کو لے جا رہا تھا۔ یہ خاندان منگل کو مذہبی مقامات پر جانے کے لیے مہاراشٹر سے روانہ ہوا۔ عقیدت مندوں نے پہلے مدھیہ پردیش کے اومکاریشور اور پھر راجستھان کے پشکر اور کھاٹو شیام جی میں پوجا کی۔ ہفتہ کی رات تمام لوگ اپنے گھروں کو لوٹ رہے تھے۔ حادثے میں آٹھ افراد موقع پر ہی دم توڑ گئے۔ شدید زخمی مادھوی کو فوری طور پر اسپتال لے جایا گیا لیکن وہ بھی علاج کے دوران دم توڑ گئی۔ نیو میڈیکل کالج کے سپرنٹنڈنٹ ڈاکٹر آشوتوش شرما کے مطابق زخمیوں کو اسپتال لایا گیا ہے۔ شدید زخمی منیشا کو وینٹی لیٹر پر رکھا گیا ہے۔ ہلاک ہونے والوں کی شناخت اوشا بائی، سشیلا (55)، کیلاش (45)، سانوی، سجن، انیتا، بابو لال (60)، جھانوی (13) اور مادھوی کے طور پر ہوئی ہے۔ ایک ہی خاندان کے نو افراد کی موت سے خاندان میں ہنگامہ برپا ہو گیا۔ زخمیوں میں جگدیش (10)، میوری پوار (20)، منیشا پوار (45)، شرد پوار (46)، گنیش پوار (30)، سری جیٹ (3) اور ٹرک ڈرائیور ہارون (43) شامل ہیں۔

نکسل انتہا پسندی کی شدت میں کمی آئی، لیکن نروٹی خاندان کے دلوں سے خوف ختم نہیں ہوا

اہیری (گڑچرولی)، 22 نومبر (ہ س)۔ نکسل انتہا پسندی کا اثر بھلے ہی کم ہوتا دکھائی دے رہا ہو، لیکن اس کے تشدد کے زخم آج بھی تازہ ہیں۔ اپنی 25 ایکڑ زرعی زمین اور مکان ہونے کے باوجود سائی ناتھ نروٹی کا خاندان اپنے آبائی گاؤں مردہور واپس جانے کی ہمت نہیں کر پا رہا ہے۔ تین سال قبل نکسل انتہا پسندوں نے سائی ناتھ کو قتل کر دیا تھا، جس کے بعد سے اس کا خاندان خوف کے سائے میں زندگی گزار رہا ہے۔ گڑچرولی ضلع کی بھامرگڑھ تحصیل کے مردہور گاؤں کا رہنے والا سائی ناتھ گڑچرولی شہر میں بی اے کے آخری سال کی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔ وہ مسابقتی امتحانات کی تیاری کے ساتھ پولیس بھرتی میں بھی شامل ہوا تھا۔ اس کا خواب تعلیم اور روزگار کے ذریعے ترقی کے مرکزی دھارے سے جڑنا تھا۔ ہولی کے موقع پر وہ اپنے گاؤں آیا تھا۔ 9 مارچ 2023 کی رات نکسل انتہا پسند اسے گھر سے اٹھا کر لے گئے اور گولی مار کر قتل کر دیا۔ پولیس نے 14 مارچ کو قتل کے اہم ملزم پرکاش عرف دیویدا س عرف آڈوے مورے گاوڑے کو گرفتار کیا، جبکہ ایک اور ملزم بٹلو مڈاوی مئی 2023 میں پولیس انکاؤنٹر میں مارا گیا۔ حکومت نے متاثرہ خاندان کو 8 لاکھ روپے کی مالی امداد دی، لیکن اس سے ان کا بیٹا واپس نہیں آ سکتا تھا۔ قتل کے بعد خوف کے باعث والدین اور بہن بھائیوں کو اپنا آبائی گاؤں چھوڑنا پڑا۔ آج نروٹی خاندان اہیری میں پولیس کی حفاظت میں رہ رہا ہے۔ مردہور میں ان کا اپنا مکان اور 25 ایکڑ زرعی زمین ہے، لیکن خوف کے باعث وہ وہاں واپس نہیں جا پا رہے ہیں۔ مالی امداد کی رقم بھی بنیادی ضروریات پوری کرنے میں خرچ ہو چکی ہے۔ خاندان کے دیگر بچوں کو روزی روٹی کے لیے دوسروں کے کھیتوں میں مزدوری کرنی پڑ رہی ہے۔ سائی ناتھ کے والد کا کہنا ہے کہ حکومت نکسل انتہا پسندی کے خاتمے کا دعویٰ کرتی ہے، لیکن متاثرین کے دلوں سے خوف ختم نہیں ہوا۔ گھر اور زمین ہونے کے باوجود وہ بے گھر افراد کی طرح زندگی گزارنے پر مجبور ہیں۔ مرکزی وزیر داخلہ امت شاہ اور مہاراشٹر کے وزیر اعلیٰ دیویندر فڈنویس کی قیادت میں نکسل انتہا پسندی کے خلاف کارروائیاں جاری ہیں اور اس کے اثرات بھی کم ہوئے ہیں۔ تاہم، متاثرہ خاندانوں کی محفوظ بازآبادکاری، بچوں کی تعلیم، روزگار اور اپنی جائیدادوں تک واپسی یقینی بنانا بھی ضروری ہے۔

سائی ناتھ نے پولیس میں بھرتی ہو کر سماج کے مرکزی دھارے سے جڑنے کا خواب دیکھا تھا، لیکن اسی کوشش میں اسے جان گنوانی پڑی۔ آج اس کا خاندان اپنے ہی گھر واپس جانے کا منتظر ہے۔ اصل کامیابی اس وقت ہوگی جب ایسے متاثرہ خاندان دوبارہ محفوظ اور باوقار زندگی گزار سکیں گے۔

صدر جمہوریہ نے راجستھان میں سڑک حادثے پر افسوس کا اظہار کیا



نئی دہلی، 22 نومبر (ہ س)۔ صدر جمہوریہ دروپدی مرمو نے راجستھان کے کوٹا-ادے پور قومی شاہراہ پر شمبھو پورہ گاؤں کے قریب ہفتہ اور اتوار کی درمیانی شب ایک بجے پیش آئے سڑک حادثے پر گہرے رنج و غم کا اظہار کیا۔ صدر جمہوریہ نے ایکس پر لکھا، ''کوٹا میں پیش آئے سڑک حادثے میں لوگوں کی موت کی خبر انتہائی افسوس ناک ہے۔ میں مہلوکین کے اہل خانہ سے گہری تعزیت کا اظہار کرتی ہوں اور زخمیوں کی جلد صحت یابی کی تمنا کرتی ہوں۔'' قابل ذکر ہے کہ اس حادثے میں مہاراشٹر کے ایک ہی خاندان کے 9 افراد کی جان چلی گئی، جب کہ کئی دیگر زخمی ہو گئے۔ پولیس نے بتایا کہ کروزر گاڑی میں مہاراشٹر کے ضلع دھولے کے ایک ہی خاندان کے 16 افراد سفر کر رہے تھے۔ خاندان مذہبی مقامات کے درشن کے لیے منگل کو مہاراشٹر سے روانہ ہوا تھا۔

علامہ شبلی نعمانیؒ کا تصورِ تعلیم اور نسل نو کی فکری تشکیل



ڈاکٹر فیض الرحمن اقدس

آج کے اساتذہ اور تعلیمی پالیسی سازوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ علامہ شبلی کے تعلیمی فلسفے کو سمجھیں اور اس کو اپنے تعلیمی نظام کا حصہ بنائیں تاکہ ہماری نئی نسل روایتی جمود اور جدید فکری گمراہی دونوں سے محفوظ رہ سکے۔ علامہ شبلی کے تعلیمی نظام میں توازن، اعتدال، وسعتِ ظرف اور تنقیدی بصیرت کو جو مقام حاصل تھا، وہی کسی بھی ترقی یافتہ اور باوقار قوم کی اساس ہوتا ہے

تعلیم محض معلومات کی منتقلی یا اسناد کے حصول کا نام نہیں، بلکہ یہ فکری بیداری، اخلاقی استحکام اور سماجی ذمہ داری ہے۔ انیسویں صدی کے آخر میں برصغیر پاک و ہند کے مسلم معاشرے پر سیاسی انتشار، تعلیمی پسماندگی اور فکری جمود کے تاریک بادل چھائے ہوئے تھے، ایسے میں علامہ شبلی نعمانی (1857ء-1914ء) نے ایک بصیرت افروز تعلیمی مفکر کی حیثیت سے روایتی اسلامی علوم کی گہرائی اور جدید علوم کی ضرورتوں کو یکجا کرتے ہوئے ایک متوازن راستہ تلاش کیا۔ ان کا تعلیمی فلسفہ آج بھی، خاص طور پر مصنوعی ذہانت اور معلوماتی دھماکے کے دور میں پروان چڑھنے والی نئی نسل کی فکری تشکیل کے لیے، حیران کن طور پر تازہ اور رہنما ہے۔ علامہ شبلی نے تعلیم کے میدان میں سب سے بنیادی کردار فکری آزادی اور تنقیدی شعور کی بیداری کو قرار دیا۔

انہوں نے روایتی مدارس میں رائج محض حفظ اور تقلید کے اس طرزِ تعلیم پر سخت تنقید کی، اور زور دیا کہ تعلیم کا بنیادی مقصد طلبہ کو غیر فعال معلومات کے وصول کنندہ سے بااختیار سوچنے والے میں تبدیل کرنا ہے۔ ان کا ماننا تھا کہ طلبہ کو نظریات کا جائزہ لینے، دلائل کا تجزیہ کرنے اور عقل و شہادت کی بنیاد پر نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنی چاہیے۔ یہ تنقیدی روح ان کی اپنی علمی زندگی میں بخوبی جھلکتی ہے، چاہے وہ الفاروق میں اسلامی تاریخ کی گہرائی سے تحقیق ہو یا شعر العجم میں ادبی تنقید، انہوں نے ہمیشہ حقائق کی تصدیق اور دلیل کی قوت کو معیار بنایا۔ موجودہ دور میں جہاں نوجوانوں کو معلومات کی بھرمار کا سامنا ہے لیکن معلومات کی صداقت جانچنے کی صلاحیت کی کمی ہے، علامہ شبلی کا یہ تحقیقی جذبہ نئی نسل کے لیے معلوماتی انتشار سے نکالنے کا واحد راستہ ہے۔ قدیم وجدید کا امتزاج علامہ شبلی کے تعلیمی فلسفے کی سب سے نمایاں خصوصیت ہے۔ انہوں نے علی گڑھ کالج میں طویل عرصے تک تدریس کی اور سرسید احمد خان کے جدید تعلیمی نظریات سے گہرا اثر قبول کیا، لیکن انہوں نے مغربی تعلیم کی غیر تنقیدی قبولیت کو مسترد کیا، اور روایتی مدارس کی مکمل طور پر بندش کی بھی مخالفت کی۔ علامہ شبلی کا موقف واضح تھا کہ مسلمانوں کے درد کا علاج ایک مرکب دوا میں ہے، جس کا ایک جز مشرقی ہے اور دوسرا مغربی۔ جب وہ 1905 میں ندوۃ العلماء کے ناظمِ تعلیمات بنے تو انہوں نے سب سے پہلے نصاب کی اصلاح کی، اور انگریزی، سنسکرت، جدید فلسفہ اور قدرتی علوم کو دینی علوم کے ساتھ نصاب میں شامل کیا، تاکہ ایسے عالم تیار ہوں جو دین کی خدمت بھی کر سکیں اور جدید دنیا کے چیلنجز کا بھی سامنا کر سکیں۔ انہوں نے خاص طور پر زور دیا کہ علما کو انگریزی سیکھنی چاہیے، تاکہ وہ اسلامی تعلیمات کا صحیح طور پر انگریزی میں ترجمہ کر سکیں، اور یہ روک سکیں کہ نئی نسل دین کے بنیادی اصول مغربی مستشرقین کی غلط ترجمے والی کتابوں سے سیکھے۔ یہ دو دریاؤں کے سنگم کا نقطہ نظر آج کے تعلیمی نظام میں قدیم وجدید کی کشمکش کے مسئلے کے لیے براہ راست روشنی ڈالتا ہے۔

اخلاقی کردار کی تشکیل علامہ شبلی کے تصورِ تعلیم میں فکری تربیت کے ساتھ لازم وملزوم ہے۔ انہوں نے محسوس کیا کہ اگر فکری صلاحیت اخلاقی رکاوٹ سے محروم ہو تو وہ تکبر اور بے راہ روی کا ذریعہ بن سکتی ہے۔ انہوں نے کردار کی تعمیر کو تعلیم کا ناقابلِ تقسیم حصہ قرار دیا، اور سچائی، نظم وضبط، انصاف اور سماجی ذمہ داری کی اقدار پر زور دیا۔ اسلامی تاریخ کی شخصیات پر ان کی تحریریں، جیسے حضرت عمر کی سوانح الفاروق، دراصل علم، قیادت اور کردار کے کامل امتزاج کی مثال پیش کرتی ہیں۔ آج تعلیم کو اکثر روزگار کی تنخواہ اور امتحانی اسکور تک محدود کر دیا گیا، جبکہ علامہ شبلی کی یاد دہانی ہمیں بتاتی ہے کہ حقیقی تعلیم یافتہ وہ ہے جو پیشہ ورانہ مہارت کے ساتھ ساتھ دوسروں کے لیے احترام، معاشرے کے لیے ہمدردی اور عوامی بھلائی کے لیے عزم کا جذبہ رکھتا ہو۔ اساتذہ کے کردار کے بارے میں، علامہ شبلی کا نقطہ نظر آج کے ڈیجیٹل دور میں بھی تازہ ہے۔ انہوں نے اساتذہ کو محض نصاب منتقل کرنے والا نہیں، بلکہ فکری راہنما سمجھا۔ ایک حقیقی استاد وہ ہے جو طلبہ کے تجسس کو بیدار کرے، سوال کرنے کی ہمت دے اور آزادانہ بحث ومباحثے کی فضا پیدا کرے۔ علامہ شبلی نے خود مختلف مکاتبِ فکر کے علما کے ساتھ کھلے دل سے تبادلہ خیال کیا، یہاں تک کہ جارج ہنری کی طرف سے غزالی اور ڈیکارٹ کے موازنے پر تبصرہ کیا، جو ان کی وسیع فکری رواداری کو ظاہر کرتا ہے۔ مصنوعی ذہانت کے دور میں جبکہ ٹیکنالوجی معلومات کی فراہمی اور سیکھنے میں سہولت فراہم کر سکتی ہے، لیکن اقدار کی رہنمائی، اخلاقی فیصلے اور فکری الہام کی وہ انسانی خصوصیات جو استاد کے پاس ہیں، کبھی مشین بدل نہیں سکتی۔ اساتذہ کی ذمہ داری طلبہ کو ٹیکنالوجی کے استعمال کے ساتھ ساتھ اس کی حدود اور سماجی اثرات کو سمجھنے میں رہنمائی کرنا ہے، اور ڈیجیٹل لٹریسی کو تنقیدی سوچ اور اخلاقی شعور کے ساتھ یکجا کرنا ہے۔ خواتین کی تعلیم اور سماجی ترقی کے بارے میں، اگرچہ علامہ شبلی کی براہ راست گفتگو زیادہ نہیں، لیکن ان کے دور کی اصلاحی تحریک کے تناظر میں، تعلیم کے دروازے کھولنے کا مطلب لازمی طور پر معاشرے کے تمام افراد کی صلاحیتوں کو آزاد کرنا ہے۔ انہوں نے ندوۃ العلماء میں نصاب کی اصلاح کی، جس کا بنیادی مقصد مسلم معاشرے کی مجموعی فکری صلاحیت کو بڑھانا تھا، اور خواتین کی تعلیم اس مجموعی صلاحیت کا ناقابلِ تقسیم حصہ ہے۔

آج کے تناظر میں، خواتین کی تعلیم کسی بھی قوم کی ترقی کی بنیاد ہے، اور صرف خواتین کو مساوی تعلیمی مواقع فراہم کر کے ہی ہم اگلی نسل کی فکری تشکیل کے لیے ٹھوس بنیاد رکھ سکتے ہیں۔ مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل معلومات کے دور کا سامنا کرتے ہوئے، علامہ شبلی کا تعلیمی فلسفہ خاص طور پر رہنما اہمیت کا حامل ہے۔

انہوں نے ایک صدی پہلے اختصاصی تعلیم اور آزادانہ غور وفکر پر زور دیا تھا، آج یہ الگورتھم کے بلبلے اور معلوماتی گونج کے دور میں اور بھی قیمتی ہو گیا ہے۔ نئی نسل کو سکھایا جانا چاہیے کہ وہ مصنوعی ذہانت کو سیکھنے اور تحقیق کے اوزار کے طور پر استعمال کرے، نہ کہ سوچنے کا متبادل؛ معلومات کی مقدار میں اضافے کے سامنے تنقیدی جائزے کی صلاحیت برقرار رکھے، اور سائنسی دلیل کو قیاس اور جذباتی بیان بازی سے الگ کرے۔ اس کا تقاضا ہے کہ تعلیمی ادارے ڈیجیٹل لٹریسی کے ساتھ ساتھ سائنسی روح، تحقیقی صلاحیت اور اخلاقی ذمہ داری کی تعلیم دیں، تاکہ نوجوان تکنیکی طور پر ماہر ہوں لیکن فکری طور پر غلام نہ ہوں۔ آخر میں، علامہ شبلی کا تعلیمی فلسفہ ہمیں بتاتا ہے کہ تعلیم کا حتمی مقصد صرف روزی روٹی کا اوزار پیدا کرنا نہیں، بلکہ انسان کی تشکیل ہے۔ وہ علم رکھنے والا مگر متواضع، جدید مگر اپنی جڑوں سے جڑا ہوا، ماہر مگر اخلاقی طور پر ذمہ دار، اور کامیاب مگر انسانیت کے لیے فکر مند ہو۔ انیسویں صدی کے آخر میں علامہ شبلی نے علی گڑھ کی جدیدیت اور دیوبند کی روایت کے درمیان جو تیسری راہ تلاش کی، وہ آج بھی ہندوستان جیسے متنوع معاشرے میں تعلیمی انصاف اور فکری ہم آہنگی کی تشکیل کے لیے ایک قابلِ قدر نمونہ فراہم کرتی ہے۔

ان کی فکری میراث کا بہترین احترام ان کے تعلیمی نظریات کو کلاس روم میں زندہ کرنا ہے، تاکہ اگلی نسل تنقیدی سوچ کی روشنی میں اپنے اور دنیا کے لیے ایک واضح اور روشن مستقبل کی طرف قدم بڑھا سکے۔

علامہ شبلی کا تعلیمی نقطہ نظر صرف ایک تاریخی اثاثہ نہیں ہے بلکہ یہ عصر حاضر کے فکری اور تعلیمی بحرانوں کا ایک جامع اور عملی حل پیش کرتا ہے۔ موجودہ دور میں جب تعلیمی ادارے محض ڈگری جاری کرنے والے کارخانے بن چکے ہیں اور طلبہ کی فکری تربیت پس منظر میں چلی گئی ہے۔

علامہ شبلی کے افکار ایک چراغِ راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔ انہوں نے ہمیشہ اس بات پر زور دیا کہ علم کا حصول محض مادی فوائد کے حصول کا نام نہیں بلکہ یہ انسان کی باطنی تعمیر اور روح کی پاکیزگی کا ذریعہ ہے۔ جب ہم نئی نسل کا جائزہ لیتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ ٹیکنالوجی اور ڈیجیٹل آلات کی دلدادہ تو ہے مگر اس کے اندر فکری گہرائی اور تحقیقی مادہ کم ہوتا جا رہا ہے۔ علامہ شبلی کا تعلیمی ماڈل ہمیں سکھاتا ہے کہ کس طرح جدید علوم کو اپناتے ہوئے اپنی فکری اور تہذیبی جڑوں سے جڑا جا سکتا ہے۔ ان کا یہ نظریہ کہ مشرق اور مغرب کے بہترین عناصر کو ملا کر ایک متوازن شخصیت کی تشکیل کی جائے، موجودہ عالمگیر دنیا میں انتہائی معتبر ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ علامہ شبلی کی عملی زندگی اس بات کی غماز ہے کہ انہوں نے صرف نظریات پیش نہیں کیے بلکہ ندوہ جیسی درسگاہ قائم کر کے عملی جامہ پہنایا۔ انہوں نے نصاب میں جدید علوم کو شامل کر کے یہ ثابت کر دیا کہ دین اور دنیا کا توازن ہی ایک فکری لحاظ سے بیدار معاشرے کی ضمانت ہے۔

آج کے اساتذہ اور تعلیمی پالیسی سازوں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ علامہ شبلی کے تعلیمی فلسفے کو سمجھیں اور اس کو اپنے تعلیمی نظام کا حصہ بنائیں تاکہ ہماری نئی نسل روایتی جمود اور جدید فکری گمراہی دونوں سے محفوظ رہ سکے۔

علامہ شبلی کے تعلیمی نظام میں توازن، اعتدال، وسعتِ ظرف اور تنقیدی بصیرت کو جو مقام حاصل تھا، وہی کسی بھی ترقی یافتہ اور باوقار قوم کی اساس ہوتا ہے۔

اگر ہم نے علامہ شبلی کے ان زریں اصولوں کو فراموش کر دیا تو ہمارا تعلیمی نظام صرف بے جان پتھروں کا ڈھانچہ بن کر رہ جائے گا جو کسی فکری اور اخلاقی عمارت کو سنبھالنے کے قابل نہیں ہوگا۔ لہذا، ضرورت اس بات کی ہے کہ علامہ شبلی کی تصانیف، ان کے تعلیمی مکالمات اور ندوۃ العلماء کے قیام کے مقاصد کو نصاب کا حصہ بنایا جائے اور نوجوان نسل کو اس فکری ورثے سے روشناس کرایا جائے تاکہ وہ آنے والے زمانوں کے تمام چیلنجز کا مردانہ وار مقابلہ کر سکیں

''کرشن چندر: ترقی پسند اردو افسانے اور ناول نگاری کا اہم ستون''

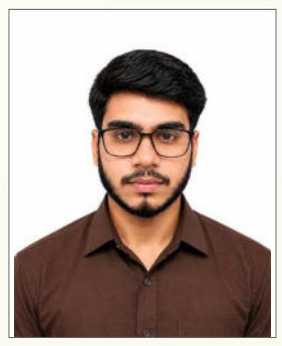

محمد اعجاز افضل بصیر

23 نومبر کا دن اردو ادب کی تاریخ میں ایک ممتاز ادبی شخصیت، نامور افسانہ نگار اور ناول نگار کرشن چندر کے یومِ پیدائش کی مناسبت سے خصوصی اہمیت رکھتا ہے۔ کرشن چندر اردو کے ان عظیم ادیبوں میں شمار ہوتے ہیں جنہوں نے اپنی تخلیقی صلاحیت، منفرد اسلوب اور ترقی پسند فکر کے ذریعے اردو افسانے اور ناول نگاری کو ایک نئی جہت عطا کی۔ کرشن چندر 23 نومبر 1914ء کو (وزیر آباد، پنجاب یا بھرت پور، راجستھان) میں پیدا ہوئے۔ ان کی جائے پیدائش کے بارے میں اختلاف ملتا ہے۔ ان کے والد کا نام گوری شنکر چوپڑا تھا۔ انہوں نے ابتدائی تعلیم پونچھ اور لاہور میں حاصل کی اور بعد میں گورنمنٹ کالج لاہور سے انگریزی ادب میں ایم اے کیا۔ وہ ترقی پسند تحریک سے وابستہ تھے اور اردو کے ممتاز افسانہ نگار اور ناول نگار کی حیثیت سے مشہور ہوئے۔

بعد ازاں وہ آل انڈیا ریڈیو سے بھی وابستہ رہے اور فلمی دنیا میں بھی کام کیا۔ انہوں نے اردو ادب کو افسانوں اور متعدد ناولوں سے مالا مال کیا۔ ان کا انتقال 8 مارچ 1977ء کو ممبئی میں ہوا۔

ان کی تحریروں میں انسانی ہمدردی، سماجی شعور، طبقاتی کشمکش، غربت، بھوک، ناانصافی اور مظلوم انسانوں کے دکھ درد کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ انہوں نے اپنے افسانوں اور ناولوں کے ذریعے معاشرے کی تلخ حقیقتوں کو نہایت مؤثر اور دل نشین انداز میں پیش کیا۔ یہی وجہ ہے کہ کرشن چندر کا نام ترقی پسند اردو افسانے اور ناول نگاری کی تاریخ میں ایک اہم اور نمایاں مقام رکھتا ہے۔

کرشن چندر نے اپنی افسانہ نگاری اور ناول نگاری میں رومانویت اور خیالی دنیا کے بجائے حقیقی زندگی اور معاشرتی حقائق کو بنیادی اہمیت دی۔ انہوں نے زندگی کے ہر چھوٹے بڑے پہلو کو گہری نظر سے دیکھا اور اپنے اردگرد پیش آنے والے واقعات، انسانی مسائل، سماجی ناہمواریوں اور عام انسانوں کے دکھ درد کو اپنی تخلیقات کا موضوع بنایا۔ ان کے نزدیک ادب محض خیالی قصے کہانیوں کا نام نہیں، بلکہ زندگی کی حقیقی تصویر پیش کرنے کا ایک مؤثر ذریعہ تھا۔ یہی وجہ ہے کہ ان کے افسانوں اور ناولوں میں ہمیں معاشرے اور انسانی زندگی کی سچی عکاسی نظر آتی ہے۔ اردو افسانوی ادب اور ناول نگاری کی تاریخ میں منشی پریم چند کے بعد جن ادیبوں نے سب سے زیادہ شہرت، مقبولیت اور ادبی اہمیت حاصل کی، ان میں کرشن چندر کا نام نمایاں حیثیت رکھتا ہے۔ انہوں نے پریم چند کی حقیقت نگاری کی روایت کو آگے بڑھاتے ہوئے اردو افسانے اور ناول کو نئے موضوعات، نئے اسلوب اور نئی فکری جہتوں سے روشناس کرایا۔ ان کی تخلیقات میں انسانی زندگی کے مسائل، سماجی ناانصافیاں، غربت، بھوک، استحصال اور طبقاتی کشمکش کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ کرشن چندر نے اپنے قلم کے ذریعے معاشرے کے دبے کچلے اور مظلوم انسانوں کی آواز بننے کی کوشش کی۔ انہوں نے افسانوں اور ناولوں میں زندگی کی حقیقی تصویریں پیش کرتے ہوئے انسانی جذبات، معاشرتی مسائل اور سماجی حقیقتوں کو نہایت مؤثر انداز میں بیان کیا۔ یہی وجہ ہے کہ انہیں پریم چند کے بعد اردو افسانے اور ناول نگاری کے اہم اور مقبول ادیبوں میں شمار کیا جاتا ہے۔ کرشن چندر ترقی پسند تحریک سے وابستہ ایک ممتاز ادیب تھے۔ ترقی پسند تحریک کا بنیادی نعرہ ''ادب برائے زندگی'' تھا۔ اسی نظریے کے تحت انہوں نے اپنی تخلیقات میں کسانوں، مزدوروں اور غریبوں کے مسائل، معاشی ناہمواری، طبقاتی کشمکش، جاگیردارانہ ظلم اور سرمایہ دارانہ استحصال کو نمایاں کیا۔ ان کا ادب سماجی انصاف، انسانی مساوات اور مظلوم طبقے کے حقوق کی ترجمانی کرتا ہے۔ کرشن چندر بنیادی طور پر ترقی پسند ادیب ہیں۔ ان کا دل غریبوں اور مظلوموں کے ساتھ دھڑکتا ہے۔ ان کا مشہور افسانہ ''مہالکشمی کا پل'' بظاہر چھ گھروں کی کہانی ہے، لیکن درحقیقت کروڑوں غریب ہندوستانیوں کی داستان ہے۔ پل کے ایک طرف دولت وخوش حالی اور دوسری طرف غربت ومحرومی ہے۔ وہاں لٹکتی ہوئی چھ سستی ساڑیاں غریب عورتوں کی بدحالی اور تنگ دستی کی علامت ہیں۔ اس افسانے میں مصنف نے طبقاتی فرق اور غربت کی تلخ حقیقت کو پیش کیا ہے۔

کرشن چندر کا مشہور اور طویل افسانہ ''ان داتا'' 1943ء کے بنگال کے قحط پر مبنی ہے۔ اس میں انہوں نے بھوک، غربت، انسانی بے بسی اور حکمرانوں کے ظلم و استحصال کی دردناک تصویر پیش کی ہے۔ قحط کے دوران بھوک سے مجبور ماؤں نے اپنے بچوں تک کو فروخت کر دیا کہ شاید ان کے بچے اس بھوک کی آگ سے بچ جائے۔ یہ افسانہ تین حصوں پر مشتمل ہے، جس میں غیر ملکی حکمرانوں کی لوٹ مار، متوسط طبقے کی بے حسی اور قحط زدہ لوگوں کی مصیبتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ اس افسانے میں کرشن چندر نے انسانی زندگی کی تلخ حقیقتوں کو مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔

اس کے علاوہ کرشن چندر کے کئی مشہور افسانے ہیں، جن میں ''پورے چاند کی رات''، ''جامن کا پیڑ''، ''ایک طوائف کا خط''، ''شہزادہ''، ''آدھے گھنٹے کا خدا''، ''محبت کی پہچان''، ''امرتسر آزادی سے پہلے''، ''امرتسر آزادی کے بعد''، ''میرا بچہ''، ''بھگت رام''، ''چاندی کا کمر بند'' اور ''پہلا دن'' وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔

کرشن چندر نے افسانہ نگاری کے ساتھ ساتھ ناول نگاری میں بھی ایک منفرد مقام حاصل کیا ہے۔ ان کے ناولوں میں زندگی کے مختلف مسائل، سماجی ناہمواری، غربت، انسانی جذبات اور معاشرتی حقیقتوں کی بھرپور عکاسی ملتی ہے۔ ان کا اندازِ بیان دلکش، سادہ اور حقیقت پسندانہ ہے۔ ان کے مشہور ناولوں میں ''شکست''، ''غدار''، ''اس کا بدن میرا چمن'' اور ''محبت بھی قیامت بھی'' وغیرہ قابلِ ذکر ہیں۔ ان ناولوں کے ذریعے انہوں نے انسانی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو مؤثر انداز میں پیش کیا ہے۔ کرشن چندر کے افسانوں اور ناولوں کے موضوعات بنیادی طور پر حقیقت پسندانہ ہیں۔ انہوں نے اپنے معاشرے اور ہندوستانی زندگی میں جو کچھ دیکھا اور محسوس کیا، اسے اپنے افسانوں، مضامین اور ناولوں میں بڑی خوب صورتی سے قلم بند کیا ہے۔ ان کی تحریروں میں غربت، بھوک، بے روزگاری، طبقاتی فرق، ظلم، استحصال اور سماجی ناانصافی جیسے مسائل نمایاں ہیں۔ ان کے ادب کی سب سے بڑی خوبی یہ ہے کہ ان کے بیان کردہ مسائل صرف ان کے دور تک محدود نہیں رہے، بلکہ آج بھی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں دیکھنے کو ملتے ہیں۔ ان کے افسانوں اور ناولوں کا مطالعہ کرنے سے اندازہ ہوتا ہے کہ انہوں نے انسانی زندگی اور معاشرتی مسائل کی ایسی سچی تصویر پیش کی ہے جو آج بھی ہماری زندگی سے گہرا تعلق رکھتی ہے۔

شاید یہی وجہ ہے کہ کرشن چندر آج بھی ہمارے دلوں میں زندہ ہیں اور ان کی مقبولیت میں کوئی کمی نہیں آئی ہے، بلکہ وقت گزرنے کے ساتھ ان کی اہمیت میں مزید اضافہ ہوتا جا رہا ہے۔ اس کی ایک بڑی وجہ یہ ہے کہ جن سماجی مسائل، غربت، بھوک، استحصال اور ناانصافی کو انہوں نے اپنے ادب کا موضوع بنایا تھا، وہ آج بھی ہمارے معاشرے میں موجود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ ان کی تحریریں آج بھی ہمیں اپنے اردگرد کی زندگی کی سچی عکاسی محسوس ہوتی ہیں۔

آخر میں کرشن چندر کی پیدائش کے موقع پر ہم اس عظیم ترقی پسند ادیب کو خراجِ عقیدت پیش کرتے ہیں، جنہوں نے اپنی پوری زندگی ادب اور انسانیت کے نام وقف کر دی۔ انہوں نے اپنے قلم کے ذریعے غریبوں، مظلوموں، مزدوروں اور بے بس انسانوں کی آواز کو بلند کیا اور معاشرے کی تلخ حقیقتوں کو بے خوفی کے ساتھ پیش کیا۔ ان کی تحریریں محض ادب کا سرمایہ نہیں بلکہ انسانی درد، احساس، محبت اور سماجی شعور کی بہترین ترجمان ہیں۔ کرشن چندر آج ہمارے درمیان موجود نہیں، لیکن ان کے افسانے، ناول اور ان کا انقلابی فکر و فن ہمیشہ زندہ رہے گا۔ ان کی ادبی خدمات اردو ادب کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھی جائیں گی۔ ان کی ولادت کا دن ہمیں اس عظیم ادیب کی یاد تازہ کرنے اور ان کے ادبی کارناموں کو خراجِ تحسین پیش کرنے کا موقع فراہم کرتا ہے۔ ''کرشن چندر صرف ایک ادیب نہیں، بلکہ مظلوم انسانیت کی آواز تھے ان کا قلم خاموش ہو گیا، مگر ان کے الفاظ آج بھی زندہ ہیں اور آنے والی نسلوں کو انسانیت کا درس دیتے رہیں گے۔''

خاک ردولی کا ادبی وقار اور ڈاکٹر انور حسین خان

توقیر احمد ندوی



ادب محض الفاظ کی ترتیب اور خیالات کی ترجمانی کا نام نہیں، بلکہ یہ کسی معاشرے کی تہذیبی شناخت، تاریخی شعور اور فکری روایت کا امین بھی ہوتا ہے۔ جو اہل قلم اپنے گرد و پیش کے علمی و ادبی سرمایے کو محفوظ کرنے اور گزشتہ نسلوں کی خدمات کو آئندہ نسلوں تک منتقل کرنے کا فریضہ انجام دیتے ہیں، ان کی کاوشیں وقت گزرنے کے ساتھ مزید اہمیت اختیار کر لیتی ہیں۔ اردو کے معروف ادیب ڈاکٹر انور حسین خان کا شمار بھی ایسی ہی شخصیات میں ہوتا ہے جنھوں نے تدریسی ذمہ داریوں کے ساتھ علمی و ادبی سرگرمیوں کو اپنا مستقل مشغلہ بنائے رکھا اور اپنے قلم کے ذریعے علاقے کی ادبی و تاریخی روایت کو محفوظ کرنے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ تعلقہ نیورہ سے تعلق رکھنے والے ڈاکٹر انور حسین خان ایک زمیندار گھرانے کے چشم و چراغ ہیں۔ آپ کے والد مرحوم اظہر حسین خان نے علم و ادب کے جو چراغ روشن کیے تھے، ڈاکٹر صاحب اس کی روشنی کو مزید بڑھانے میں مصروف ہیں۔ خاندانی پس منظر، علمی ذوق اور اردو زبان و ادب سے وابستگی نے ان کی شخصیت کی تشکیل میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ پیشہ ورانہ زندگی میں ڈاکٹر صاحب ایک



گورنمنٹ مدرس رہے ہیں۔ تدریس جیسے اہم فریضے کی انجام دہی کے ساتھ ساتھ انھوں نے مختلف علمی، ادبی، تاریخی اور سماجی موضوعات پر قلم اٹھایا۔ ملازمت سے سبک دوش ہونے کے بعد موصوف کو تحقیق و تصنیف کے لیے مزید وقت میسر آیا، جس سے ان کی ادبی مصروفیات کو وسعت حاصل ہوئی۔ علاقے میں منعقد ہونے والی دینی، ادبی و شعری نشستوں میں آپ کی شرکت بھی آپ کی علم و ادب سے گہری دلچسپی کی غماز ہے۔ موصوف کی شخصیت کا ایک قابلِ ذکر پہلو ان کی ملنساری، مہمان نوازی اور خوش اخلاقی ہے۔ اہلِ علم و ادب سے ملاقات میں خندہ پیشانی، احباب کے ساتھ اپنائیت اور ادبی محفلوں میں شرکت کا ذوق ان کی شخصیت کو ایک خوش گوار جہت عطا کرتا ہے۔ ان کے نزدیک ادب محض انفرادی مشغلہ کا نام نہیں، بلکہ اہل علم کے درمیان روابط، تبادلۂ خیال اور مشترکہ تہذیبی سرمایے کی حفاظت کا ذریعہ بھی ہے۔ ڈاکٹر صاحب کے مضامین کا شایع شدہ مجموعہ علمی و ادبی دنیا کے لئے قابل قدر سرمایہ ہے، آپ نے مختلف اوقات میں مضامین، افسانے، تبصرے، جائزے اور مراسلے تحریر کیے۔ یہ تحریریں اپنے موضوعات اور نوعیت کے اعتبار سے متنوع ہیں، ڈاکٹر صاحب کی منتشر تحریروں کو یکجا کر کے کتابی صورت میں محفوظ کرنے کا قابل قدر کام محترم ماسٹر عمران علی آبادی نے انجام دیا ہے۔ ماسٹر صاحب خود بھی ایک معلم اور شاعر ہیں اور ادب سے گہری دلچسپی رکھتے ہیں۔ انھوں نے ڈاکٹر صاحب کی بکھری ہوئی تحریروں کو جمع و مرتب کر کے ''ڈاکٹر انور حسین اور ان کی بکھری تحریریں'' کے عنوان سے ایک کتاب شائع کر چکے ہیں اور اب اسی عنوان کے دوسرے حصے کی طباعت پر کام جاری ہے، ماسٹر عمران علی آبادی کی یہ کاوش اس اعتبار سے قابل تحسین ہے کہ اس کے ذریعے وہ تحریریں، جو مختلف اوقات میں مختلف مقامات پر شائع ہوئی تھیں یا منتشر صورت میں موجود تھیں، یکجا ہو کر قارئین کی دسترس میں آ جائیں گی۔

کسی ادیب کی منتشر تحریروں کو جمع کرنا بظاہر ایک تدوینی عمل محسوس ہوتا ہے، لیکن حقیقت میں یہ ادبی تاریخ کی حفاظت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ وقت کے ساتھ رسائل و جرائد میں شائع ہونے والی تحریریں نظروں سے اوجھل ہو جاتی ہیں اور ان کے حوالے بھی رفتہ رفتہ کم یاب ہونے لگتے ہیں۔ ایسے میں ان تحریروں کو کتابی صورت میں محفوظ کرنا نہ صرف مصنف کے کام کو نئی زندگی دیتا ہے، بلکہ طلبہ اور ادب کے سنجیدہ قارئین اور محققین کے لیے بھی استفادے کی راہیں کھولتا ہے۔

زیر نظر کتاب ''ڈاکٹر انور حسین اور ان کی بکھری تحریریں'' کی اہمیت کا ایک نمایاں پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں ادبی شخصیات کے تعارف اور ان کی خدمات کے علاوہ علاقے کی تاریخی و تہذیبی روایت سے متعلق مواد بھی شامل ہے۔

کتاب میں علامہ اقبال، شمسی مینائی، میکش لکھنوی، واصف ردولوی، کیف واصفی ردولوی، شاہ اقبال ردولوی، عزیز بارہ بنکوی اور خمار بارہ بنکوی جیسی شخصیات کے حوالے سے تحریریں شامل ہیں۔ ان شخصیات کا ذکر ردولی اور اس کے قرب و جوار کی ادبی فضا، شعری روایت اور اہل قلم کے علمی و فکری رجحانات کو سمجھنے میں معاون ثابت ہوں گے۔ مقامی ادبی تاریخ کی ایک اہم ضرورت یہ ہے کہ اپنے علاقے کے شعرا و ادبا کی خدمات کو محض زبانی روایت تک محدود نہ رکھا جائے، بلکہ ان کے حالات، تصانیف اور ادبی کارناموں کو تحریری صورت میں محفوظ کیا جائے۔ اس طرح نئی نسل اپنے ادبی اسلاف سے واقف ہوتی ہے اور اسے یہ احساس بھی ہوتا ہے کہ اس کے علاقے کی تہذیبی تاریخ میں علم و ادب کی کیا اہمیت رہی ہے۔

ہمیں خوشی ہے کہ یہ کام ڈاکٹر صاحب بحسن خوبی انجام دے رہے ہیں،

''ردولی تاریخ کے آئینے میں'' کے علاوہ پروانہ ردولوی کے حالات پر مستقل مضمون شامل کتاب ہے۔ اسی طرح شیخ داؤد علیہ الرحمہ اور حضرت سید مخدوم اشرف جہانگیر سمنانی رحمۃ اللہ علیہ جیسی بزرگ ہستیوں کے حالات و تذکرے بھی اس مجموعے کا حصہ ہیں۔ یہ موضوعات کتاب کے دائرے کو محض ادبی تذکروں تک محدود نہیں رہنے دیتے، بلکہ اسے علاقے کی تاریخی، دینی اور تہذیبی روایت سے بھی مربوط کرتے ہیں۔ یہاں اس بات کی اہمیت مزید بڑھ جاتی ہے کہ مقامی تاریخ اور ادبی روایت پر کام کرنے والے اہل قلم اپنے گرد و نواح کے اس علمی سرمائے کو محفوظ کرتے ہیں جس کی طرف عمومی طور پر کم توجہ دی جاتی ہے۔ مذکورہ کتاب میں مختلف موضوعات پر مضامین، تبصرے اور مراسلے بھی شامل ہیں۔ موضوعات کا یہ تنوع ڈاکٹر انور حسین خان کی ادبی دلچسپیوں کے مختلف پہلوؤں سے متعارف کراتا ہے۔ اگرچہ ان تمام تحریروں کا تفصیلی جائزہ ایک مستقل مطالعے کا متقاضی ہے، تاہم مجموعی طور پر یہ کتاب ان کے منتشر علمی و ادبی کام کو ایک جگہ دیکھنے اور اس کی نوعیت سمجھنے کا موقع فراہم کرتی ہے۔ اب ''ڈاکٹر انور حسین اور ان کی بکھری تحریریں'' کی جلد دوم کی اشاعت کی خبر اہلِ علم و ادب کے لیے خوش آئند ہے۔ پہلی جلد کی طرح دوسری جلد سے بھی یہ توقع وابستہ ہے کہ اس میں ڈاکٹر انور حسین خان کی مزید تحریریں قارئین کے سامنے آئیں گی اور ان کے علمی و ادبی کام کے مختلف گوشے نمایاں ہوں گے۔ اس موقع پر یہ بات بھی قابل توجہ ہے کہ اس نوعیت کے مجموعوں کی افادیت میں اضافہ اس وقت ہوتا ہے جب تحریروں کی ترتیب، موضوعاتی تقسیم، ناموں اور تاریخی حوالوں کی صحت اور ضروری کتابیاتی معلومات کا خاص خیال رکھا جائے۔ اس سے نہ صرف کتاب کی علمی حیثیت مضبوط ہوتی ہے، بلکہ مستقبل میں اس سے استفادہ کرنے والوں کے لیے بھی آسانی پیدا ہوتی ہے۔ ڈاکٹر انور حسین خان کی تحریروں کو محفوظ کرنے کی یہ کوشش اس حقیقت کی طرف توجہ دلاتی ہے کہ کسی علاقے کی شناخت صرف اس کے جغرافیے یا عمارتوں سے قائم نہیں ہوتی، بلکہ اس کے اہل علم، اہل قلم، ادبی روایت اور تاریخی حافظے سے بھی تشکیل پاتی ہے۔

واشنگٹن اور تہران کے درمیان جلد معاہدہ طے پانے کی امید ہے: پاکستان



اسلام آباد : 22نومبر (ایجنسی) پاکستان کے وزیر خارجہ اسحاق ڈار نے جنگ کے خاتمے کے لیے امریکہ اور ایران کے درمیان جلد معاہدہ طے پانے کے امکان پر امید کا اظہار کیا ہے اور خبردار کیا ہے کہ عالمی برادری مشرق وسطیٰ کے خطے میں اس تنازعے کے مزید طویل عرصے تک جاری رہنے کی متحمل نہیں ہو سکتی۔ اسحاق ڈار نے سرکاری ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے ایک ٹی وی انٹرویو میں کہا کہ وہ جلد سفارتی پیش رفت کی امید رکھتے ہیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ میں پرامید ہوں اور مجھے یقین ہے کہ ہم جلد یا بدیر یہ ہدف حاصل کرلیں گے تاہم میری امید ہے کہ یہ جلد ہوگا۔ انہوں نے اس بات کی طرف بھی اشارہ کیا کہ جنگ کے تسلسل سے توانائی کی فراہمی کے سلسلوں میں خلل پڑا ہے اور قیمتوں میں اضافہ ہوا ہے نیز عوام کی مشکلات میں بھی شدت آئی ہے۔ ساتھ ہی اس بات پر زور دیا کہ اس تنازع کے اثرات اب صرف اس کے فریقین تک محدود نہیں رہے بلکہ پاکستان سمیت دیگر ممالک تک پھیل چکے ہیں۔ 18 جون کو طے پانے والے معاہدے کے بعد ہونے والی خلاف ورزیوں کے باوجود اسحاق ڈار نے زور دے کر کہا کہ اسلام آباد نے ثالثی کی کوششیں ترک نہیں کیں اور وہ اب بھی واشنگٹن اور تہران پر زور دے رہا ہے کہ وہ اپنے وعدوں کی پاسداری کریں اور امن کے راستے کو دوبارہ بحال کرنے کے لیے کام کریں۔ پاکستانی وزیر خارجہ نے دونوں فریقین کے نقطہ نظر کو قریب لانے کے لیے اپنے ملک کی جانب سے پس پردہ کی جانے والی سفارتی سرگرمیوں کی ایک جھلک بھی پیش کی اور اسلام آباد کی آزادانہ و کثیر الجہتی خارجہ پالیسی پر کاربند رہنے کے عزم کا اعادہ کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ پاکستان نے 28 فروری کو دشمنانہ کارروائیوں کے آغاز سے ہی متحرک کردار ادا کیا اور وہ اسرائیلی حملے کی مذمت کرنے والا پہلا ملک تھا۔ نیز نشاندہی کی کہ انہوں نے ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی سے رابطہ کرنے میں پہل کی، ضبط وتحمل کی اپیل کی اور خلیجی ممالک و مشرق وسطیٰ کے خطے کو نشانہ بنانے سے خبردار کیا۔ اسحاق ڈار نے کہا کہ پاکستان کی سفارتی کوششیں 10 اور 11 اپریل کو اپنے عروج پر پہنچ گئیں جب اسلام آباد نے 47 برسوں میں پہلی بار امریکہ اور ایران کے درمیان براہ راست روبرو مذاکرات کی میزبانی کی۔ اسی طرح اسحاق ڈار نے مزید کہا کہ یہ مذاکرات 21 گھنٹے کی طویل اور شدید بات چیت پر مشتمل تھے جس کے دوران دونوں فریق معاہدے کے انتہائی قریب پہنچ گئے تھے، تاہم اس سے قبل کہ معاہدہ طے پاتا ایک وفد نے اپنی قیادت سے مشاورت کے لیے اپنی شرکت معطل کر دی۔ انہوں نے نشاندہی کی کہ پاکستان کی مسلسل ثالثی کے نتیجے میں بالآخر 18 جون کو اسلام آباد مفاہمتی یادداشت طے پائی۔ امریکی صدر ڈونلڈ ٹرمپ اور ایرانی صدر نے اس معاہدے کے فریم ورک پر اس وقت بالواسطہ دستخط کیے جب ٹرمپ یورپ میں 'جی سیون' سربراہی اجلاس میں شریک تھے۔ اسحاق ڈار نے فریقین کو جنگ کے خاتمے کے لیے کسی تصفیے تک پہنچانے کی خاطر پاکستان کی سفارتی کوششیں جاری رکھنے کے عزم کا اعادہ کیا اور امید ظاہر کی کہ یہ سرگرمیاں جلد ایک ایسے معاہدے پر منتج ہوں گی جو کشیدگی اور اس کے علاقائی وعالمی اثرات کا خاتمہ کردے گا۔

سعودی عرب: تبوک یونیورسٹی دنیا کی 100 اعلیٰ یونیورسٹیوں میں شامل



ریاض : 22نومبر (ایجنسی) سعودی عرب کو سائنسی علوم کی تعلیم وترویج کے ساتھ ساتھ تحقیق کے میدان میں ایک اور اعزاز ملا ہے۔ یہ اعزاز تبوک یونیورسٹی کو عالمی رینکنگ میں سب سے اعلیٰ معیار کی حامل 100 یونیورسٹیوں میں شامل کیے جانے کی بنیاد پر ملا ہے۔ اس اعلان کے مطابق تبوک یونیورسٹی کی رینکنگ میں بہتری آئی ہے اب یہ عالمی سطح پر مسلمہ بڑی یونیورسٹیوں میں 94ویں پوزیشن پر آگئی ہے، جبکہ سعودی عرب میں اس کا درجہ چھٹا ہوگیا ہے۔ سعودی یونیورسٹیوں میں اس کے چھٹے نمبر پر آنے کا تعین 2027 کے لیے کیا گیا ہے۔ تبوک یونیورسٹی کے لیے یہ اعزاز کی بات ہے کہ عالمی سطح پر اسے مسلسل دوسری بار اہم ترین 100 یونیورسٹیوں میں شامل کیا گیا ہے۔ سعودی خبر رساں ادارے ایس پی اے کے مطابق تبوک یونیورسٹی کی رینکنگ کے اوپر جانے کی وجہ اس کے ہاں سائنسی علوم کی تدریس کے پروگرامز کا معیار اور تحقیق کا معیار بنا ہے۔ یونیورسٹی نے اپنے کام اور نتائج سے ثابت کیا ہے کہ یہ اس اعلیٰ معیار کی حامل ہے۔ خیال رہے تبوک یونیورسٹی کا عزم ہے کہ وہ اپنی سائنسی تحقیق کی بنیاد پر مملکت کی مقامی کمیونٹیز اور علاقے کی سطح پر ترقیاتی میدان میں شراکت داری اور منصوبوں کو آگے بڑھائے گی۔ سعودی عرب اور ہانگ کانگ دونوں کی چھ چھ یونیورسٹیاں عالمی سطح کی پہلی 100 یونیورسٹیوں میں شامل ہوگئی ہیں۔ امریکہ کی 26 یونیورسٹیاں پہلی ایک سو یونیورسٹیوں میں شامل ہیں۔ شاہ فہد یونیورسٹی آف پٹرولیم اینڈ منرلز سعودی عرب میں اعلیٰ ترین یونیورسٹی ہے۔ عالمی سطح پر اس کی پوزیشن 13 ویں ہے۔ اسلامی یونیورسٹی مدینہ نے بھی اپنی رینکنگ بہتر بنائی ہے اور اب یہ پہلی 300 یونیورسٹیوں میں شامل ہو گئی ہے۔ شاہ عبدالعزیز یونیورسٹی عالمی رینکنگ میں 32ویں نمبر ہے۔ سعودی عرب کی 27 یونیورسٹیاں دنیا کی پہلی ایک ہزار یونیورسٹیوں میں شامل ہیں۔ اس فہرست میں مصر کی 9 یونیورسٹیاں شامل ہیں۔

قطری وفد کی تہران آمد، ثالثی کے لیے کوششوں کی ایرانی تصدیق



واشنگٹن :22نومبر (ایجنسی) امریکہ ایران جنگ رکوانے کے لیے ثالثی کی کوششوں کے سلسلے میں قطر کا ایک وفد تہران کے دورے پر آیا ہے۔ ایرانی حکام نے اس قطری وفد کی آمد کی تصدیق کی ہے اور کہا ہے یہ وفد جمعہ کی رات تہران پہنچا ہے۔ ایران کے خلاف امریکہ اور اسرائیل نے 28 فروری کو مشترکہ طور پر جنگ شروع کی تھی۔ جنگ سے نہ صرف پورے مشرق وسطیٰ میں کشیدگی پھیل گئی ہے بلکہ اس سے عالمی سطح پر تیل اور گیس کی ترسیل بھی بری طرح متاثر ہوچکی ہے۔ ایرانی نائب وزیر خارجہ کاظم غریب آبادی کے مطابق ایران کا قطر سمیت تمام ثالثوں کے ساتھ رابطے ہیں۔ یہ رابطے ثالث ملکوں کے ساتھ بالمشافہ بھی ہیں اور آن لائن بھی ہیں۔ نائب وزیر خارجہ نے کہا ہم نے ضروری بات چیت جاری رکھی ہوئی ہے۔ کیونکہ ہم سفارت کاری کو ایک اور موقع دینے کے حق میں ہیں۔ کاظم غریب آبادی کی اس بات چیت کو ایران کی نیم سرکاری نیوز ایجنسی تسنیم نے رپورٹ کیا ہے۔ یاد رہے تقریبا 9 ماہ پہلے شروع کی اس جنگ کے نتیجے میں دنیا بھر میں تیل اور گیس کی فراہمی میں مشکلات بھی بڑھ گئی ہیں اور تیل اور گیس کی قیمتوں میں بھی اضافہ ہوگیا ہے۔ ایرانی وزیر خارجہ عباس عراقچی کا ایران کے سرکاری اخبار میں انٹرویو شائع کیا گیا ہے، جس میں انہوں نے امید ظاہر کی ہے امریکہ کے ساتھ جنگ ختم ہو جائے گی۔ ادھر صدر ٹرمپ نے بھی کہا ہے کہ ایران سمجھوتہ کرنا چاہتا ہے۔ خود صدر ٹرمپ نے فاکس نیوز کے ساتھ ایک تازہ انٹرویو میں یہی کہا ہے کہ ایران کے ساتھ ڈیل کرنے والے ہیں۔

پاکستان: خیبر پختونخوا کے ارکانِ اسمبلی کے خصوصی اختیارات ختم، صدر نے پانچ آرڈیننس جاری کردیے

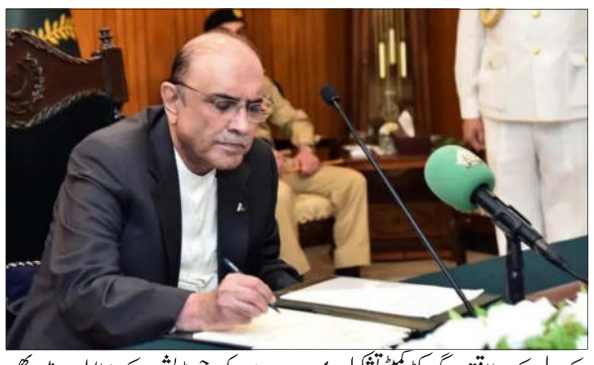

اسلام آباد، 22 نومبر (ہ س) پاکستان کے صدر آصف علی زرداری نے خیبر پختونخوا سے متعلق پانچ آرڈیننس جاری کیے ہیں، جن کے تحت صوبائی اسمبلی کے ارکان کو حاصل کئی خصوصی قانونی اختیارات ختم کردیے گئے ہیں۔ ان میں گرفتاری اور احتیاطی حراست سے متعلق قانونی تحفظ بھی شامل ہے۔

ڈان کی رپورٹ کے مطابق، نئے آرڈیننس کے تحت 2026 کے اسمبلی کے خصوصی اختیارات سے متعلق قانون کی 40 میں سے 21 دفعات ختم کر دی گئی ہیں۔ اب ارکانِ اسمبلی کی گرفتاری یا حراست سے قبل اسپیکر کی اجازت لازمی نہیں ہوگی اور احتیاطی حراست سے حاصل تحفظ بھی ختم کردیا گیا ہے۔

ان آرڈیننس کے ذریعے صوبے کے 12 حساس اضلاع میں ترقیاتی منصوبوں کے لیے نیا قانونی نظام بھی متعارف کرایا گیا ہے۔ ان منصوبوں کی منظوری اور نگرانی کے لیے ایک طاقتور ایگزیکٹو کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ کمیٹی کو منصوبوں کے بجٹ کی منظوری، عمل درآمد کرنے والی ایجنسی کے انتخاب اور ضرورت پڑنے پر فوجی اداروں کو ترقیاتی کام سونپنے کے اختیارات حاصل ہوں گے۔ کمیٹی کا اجلاس کم از کم ماہ میں ایک مرتبہ ہوگا اور فیصلے اکثریت کی بنیاد پر کیے جائیں گے۔ آرڈیننس کے تحت کیے گئے فیصلوں اور کارروائیوں کو دیوانی عدالتوں میں چیلنج نہیں کیا جاسکے گا۔ اس کے علاوہ، ایک آرڈیننس کے ذریعے مدارس کی رجسٹریشن کے ضابطوں میں بھی تبدیلی کی گئی ہے۔ مرکزی حکومت کے متعلقہ محکمے میں رجسٹرڈ مدارس کو صوبائی قانون کے تحت دوبارہ رجسٹریشن کرانے کی ضرورت نہیں ہوگی۔

پولیس کے مطابق، صوبے میں ایمرجنسی نافذ ہونے کے بعد سابق وزیر اعلیٰ سہیل آفریدی، اسمبلی اسپیکر بابر سلیم سواتی اور بعض دیگر ارکانِ اسمبلی احتیاطی حراست میں ہیں۔ گورنر فیصل کریم کنڈی نے بھی گزشتہ ماہ دعویٰ کیا تھا کہ انہیں نظر بند کردیا گیا ہے۔

صدر کے دفتر نے ہفتے کے روز پانچوں آرڈیننس جاری ہونے کی تصدیق کی۔ ان میں سے چار 19 نومبر کو سرکاری گزٹ میں شائع کیے گئے تھے، جبکہ پانچواں آرڈیننس اسمبلی کے اسپیکر اور ڈپٹی اسپیکر کی تنخواہوں، مراعات اور خصوصی اختیارات سے متعلق ہے۔

ایرانی فوج نے جدید اور حیران کن ہتھیار تیار کرلیے، جنرل موسوی کا دعویٰ

تہران، 22 نومبر (ہ س)۔ ایران نے اپنی دفاعی صلاحیتوں میں مزید اضافے کا دعویٰ کرتے ہوئے کہا ہے کہ اس کی فوج ایسے جدید اور حیران کن ہتھیار تیار کرچکی ہے جو دشمن کو روکنے اور جنگ میں فیصلہ کن شکست دینے کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ ایرانی فوجی قیادت نے واضح کیا ہے کہ ملک اپنی دفاعی طاقت کے استعمال اور کسی بھی خطرے کا مقابلہ کرنے میں ہچکچاہٹ نہیں دکھائے گا۔ ایرانی میڈیا کے مطابق پاسدارانِ انقلاب کے کمانڈر انچیف جنرل احمد وحیدی اور ایرواسپیس فورس کے کمانڈر بریگیڈیئر جنرل مجید موسوی نے زیرِ زمین میزائل سٹی کا دورہ کیا، جہاں جدید میزائل نظام اور نئے لانچر کی نمائش کی گئی۔ اس لانچر کی خاص بات یہ بتائی گئی ہے کہ اس سے دو میزائل بیک وقت داغے جاسکتے ہیں۔ جنرل مجید موسوی نے کہا کہ ایران نے گزشتہ دو جنگوں کے درمیان اپنی جنگی صلاحیتوں کو مزید بہتر بنایا ہے اور فوجی نظام میں نئے، مؤثر اور غیر معمولی صلاحیتوں کے حامل ہتھیار شامل کیے ہیں۔ ان کے مطابق یہ ہتھیار دشمن کے لیے خوف اور تباہی کا باعث بن سکتے ہیں۔ جنرل موسوی نے کہا کہ ایرانی ایرواسپیس فورس تمام محاذوں پر کارروائی کے لیے تیار ہے اور ملک کی دفاعی صلاحیتوں میں مسلسل اضافہ کیا جارہا ہے۔

ویلنگٹن ٹیسٹ میں ہندوستان کی گرفت مضبوط، نیوزی لینڈ کے سامنے وکٹیں بچانے کا چیلنج



ویلنگٹن (نیوزی لینڈ)، 22 نومبر (ہ س)۔ ویلنگٹن کے بیسن ریزرو میں کھیلے جارہے پہلے ٹیسٹ میچ میں ہندوستانی ٹیم نے اپنی شاندار بلے بازی کے دم پر نیوزی لینڈ کو دفاعی پوزیشن میں پہنچا دیا ہے۔ پہلی اننگز میں 352 رن کی بڑی برتری حاصل کرنے کے بعد ہندوستان نے چوتھے دن کا کھیل ختم ہونے تک میچ پر اپنی گرفت مضبوط کرلی ہے۔ دوسری اننگز میں نیوزی لینڈ نے دو وکٹوں کے نقصان پر 119 رن بنالیے ہیں، تاہم وہ اب بھی ہندوستان سے 233 رن پیچھے ہے۔ راچن رویندر 27 اور ڈیون کانوے 59 رن بنا کر ناٹ آؤٹ ہیں۔ دونوں کے درمیان اب تک 59 رن کی شراکت ہوچکی ہے۔ پانچویں دن نیوزی لینڈ کے سامنے میچ بچانے کا چیلنج ہوگا، جبکہ ہندوستانی ٹیم باقی آٹھ وکٹیں حاصل کرکے جیت درج کرنے کے ارادے سے میدان میں اترے گی۔ نیوزی لینڈ کو دوسری اننگز میں کپتان ٹام لیتھم اور ہنری نکولس کی صورت میں دو جھٹکے لگے ہیں۔ لیتھم کو ایک بار پھر اننگز کے پہلے ہی اوور میں جسپریت بمراہ نے پویلین کی راہ دکھائی۔ وہ اپنا کھاتہ بھی نہیں کھول سکے۔ وہیں، پہلی اننگز میں ناٹ آؤٹ 175 رن بنانے والے ہنری نکولس 31 رن بنا کر آؤٹ ہوگئے۔ انہیں پرسدھ کرشنا نے اپنا شکار بنایا۔

اس سے قبل ہندوستانی ٹیم نے چوتھے دن صبح اپنی پہلی اننگز کا آغاز چار وکٹوں پر 486 رن سے آگے کرتے ہوئے کیا۔ وکٹ کیپر بلے باز رشبھ پنت نے جارحانہ انداز میں بلے بازی جاری رکھی اور چھکا لگا کر اپنے ٹیسٹ کریئر کی نویں سنچری مکمل کی۔ انہوں نے انشول کمبوج کے ساتھ پانچویں وکٹ کے لیے 68 رن اور دھروجوریل کے ساتھ چھٹی وکٹ کے لیے 75 رن کی شراکت داری کی۔ اس دوران کمبوج 38 رن بنا کر آؤٹ ہوئے، جبکہ پنت 153 گیندوں پر 10 چوکوں اور چھ چھکوں کی مدد سے 128 رن بنا کر پویلین لوٹے۔ جوریل نے بھی شاندار بلے بازی کرتے ہوئے اپنی نصف سنچری مکمل کی۔ انہوں نے واشنگٹن سندر کے ساتھ ساتویں وکٹ کے لیے 54 رن کی شراکت داری نبھائی۔ سندر 24 رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔ ہندوستان کا آٹھواں وکٹ آکاش دیپ کی صورت میں گرا، جو 13 رن بنا کر پویلین لوٹ گئے۔ وہیں جوریل 79 گیندوں پر سات چوکوں اور ایک چھکے کی مدد سے 78 رن بنا کر آؤٹ ہوئے۔

عالمی اسنوکر چمپئن شپ میں ہندوستان کا پرچم بلند، ریلوے کی انوپما رام چندرن نے جیتا عالمی خطاب، شوٹنگ ٹیم بھی بنی چمپئن



ممبئی، 22 نومبر (ہ س)۔ سینٹرل ریلوے کے کھلاڑیوں نے بین الاقوامی اور قومی سطح پر شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرتے ہوئے کھیلوں کی دنیا میں اپنی صلاحیتوں کا لوہا منوایا ہے۔ سینٹرل ریلوے کی کھلاڑی انوپما رام چندرن نے اندور میں منعقدہ آئی بی ایس ایف عالمی خواتین اسنوکر چمپئن شپ 2026 کا خطاب اپنے نام کرلیا، جبکہ ریلوے کی نشانہ بازی ٹیم نے مغربی بنگال کے آسنسول میں منعقدہ 59ویں آل انڈیا ریلوے شوٹنگ چمپئن شپ میں مجموعی طور پر چمپئن بننے کا اعزاز حاصل کیا۔

سینٹرل ریلوے کی جانب سے اتوار کو جاری پریس ریلیز کے مطابق، انوپما رام چندرن نے 17 سے 21 نومبر تک اندور میں منعقدہ عالمی اسنوکر چمپئن شپ میں بہترین کھیل کا مظاہرہ کرتے ہوئے خواتین کا خطاب جیتا۔ اس بین الاقوامی مقابلے میں نو ممالک کی 22 خواتین کھلاڑیوں نے حصہ لیا تھا۔ انوپما نے عالمی بلیئرڈس چیمپئن اور سینٹرل ریلوے کے سینئر اسپورٹس آفیسر و تجربہ کار کوچ اشوک شاندلیہ کی رہنمائی میں یہ شاندار کامیابی حاصل کی۔

دوسری جانب 16 سے 20 نومبر تک مغربی بنگال کے آسنسول میں منعقدہ 59ویں آل انڈیا ریلوے شوٹنگ چیمپئن شپ میں بھی سینٹرل ریلوے کے نشانہ بازوں نے اپنی برتری ثابت کردی۔ اس مقابلے میں ہندوستانی ریلوے کی مختلف زونل ریلوے اور پروڈکشن یونٹس کی 15 ٹیموں کے مجموعی طور پر 120 نشانہ بازوں نے حصہ لیا۔ سینٹرل ریلوے نے 16 کھلاڑیوں پر مشتمل ٹیم کے ساتھ مقابلے میں شرکت کی اور مجموعی طور پر 25 تمغے جیت کر اوورآل چمپئن شپ اپنے نام کرلی۔

سینٹرل ریلوے کے کھلاڑیوں نے 12 طلائی، ایک نقرئی اور 12 کانسے کے تمغے حاصل کیے۔ تمغے جیتنے والے کھلاڑیوں میں پنکج مکھے جا، پھول چند بانگر، سمیڈھ کمار دیولالی والا، ریا تھتے، شاہو مانے، پائل، راہل پاٹل، جتیندر وبھوتے اور رادھیکا حوالدار شامل ہیں۔

سینٹرل ریلوے انتظامیہ نے دونوں مقابلوں میں شاندار کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی انوپما رام چندرن، تمام تمغہ یافتہ کھلاڑیوں، کوچوں اور معاون عملے کو مبارکباد پیش کی ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ کھلاڑیوں کی یہ کامیابیاں ریلوے میں کھیلوں کے ہنر کو فروغ دینے اور کھلاڑیوں کو بہتر مواقع فراہم کرنے کے لیے کیے جارہے اقدامات کی عکاسی کرتی ہیں۔

تندرست اور نشے سے پاک نوجوان ہی ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کریں گے: منسکھ مانڈویا



گاندھی نگر، 22 نومبر (ہ س)۔ مرکزی وزیر برائے امور نوجوانان وکھیل ڈاکٹر منسکھ مانڈویا نے کہا کہ وکست بھارت 2047 کے ہدف کو حاصل کرنے کے لیے نوجوانوں کا صحت مند، فٹ اور نشے سے پاک ہونا ضروری ہے۔ انہوں نے شہریوں، خصوصاً نوجوانوں سے اپیل کی کہ وہ سائیکل چلانے کو اپنا شوق بنائیں اور اسے روزمرہ زندگی کا لازمی حصہ بنائیں۔ مرکزی وزیر ڈاکٹر مانڈویا نے یہ باتیں اتوار کو 'فٹ انڈیا سنڈیز آن سائیکل' کے 99ویں ایڈیشن کے دوران کہیں۔ انہوں نے گجرات کے نائب وزیر اعلیٰ ہرش سنگھوی کے ساتھ گاندھی نگر میں منعقدہ پروگرام میں شرکت کی۔ یومِ آئین کی تھیم پر مبنی اس 99ویں ایڈیشن کا انعقاد اتوار کو ملک بھر کے 26 ہزار مقامات پر کیا گیا۔ ڈاکٹر مانڈویا نے کہا کہ وزیر اعظم نریندر مودی کی قیادت میں حکومت ترقی یافتہ ہندوستان کی تعمیر کی سمت میں کام کررہی ہے۔ 'سنڈیز آن سائیکل' کے 99ویں ایڈیشن میں ملک بھر کے 26 ہزار مقامات پر لوگوں کی شرکت نے اس موقع کو خاص بنادیا ہے، خصوصاً ایسے وقت میں جب 26 نومبر کو یومِ آئین منایا جانے والا ہے۔ انہوں نے کہا کہ فٹنس صرف چند گھنٹوں یا کسی خاص دن تک محدود نہیں رہنی چاہیے بلکہ اسے ہماری روزمرہ زندگی کا حصہ بننا چاہیے۔ مرکزی وزیر کھیل نے کہا کہ سائیکل چلانا محض ایک جسمانی سرگرمی نہیں ہے بلکہ یہ فٹنس کو فروغ دینے اور صحت مند طرزِ زندگی کے تئیں بیداری پیدا کرنے کا ایک ذریعہ بھی ہے۔ انہوں نے کہا کہ نوجوانوں کو نہ صرف اپنے کیریئر بلکہ فٹنس اور ملک کے تئیں اپنی ذمہ داریوں کے بارے میں بھی بیدار رہنا چاہیے۔ ڈاکٹر مانڈویا نے سائیکل چلانے کو مقبول طرزِ زندگی بنانے کی اپیل کرتے ہوئے کہا کہ اس میں عوام کی زیادہ سے زیادہ شرکت سے فٹنس کو فروغ ملے گا اور ایک صحت مند معاشرے کی تعمیر ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ جب چھوٹی چھوٹی انفرادی کوششیں ایک ساتھ ملتی ہیں تو وہ بڑی تبدیلی لاسکتی ہیں اور ترقی یافتہ ہندوستان کے تصور کو حقیقت میں بدلنے میں اپنا تعاون دے سکتی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ فٹ انڈیا کا سادہ سا منتر یہ ہے کہ ہر شہری اپنی صحت کے تئیں بیدار رہو۔

جنوبی افریقہ کے خلاف دوسرے ٹیسٹ سے مشفق الرحیم باہر، بنگلہ دیش کو بڑا جھٹکا



سینچورین، 22 نومبر (ہ س)۔ جنوبی افریقہ کے خلاف دوسرے ٹیسٹ میچ سے پہلے بنگلہ دیشی کرکٹ ٹیم کو بڑا جھٹکا لگا ہے۔ ٹیم کے تجربہ کار بلے باز مشفق الرحیم گروئن انجری کے باعث دوسرے ٹیسٹ سے باہر ہوگئے ہیں۔ دونوں ٹیموں کے درمیان دوسرا ٹیسٹ 23 نومبر سے سینچورین میں کھیلا جائے گا۔ آئی سی سی کی ویب سائٹ کے مطابق مشفق الرحیم کو پہلے ٹیسٹ میچ کے دوران چوٹ لگی تھی۔ اس کے بعد ان کا ایم آر آئی اسکین کرایا گیا، جس میں پیڑو کی ہڈی کے آس پاس سوجن اور سوزش کا پتہ چلا ہے۔ بنگلہ دیشی ٹیم کے فزیوتھراپسٹ بایزید الاسلام خان نے کھلاڑی کی حالت کے بارے میں بتایا کہ مشفق الرحیم کو فوری طور پر آرام اور خصوصی بحالی علاج کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ٹیسٹ کے دوران مشفق الرحیم نے بائیں جانب ران کے جوڑ میں شدید درد کی شکایت کی تھی۔ میچ کے بعد کرائے گئے ایم آر آئی اسکین میں پیڑو کی ہڈی کے آس پاس سوجن اور سوزش کا پتہ چلا ہے۔ بنگلہ دیشی ٹیم کے فزیوتھراپسٹ بایزید الاسلام خان نے کھلاڑی کی حالت کے بارے میں بتایا کہ مشفق الرحیم کو فوری طور پر آرام اور خصوصی بحالی علاج کی ضرورت ہے۔ انہوں نے کہا کہ پہلے ٹیسٹ کے دوران مشفق الرحیم نے بائیں جانب ران کے جوڑ میں شدید درد کی شکایت کی تھی۔ میچ کے بعد کرائے گئے ایم آر آئی اسکین میں پیڑو کی ہڈی کے آس پاس سوجن اور سوزش کی تصدیق ہوئی ہے۔ فزیوتھراپسٹ کے مطابق چوٹ کو مزید سنگین ہونے سے روکنے اور جلد صحت یابی کے لیے انہیں فوری آرام اور خصوصی علاج کی ضرورت ہے۔ اسی وجہ سے وہ دوسرے ٹیسٹ میچ کے لیے دستیاب نہیں ہوں گے۔ مشفق الرحیم جنوبی افریقہ کے خلاف پہلے ٹیسٹ کی پہلی اننگز میں بغیر کوئی رن بنائے آؤٹ ہوگئے تھے، جبکہ دوسری اننگز میں انہوں نے 22 رنز بنائے تھے۔

آشا کارکنوں نے حکومت پر وعدہ خلافی کا لگایا الزام

بنگلور 22 نومبر (جنوبی سہارا نیوز)

کرناٹک میں آشا کارکنوں کا ماہانہ اعزازیہ 15,000 روپئے کرنے کے مطالبے پر جاری غیر معینہ مدت کا احتجاج اتوار کو چھٹے دن میں داخل ہوگیا۔ احتجاجی کارکنوں نے ریاستی حکومت پر اپنے وعدے سے پیچھے ہٹنے کا الزام عائد کرتے ہوئے مطالبہ کیا ہے کہ مزید تاخیر کیے بغیر ان کا وعدہ پورا کیا جائے۔ کارکنوں نے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوکمار کے اس بیان پر ردعمل ظاہر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت کو مطالبے پر غور کرنے کیلئے مزید وقت درکار ہے تاہم وہ گزشتہ ڈیڑھ سال سے انتظار کر رہی ہیں اور حکومت کے ساتھ بات چیت کے تمام راستے بھی اختیار کر چکی ہیں۔ ان کا کہنا تھا کہ حکومت کو مطالبہ پورا کرنے کیلئے کافی وقت دیا جا چکا ہے۔ آشا کارکنوں کے مطابق 10 جنوری 2025 کو سابق وزیر اعلیٰ سدارامیا نے 4 روزہ احتجاج کے بعد ان کے ماہانہ اعزازیہ کو 10,000 روپئے کرنے کی یقین دہانی کرائی تھی۔ اس وقت نائب وزیر اعلیٰ اور کانگریس کے ریاستی صدر ڈی کے شیوکمار نے بھی اس یقین دہانی کی تشہیر کرتے ہوئے کہا تھا کہ کانگریس حکومت آشا کارکنوں کے ساتھ کھڑی ہے۔ حکومت کی جانب سے یہ خدشہ ظاہر کیے جانے پر کہ آشا کارکنوں کا مطالبہ تسلیم کرنے سے آنگن واڑی کارکنوں، مڈ ڈے میل ملازمین اور مہمان اساتذہ بھی اسی طرح کے مطالبات کے ساتھ احتجاج کر سکتے ہیں آشا کارکنوں نے کہا کہ مختلف زمروں کے ملازمین کے درمیان امتیاز نہیں ہونا چاہیے۔

آر روشن بیگ کی رہائشگاہ پر ایرانی نمائندے سے علمائے کرام کی اہم نشست

ایران کی استقامت کو سراہا، عالم اسلام کے اتحاد اور مذہبی ہم آہنگی پر زور



بنگلور، 22 نومبر (جے ایس نیوز) ایران اور امریکہ و اسرائیل کے درمیان جاری کشیدگی، عالم اسلام کو درپیش چیلنجوں اور مسلم دنیا میں اتحاد و یکجہتی کی ضرورت کے پس منظر میں آج بنگلورو میں ایک اہم مذہبی و خیر سگالی نشست منعقد ہوئی۔ سابق وزیر اور سینئر سیاسی رہنما آر روشن بیگ کی رہائشگاہ پر منعقدہ اس خصوصی اجلاس میں اسلامی جمہوریہ ایران کے سپریم لیڈر کے نمائندے برائے ہندوستان، سری لنکا، نیپال اور بنگلہ دیش ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی نے شہر کے ممتاز علمائے دین سے ملاقات کی۔ اس موقع پر علمائے کرام نے ایران کی موجودہ صورت حال، عالمی طاقتوں کے ساتھ اس کی کشیدگی اور اپنے موقف پر قائم رہنے کے عزم کا تذکرہ کرتے ہوئے ایران کیلئے نیک تمناؤں کا اظہار کیا۔ ساتھ ہی اس بات پر زور دیا گیا کہ عالم اسلام کی حقیقی قوت باہمی اتحاد، مذہبی رواداری اور مشترکہ مسائل پر یکجہتی میں مضمر ہے۔ ڈاکٹر عبدالمجید حکیم الٰہی کے ہمراہ حج الاسلام سید صادق الحسینی، چیئرمین تقریبِ مذاہب کونسل بھی موجود تھے۔ نشست میں آر روشن بیگ کے فرزند نوجوان رہنما آر رومان بیگ کے علاوہ سٹی جامع مسجد کے خطیب و امام ڈاکٹر مولانا مفتی مقصود عمران رشادی، مولانا حنیف افسر عزیزی جمعہ مسجد کے خطیب و امام مولانا عبدالقادر شاہ واجد ابوالعلائی، مفتی فاروق فوزان رشادی، مولانا شاکر اللہ رشادی، علما فاؤنڈیشن کے مولانا مزمل رشادی، مولانا شمیم سالک، مولانا عابد اشاعتی اور دیگر ممتاز علمائے کرام نے شرکت کی۔ ملاقات کے دوران مقررین نے ایران کی جانب سے موجودہ حالات میں اختیار کیے گئے موقف اور اس کی استقامت کو موضوع گفتگو بناتے ہوئے کہا کہ بین الاقوامی سطح پر شدید دباؤ اور کشیدگی کے باوجود ایران نے جس عزم و حوصلے کا مظاہرہ کیا ہے اس نے مسلم دنیا میں بھی ایک نئی بحث کو جنم دیا ہے۔ علمائے کرام نے اس بات کی ضرورت محسوس کی کہ موجودہ حالات کو محض کسی ایک ملک کے تناظر میں دیکھنے کے بجائے پوری امت مسلمہ کے اجتماعی مسائل، خود مختاری، اتحاد اور عالمی سطح پر مسلمانوں کے کردار کے حوالے سے بھی سمجھا جائے۔ شفیق ملت ڈاکٹر مولانا مفتی مقصود عمران رشادی نے اپنے خطاب میں ایران کی استقامت کو قابلِ تحسین قرار دیتے ہوئے کہا کہ جس انداز میں ایران نے مخالف قوتوں کے دباؤ کا سامنا کیا اور اپنے موقف پر ثابت قدمی دکھائی، وہ قابل رشک ہے۔ مولانا حنیف افسر عزیزی نے ایران پر امریکہ کے حملوں اور اس کے بعد ایران کی جانب سے کیے گئے جوابی اقدامات کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ جس انداز میں ایران نے ان حالات کا مقابلہ کیا، وہ غیر معمولی عزم اور حوصلے کی عکاسی کرتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ شاید امریکہ نے بھی یہ توقع نہیں کی ہوگی کہ ایران اس قدر دباؤ اور مشکلات کے باوجود پوری قوت کے ساتھ میدان میں ڈٹا رہے گا۔ ان کے مطابق ایران کی ثابت قدمی نے دنیا بھر کے مسلمانوں میں خود اعتمادی اور فخر کا احساس پیدا کیا ہے۔ انہوں نے اس بات پر زور دیا کہ کسی بھی ملک کی اصل قوت اس کے عزم، قومی وقار اور مشکل حالات میں اپنے موقف پر قائم رہنے کی صلاحیت سے ظاہر ہوتی ہے۔ مولانا شمیم سالک نے اس ملاقات کو مختلف مذہبی و فکری حلقوں کے درمیان رابطوں کے فروغ کی ایک مثبت کوشش قرار دیتے ہوئے کہا کہ ایران کے علما کی جانب سے ریاست کے علمائے کرام کے ساتھ تبادلہ خیال اور باہمی روابط قائم کرنے کی پہل قابل ستائش ہے۔ مفتی فاروق فوزان رشادی نے ایران کی استقامت اور عالمی طاقتوں کے سامنے اس کے مضبوط موقف کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ موجودہ حالات نے اس حقیقت کو نمایاں کیا ہے کہ ایک اسلامی ملک بھی اپنے قومی وقار اور خود مختاری کے تحفظ کیلئے مضبوط موقف اختیار کر سکتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ عالم اسلام کو اپنی اجتماعی قوت کا احساس کرتے ہوئے باہمی تعاون اور اتحاد کو فروغ دینا چاہیے۔ مولانا عبدالقادر شاہ واجد ابوالعلائی نے ایران اور ہندوستان کے علما کے درمیان روابط اور ملاقاتوں کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے کہا کہ اس طرح کے تبادلہ خیال سے مختلف ممالک کے مذہبی و علمی حلقوں کو ایک دوسرے کے قریب آنے کا موقع ملتا ہے۔ اس موقع پر مولانا مزمل رشادی، مولانا شاکر اللہ رشادی اور مولانا عابد اشاعتی، مولانا مفتی محمد مشرف مظاہری، مولانا محمد انصار، قاری محمد احمد، قاری محمد حنیف، مولانا امداد اللہ قادری نوری سمیت دیگر علمائے کرام نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے ایران کی استقامت اور موجودہ عالمی حالات پر گفتگو کی۔ انہوں نے کہا کہ مسلم دنیا کو درپیش مسائل کے حل کیلئے باہمی اتحاد، مذہبی ہم آہنگی اور مشترکہ لائحہ عمل ناگزیر ہے۔

نئی نسل کو اردو زبان پڑھنے اور پڑھانے کی ترغیب دینا ضروری

'واہ امریکہ' نامی کتاب کی رسمِ اجرا کے موقع پر مقررین کے خطابات



بنگلور-22 نومبر (جے ایس نیوز) آج کے دور میں نئی نسل کو اردو زبان پڑھنے، پڑھانے اور اردو کتابوں کے مطالعے کی جانب راغب کرنے کے ساتھ ساتھ اردو ادب کے فروغ کیلئے سنجیدہ کوششیں کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔ ان خیالات کا اظہار آج یہاں معروف مصنف، دانشور اور ریٹائرڈ آئی اے ایس افسر انور پاشاہ کی تصنیف کردہ کتاب واہ امریکہ کی رسمِ اجرا کی تقریب سے خطاب کرتے ہوئے راجیہ سبھا کے رکن منصور علی خان نے کیا۔ انہوں نے کہا کہ انور پاشاہ نے امریکہ کا دورہ کرنے کے بعد اپنے مشاہدات، تجربات اور معلومات کو ایک سفرنامے کی شکل میں قلمبند کیا ہے، جو یقیناً قارئین کے لیے معلومات افزا ثابت ہوگا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ مصنف آئندہ بھی اردو زبان میں ایسی مفید اور معیاری کتابیں تصنیف کرتے رہیں گے۔ راجیہ سبھا کے رکن ناصر حسین نے اپنے خطاب میں ریٹائرڈ افسران پر زور دیا کہ وہ اپنی پیشہ ورانہ زندگی کے تجربات اور مشاہدات کو مختلف موضوعات پر کتابوں کی صورت میں قلمبند کریں۔ انہوں نے کہا کہ انور پاشاہ نے اپنے سفرنامے میں ہندستان اور امریکہ کے درمیان مختلف شعبوں میں پائے جانے والے روابط اور مماثلتوں کو بھی اجاگر کیا ہے۔ انہوں نے مصروف سرکاری زندگی کے باوجود اردو زبان میں کتاب تصنیف کرنے پر مصنف کو مبارکباد پیش کی اور ان کی اس ادبی کاوش کو قابلِ تحسین قرار دیا۔ تقریب کی صدارت سابق مرکزی وزیر سی ایم ابراہیم نے کی۔ اپنے صدارتی خطاب میں انہوں نے کتاب کے مختلف پہلوں پر روشنی ڈالتے ہوئے امریکہ میں مسلم آبادی، مساجد اور وہاں کے مسلمانوں کی سماجی و مذہبی زندگی کا ذکر کیا۔ انہوں نے کہا کہ امریکہ میں مسلمان اچھی حالت میں ہیں اور انہوں نے اپنی تہذیبی و دینی شناخت کو برقرار رکھا ہے۔ اس موقع پر انہوں نے کرناٹک کے مسلم قائدین سے اپیل کی کہ وہ مسلم مفادات سے متعلق مسائل پر آواز بلند کریں اور مسلم اکثریتی علاقوں میں مناسب سیاسی نمائندگی کو یقینی بنانے کی کوشش کریں۔ انہوں نے مزید کہا کہ جس طرح تلگو زبان کو سرکاری زبان کا درجہ دیا گیا ہے اسی طرح اردو زبان کو بھی اس کا جائز مقام اور سرکاری سطح پر مناسب درجہ ملنا چاہیے۔ کرناٹک اردو اکادمی کے چیئرمین قاضی محمد علی نے اپنے خطاب میں کہا کہ انور پاشاہ نے ایک اعلیٰ انتظامی عہدے پر فائز رہنے کے باوجود اردو زبان میں کتاب تصنیف کر کے دیگر افسران اور اہلِ قلم کو بھی اس جانب متوجہ کیا ہے۔ انہوں نے کرناٹک اردو اکادمی کی جانب سے اردو زبان و ادب کے فروغ کیلئے انجام دی جانے والی سرگرمیوں کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ ایسی معلوماتی اور معیاری کتابوں کی حوصلہ افزائی اور اشاعت کو فروغ دینے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے بتایا کہ امریکہ میں ڈھائی ہزار سے زائد اسلامی مراکز قائم ہیں۔ ان کے مطابق دنیا بھر کی توجہ امریکہ کی جانب مرکوز ہے اور وہاں بھی اخلاقی اقدار پر زور دیا جا رہا ہے۔ سابق چیئرمین کرناٹک اردو اکادمی ایم این سعید نے اپنے تاثرات پیش کرتے ہوئے کہا کہ انور پاشاہ نے اپنے سفر کے دوران حاصل ہونیوالے مشاہدات اور تجربات کو نہایت سلیقے اور ترتیب کے ساتھ قلمبند کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ اپنے تاثرات کو اس انداز میں تحریر کرنا ہر کسی کے بس کی بات نہیں۔ کتاب کے عنوان کے حوالے سے انہوں نے اپنی رائے پیش کرتے ہوئے کہا کہ اگر اس کا نام امریکہ میں مسجدوں کی تلاش رکھا جاتا تو شاید یہ کتاب کے بعض اہم موضوعات کی بہتر عکاسی کرتا۔ کرناٹک اردو اکادمی کے رکن اعظم شاہد نے اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے مصنف کو مبارکباد پیش کی اور کہا کہ اردو زبان میں کتاب تصنیف کر کے انور پاشاہ نے دوسروں کیلئے بھی ایک مثال قائم کی ہے۔ انہوں نے طلبہ اور نئی نسل سے اپیل کی کہ وہ اردو زبان پڑھنے، لکھنے اور کتابوں کے مطالعے میں دلچسپی لیں تاکہ زبان و ادب کا یہ قیمتی سرمایہ آئندہ نسلوں تک منتقل ہوتا رہے۔ اس موقع پر کتاب کے مصنف جناب انور پاشاہ نے تمام مہمانوں کا خیر مقدم کیا اور اپنے دور امریکہ کے مقاصد، سفر کے تجربات اور کتاب کی تصنیف کے پس منظر پر مختصر روشنی ڈالی۔ داؤد محسن، لکچرر داونگرے نے نظامت کے فرائض انجام دیے۔ تقریب کا آغاز قاری محمد عظیم الدین رحمانی کی پرسوز تلاوت کلام پاک سے ہوا، جبکہ سردار وہاب نے بارگاہِ رسالت میں نعتِ پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ تقریب میں ریٹائرڈ افسران ثناء اللہ، ادونی سلیم، پنالی اور فیروز بک ڈپو کے مالک فضل اللہ سمیت دیگر معزز شخصیات نے شرکت کی۔

بچوں کو اسمارٹ فون کے زیادہ استعمال سے دور رکھیں: پرمیشور



بنگلورو، 22 نومبر (جنوبی سہارا نیوز) کرناٹک کے ڈپٹی چیف منسٹر اور وزیر برائے امورِ نوجوانان و کھیل ڈاکٹر جی پرمیشور نے والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اسمارٹ فون کے غیر ضروری استعمال سے دور رکھیں اور انہیں کھیلوں سمیت صحت مند اور مثبت سرگرمیوں میں حصہ لینے کی ترغیب دیں۔ انہوں نے کہا کہ بچوں میں کم عمری ہی سے کھیلوں کا شوق پیدا کرنا ضروری ہے، کیونکہ کھیل نہ صرف جسمانی صحت بلکہ نظم وضبط، خود اعتمادی اور بہتر طرز زندگی کو فروغ دیتے ہیں۔ وہ بنگلور کے کانتیرا وا انڈور اسٹیڈیم میں محکمہ امورِ نوجوانان و کھیل، کرناٹک اسپورٹس اتھارٹی اور کرناٹک اولمپک اسوسی ایشن کے مشترکہ اہتمام میں منعقدہ پانچویں منی کرناٹک گیمز 2026 کی اختتامی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ اس موقع پر انہوں نے مختلف کھیلوں کے مقابلوں میں کامیابی حاصل کرنے والے کھلاڑیوں میں انعامات بھی تقسیم کیے۔ ڈاکٹر پرمیشور نے کہا کہ آج کے بچے موبائل فون کے استعمال کے عادی ہوتے جا رہے ہیں، جس سے ان کی توجہ مرکوز کرنے کی صلاحیت اور ذہنی نشوونما متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ کھیلوں کا مقصد صرف اولمپکس یا ایشین گیمز میں تمغے حاصل کرنا نہیں ہے بلکہ کھیلوں میں مسلسل حصہ لینے سے بچوں میں نظم وضبط، خود اعتمادی اور صحت مند طرز زندگی کی عادت پیدا ہوتی ہے۔ اسی مقصد کے تحت 14 سال سے کم عمر بچوں کو اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع فراہم کرنے کیلئے منی کرناٹک گیمز کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اپنے کھیلوں کے سفر کا تذکرہ کرتے ہوئے انہوں نے بتایا کہ ہائی اسکول کے زمانے میں ایک استاد نے ان کی دوڑنے کی صلاحیت کو پہچانا اور ان کی حوصلہ افزائی کی تھی۔ اسکول کی سطح سے شروع ہونے والا یہی سفر انہیں عالمی یونیورسٹی اتھلیٹکس چیمپئن شپ میں شرکت تک لے گیا۔ انہوں نے کہا کہ بچوں میں چھپی صلاحیتوں کو کم عمری ہی میں پہچان کر ان کی حوصلہ افزائی کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے۔



کرناٹک میں سرمایہ کاری کے فروغ اور ریاست میں نئی سرمایہ کاری کو راغب کرنے کے مقصد سے جاپان کے دورے پر گئے وزیر اعلیٰ ڈی کے شیوا کمار کا جاپان میں ہندوستان کی سفیر نغمہ محمد ملک اور ٹوکیو کنزا سنگھا کے اراکین نے پرتپاک استقبال کیا۔

پرائمری ہیلتھ سینٹرز کو مضبوط بنانا حکومت کی اولین ترجیح: یوٹی قادر



بیدر (سید یداللہ حسینی) وزیر صحت و خاندانی بہبود یوٹی قادر نے اعلان کیا ہے کہ تعلقہ ہسپتالوں میں 5 بستروں پر مشتمل انٹینسیو کیئر یونٹس اور ٹیلی میڈیسن سسٹمز متعارف کرائے جا رہے ہیں، اور خواتین کیلئے سرکاری آئی وی ایف مراکز قائم کیے جا رہے ہیں۔ وہ اتوار کو شہر کے ضلع پنچایت بھون میں منعقدہ ایک پریس کانفرنس سے خطاب کر رہے تھے۔ انہوں نے کہا کہ حکومت نے ریاست کے نظام صحت کو مضبوط بنانے اور عوام کو معیاری طبی خدمات فراہم کرنے کے مقصد سے پرائمری ہیلتھ سینٹرز کیلئے ڈاکٹروں، نرسوں، لیب ٹیکنیشنز اور فارماسسٹس کی بھرتی کو ترجیح دی ہے۔ انہوں نے بتایا کہ 200 سے زائد ایم بی بی ایس ڈاکٹروں کی بھرتی کا عمل پہلے ہی جاری ہے اور حکومت نے ڈاکٹروں اور نرسوں سمیت تقریباً 1,000 افراد کی بھرتی کی منظوری دے دی ہے۔ مزید برآں، تعلقہ ہسپتالوں کو مستحکم کرنے کیلئے، ہر تعلقہ ہسپتال میں کم از کم پانچ بستروں پر مشتمل آئی سی یو یونٹ قائم کرنے کا منصوبہ ہے۔ ایک ٹیلی میڈیسن سسٹم بھی تیار کیا جائیگا تاکہ سنگین بیماریوں کیلئے ابتدائی سطح کا علاج تعلقہ کی سطح پر ہی دستیاب ہو سکے۔ اس سے ضلعی ہسپتالوں پر بوجھ کم ہوگا اور دیہی علاقوں کے لوگ مقامی سطح پر ہی معیاری طبی سہولیات حاصل کر سکیں گے۔ فوڈ سیفٹی کیلئے کیو آر کوڈ سسٹم عوام کو معیاری خوراک اور ادویات کی فراہمی کو یقینی بنانے کیلئے، محکمہ فوڈ سیفٹی کی جانب سے پوری ریاست میں معائنے کیے جا رہے ہیں۔ ہوٹلوں، دکانوں اور فارمیسیوں میں کیو آر کوڈز کے نفاذ کیلئے ایک نظام متعارف کرایا گیا ہے۔ اگر صارفین کو غیر معیاری خوراک، جعلی ادویات، بل نہ ملنے، یا معیار کی کمی جیسے مسائل کا سامنا کرنا پڑتا ہے، تو وہ کیو آر کوڈ کا استعمال کرتے ہوئے شکایت درج کروا سکتے ہیں۔ شکایت موصول ہونے پر، متعلقہ حکام موقع پر پہنچ کر معائنہ کریں گے اور مناسب کارروائی عمل میں لائیں گے۔ فوڈ سیفٹی ڈیپارٹمنٹ میں عملے کی کمی کو پورا کرنے کیلئے وزیر اعلیٰ نے مزید 25 افسران کی بھرتی کی منظوری دی ہے، جس سے وہاں پہلے سے موجود 25 افسران کی تعداد میں اضافہ ہو جائیگا۔ اس بات پر زور دیا گیا کہ ہوٹلوں اور غذائی مصنوعات تیار کرنے والے مراکز میں پیش کیے جانے والے کھانے کے معیار کو یقینی بنانا، وہاں کے کاروباری مالکان کی سماجی ذمہ داری ہے۔ کھانے کے تیل کے دوبارہ استعمال کی روک تھام۔ کھانے کے تیل کو بار بار گرم کرنے اور دوبارہ استعمال کرنے سے صحت پر مضر اثرات مرتب ہو سکتے ہیں۔ لہٰذا، حکومت ہوٹلوں اور غذائی مصنوعات تیار کرنیوالے مراکز سے استعمال شدہ تیل کو اکٹھا کرنے اور اسے ٹھکانے لگانے کیلئے ایک باقاعدہ نظام نافذ کرنے کے لیے اقدامات کر رہی ہے۔

ضلع کی تمام جھیلیں لفٹ اریگیشن سے بھری جائیں گی: بساونتپا

وجے نگر (جنوبی سہارا نیوز) ضلع انچارج وزیر کے ایس بساونتپا نے کہا ہے کہ وجے نگر ضلع کی تمام جھیلوں کو لفٹ اریگیشن کے ذریعے پانی سے بھرنے کے منصوبے کو عملی جامہ پہنانے کیلئے ضلع کے ارکان اسمبلی اور ارکان پارلیمان سے مشاورت کے بعد وزیر اعلیٰ سے نمائندگی کی جائیگی۔ وہ ماریا منہلی قصبے میں نانکیری یووا سیوا ٹرسٹ کے زیر اہتمام منعقدہ تین روزہ نانکیری اتسو کے دوسرے دن کی تقریب سے خطاب کر رہے تھے۔ وزیر بساونتپا نے کہا کہ ضلع کی تمام جھیلوں کو پانی سے بھرنے سے زیر زمین آبی سطح میں اضافہ ہوگا اور کسانوں کو زرعی سرگرمیوں میں کافی سہولت حاصل ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ تنگابدرا آبی ذخائر قریب ہونے کے باوجود ضلع کے کئی علاقوں کو مناسب مقدار میں پانی دستیاب نہیں ہو رہا ہے۔ ایسے میں جھیلوں کو پانی فراہم کرنے کا منصوبہ انتہائی اہمیت کا حامل ہے۔ انہوں نے تنگابدرا آبی ذخائر کی تعمیر کیلئے اپنی زمینیں اور مکانات قربان کرنیوالے نانکیری سمیت دیگر زیر آب دیہات کے باشندوں کی قربانیوں کو یاد کرتے ہوئے کہا کہ ان لوگوں کی خدمات اور تعاون کو کبھی فراموش نہیں کیا جا سکتا۔ ان کی قربانیوں کے نتیجے میں تین ریاستوں کی زرعی اراضی کو آبپاشی کی سہولت حاصل ہوئی ہے۔ انہوں نے نانکیری اتسو کے انعقاد کیلئے حکومت کی جانب سے مالی تعاون فراہم کرنے کے معاملے پر وزیر اعلیٰ سے بات چیت کرنے کا یقین دلایا اور کہا کہ آئندہ اس تہوار کو حکومت کی سرپرستی میں منعقد کرنے کی بھی کوشش کی جائے گی۔

رام نگرم میں پرجا سیوا اجلاس، عوام سے بھرپور استفادہ کرنے کی اپیل



رام نگرم (غضنفر بیگ) ریاستی حکومت کی جانب سے عوامی مسائل کو سننے اور ان کے منظم طریقے سے حل کیلئے شروع کیے گئے پرجا سیوا پروگرام کے تحت رام نگرم شہر کے ضلع اسپورٹس میدان میں تعلقہ سطح کا اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس کی صدارت رکن اسمبلی اقبال حسین نے کی۔ اس موقع پر خطاب کرتے ہوئے اقبال حسین نے عوام سے اپیل کی کہ وہ پرجا سیوا آندولن پروگرام کا بھرپور فائدہ اٹھائیں اور اپنے مسائل و شکایات کے حل کیلئے متعلقہ درخواستیں پیش کریں انہوں نے کہا کہ ریاست کے وزیر اعلیٰ عوامی مسائل کو سننے اور انہیں حل کرنے کے مقصد سے ریاست بھر میں اس منفرد مہم کو نافذ کر رہے ہیں انہوں نے کہا کہ ضلع کے تمام تعلقہ جات میں پرجا سیوا آندولن کے اجلاس منعقد کیے جا رہے ہیں، جہاں عوام کی شکایات کو سن کر ان کے حل کیلئے اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ یہ کوئی معمولی پروگرام نہیں بلکہ عوام کی خدمت کا ایک اہم ذریعہ ہے۔ اس پروگرام میں پارٹی، مذہب اور ذات پات کی تفریق کے بغیر ہر طبقے کے لوگوں کے مسائل کو حل کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اقبال حسین نے کہا کہ عوام کی پریشانیوں کو دور کرنا ہی حقیقی عوامی خدمت ہے۔ اس مقصد کے تحت 48 مختلف محکمہ جات عوام کے درمیان پہنچے ہیں اور ہر محکمہ عوام کی درخواستیں قبول کر رہا ہے۔ یہ پروگرام کسی ایک محکمہ تک محدود نہیں ہے۔

کمیونٹی ہیلتھ سینٹر کی ترقی تک رات میں ڈاکٹر فراہم کیا جائے: کسان تنظیم



چکبالاپور (صلاح الدین) ضلع چکبالاپور کے چنتامنی تعلقہ کے کائیوار میں واقع سرکاری پرائمری ہیلتھ سینٹر میں رات کی شفٹ کیلئے ڈاکٹر موجود نہ ہونے کے باعث تقریباً 53 دیہات کے غریب عوام، کسانوں اور مزدوروں کو ہنگامی طبی سہولیات حاصل کرنے میں شدید دشواریوں کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ رات کے اوقات میں فوری طور پر ڈاکٹر مقرر کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کرناٹک راجیہ رائتھا سنگھا کے عہدیداروں نے اسپتال کے ڈاکٹر کو یادداشت پیش کی۔ اس کے علاوہ محکمہ صحت کے اعلیٰ افسران کو بھی یادداشت پیش کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ یادداشت پیش کرنے کے بعد بات کرتے ہوئے تنظیم کے تعلقہ صدر تیاگراج نے کہا کہ کائیوار ٹان پنچایت کے اطراف کے دیہات کے کسان اور مزدور دن بھر کھیتوں میں محنت مزدوری کر کے اپنا گزر بسر کرتے ہیں۔ ایسے میں اگر رات کے وقت اچانک طبیعت خراب ہو جائے یا کوئی ہنگامی صورتحال پیدا ہو جائے تو مقامی اسپتال میں ڈاکٹر نہ ہونے کے باعث علاج حاصل کرنا ممکن نہیں ہو پاتا۔ مجبوراً مریضوں کو تقریباً 50 کلومیٹر دور کوالر ضلع اسپتال یا 100 کلومیٹر دور بنگلورو کا رخ کرنا پڑتا ہے۔ غریب مریضوں کے پاس ہنگامی حالات میں دور دراز مقامات تک جانے کیلئے نہ تو مناسب رقم ہوتی ہے اور نہ ہی اپنی گاڑی کی سہولت، جس کے باعث ان کی جان کو خطرہ لاحق ہوتا ہے، انہوں نے تشویش ظاہر کی۔ گزشتہ چھ برسوں سے کائیوار اسپتال میں رات کی شفٹ کیلئے ڈاکٹر مقرر کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کسان تنظیم اور مقامی شہریوں نے کئی مرتبہ احتجاج کیا اور تحریری یادداشتیں بھی پیش کی ہیں۔

صحابہ کرامؓ امت مسلمہ کا سب سے بڑا سرمایہ اور نوع انسانی کا مقدس وممتاز طبقہ

مسجد قباء اولڈ گڑھلی بنگلور میں منعقدہ عظمت صحابہؓ وشان اہلبیتؓ کانفرنس سے علماء کے خطابات



بنگلور (پریس ریلیز) 21 نومبر 2026

بروز ہفتہ بعد نماز عشاء متصلاً عظمت صحابہؓ وشان اہلبیتؓ کانفرنس مسجد قباء اولڈ گڑھلی بنگلور میں منعقد ہوا۔ مولانا مفتی انعام الحسن شاہی وقاسمی، الحاج نیاز پاشاہ این نے نظامت کے فرائض مشترکہ طور پر انجام دئے۔ مولانا محمد نوراللہ رشادی امام مسجد قباء اولڈ گڑھلی بنگلور کی قرأت قرآن پاک سے کانفرنس کا آغاز ہوا۔ قاری عبدالمعید خان مہدی نے نعت پاک کا نذرانہ پیش کیا۔ سرپرست مذکورہ کانفرنس حضرت مولانا مفتی اصغر علی قاسمی امام وخطیب مسجد نورانی پادرائن پورہ بنگلور نے اپنے خطاب میں کہا کہ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کی عظمت ومحبت ایمان کا بنیادی تقاضا ہے۔ صحابیت اللہ تعالی کی خصوصی عطا ہے، اسے عبادت وریاضت سے حاصل نہیں کیا جاسکتا۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرام نبوتؐ اور نزولِ وحی کے عینی گواہ اور دین وشریعت کے اولین ناقل ہیں۔ قرآن وسنت کی تعلیمات ہم تک انہی کے مبارک واسطے سے پہنچی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کانفرنس اور جلسوں کا حقیقی فائدہ اسی وقت حاصل ہوگا جب ہمارے دلوں میں صحابہ کرام کی محبت، عظمت اور احترام راسخ ہو، کیونکہ محبت رسولؐ کا لازمی تقاضا محبتِ صحابہ ہے۔ بحیثیت مہمان حضرت مولانا حکیم محمد ضیاء الدین عمری مدنی امام وخطیب مسجد محی الدین پورہ آمبور تملناڈو نے صحابہ کرامؓ کی عظمت کے موضوع پر کلیدی خطاب کے دوران فرمایا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم وہ مقدس جماعت ہیں جنہیں اللہ تعالی نے اپنے محبوب نبی حضرت محمد مصطفیٰؐ کی صحبت ورفاقت کیلئے منتخب فرمایا۔ قرآن مجید میں اللہ تعالی نے ان کے ایمان، اخلاص اور قربانیوں کی تعریف کرتے ہوئے اپنی رضا اور جنت کی بشارت عطا فرمائی ہے۔ انہوں نے کہا کہ صحابہ کرامؓ امت مسلمہ کا عظیم سرمایہ، علومِ نبوت کے امین اور دین وشریعت کے اولین ناقل ہیں۔ ان کی محبت وعقیدت اور عظمت کا احترام ہر مسلمان کا ایمانی فریضہ ہے۔ انہوں نے امت مسلمہ پر زور دیا کہ صحابہ کرام اور اہل بیت اطہارؓ سے سچی محبت رکھیں اور علم، دلیل وحکمت کے ذریعے صحیح اسلامی عقائد کی اشاعت کریں۔ واضح رہے کہ مذکورہ کانفرنس 12 نومبر بروز جمعرات تا 21 نومبر بروز ہفتہ 9 روزہ آن لائن عظمت صحابہؓ وشان اہلبیتؓ کانفرنس کی سلسلہ وار کڑی کا حصہ تھا۔ اس موقع حسب وعدہ ان پروگرام میں پابندی سے شرکت کرنیوالوں کو تہنیت پیش کی گئی اور اسناد دی گئی نیز پروگراموں و کانفرنس میں خدمت کرنیوالے رضا کاروں کو بھی ادارہ کی طرف سے تہنیت پیش کی گئی اور اظہار تشکر کیا گیا۔ اس موقع پر مفتی رضوان حسامی، مولانا محمد مجاہد الاسلام جامعی، مفتی محمد جلال الدین قاسمی، مفتی عمران خان شاہی و قاسمی، مولانا محمد انظر احیائی قاسمی، مولانا محمد امین افسر قاسمی، مفتی شہباز ناصر قاسمی، مولانا عابد حسین اشاعتی، مولانا حفظ الرحمن قاسمی، مفتی اشرف علی رشادی، مفتی محمد سفیان شاہی قاسمی، حافظ عبدالعلیم خان مظاہری رونق اسٹیج رہے۔ منتظمین محافظین ختم نبوت میسور روڈ بنگلور مولوی عبدالواجد فیضی، مولانا محمد انصر قاسمی، حافظ محمد یوسف مظاہری، ماسٹر محمد ابوبکر صدیق رحمانی کی شرکت بطور خاص رہی۔ مولانا محمد نوشاد قاسمی کی دعا پر کانفرنس اختتام پذیر ہوا۔ (محمد رحمت اللہ شاہی بنگلور)

اردو زبان تہذیب وثقافت کی امین، جدید ٹکنالوجی کے ساتھ اس کے فروغ کی ضرورت: شکیلہ گوری خان



دھارواڑ (محمد احمد) انجمن اسلام دھارواڑ کے زیر اہتمام عالمی یوم اردو اور قومی یوم تعلیم کے موقع پر ایک پُر وقار تقریب کا انعقاد بڑے جوش وخروش اور علمی وادبی ماحول میں عمل میں آیا۔ تقریب میں بحیثیت مہمانِ خصوصی ڈاکٹر شکیلہ گوری خان، صدر شعبہ اردو وفارسی کرناٹک یونیورسٹی دھارواڑ نے طلبہ سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ اردو زبان محض شاعری، محفلوں اور تخلیقی اظہار تک محدود نہیں بلکہ یہ ہماری تہذیب، ثقافت اور تہذیبی وراثت کی امین ہے۔ اس بیش قیمت وراثت کا صرف احترام ہی نہیں بلکہ جدید ٹیکنالوجی سے ہم آہنگ کرتے ہوئے اس کے فروغ کے لیے عملی طور پر کوشاں رہنا چاہیے۔ انہوں نے طلبہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے کہا کہ زبان کبھی ترقی کی راہ میں رکاوٹ نہیں بنتی۔ انسان جس زبان میں بھی